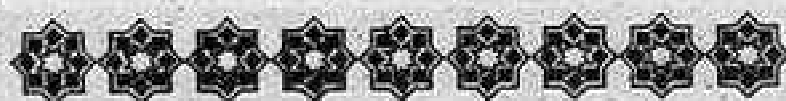
بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی دھرم



مصنف : مفتی عبدالواجد قادری صاحب

فہرست مضامین

لمعاتِ قمریہ

مفکر اسلام حضرت علامہ محمد قمر الزماں صاحب زید مجدہ اعظمی خطیب اعظم یورپ، سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن

باسمہٖ تعالیٰ۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علماء ملت اسلامیہ نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ اور ملت مسلمہ کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ غاصب اور ظالم انگریزوں کو ہندوستان سے نکال باہر کریں اور ان سے اقتدار چھین لیں، اگرچہ جہاد آزادی اسوقت کے مخصوص سیاسی حالات کی وجہ سے کامیاب نہ ہوسکا۔ مگر سفید سامراج نے یہ یقین کرلیا کہ اگر قوم مسلم دوبارہ علماء کی قیادت میں جہاد پر آمادہ ہوگئی تو ان کا اقتدار باسانی ختم کردے گی اور ان کے سلطنت کا سورج ہمیشہ کیلئے غروب ہوجائیگا۔

چنانچہ انہوں نے ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت مسلمانوں میں افتراق وانتشار کا بیج بویا مختلف باطل فرقوں کو جنم دیا اور انکی سرپرستی کی۔ ان تمام فرقہائے باطلہ میں قادیانیت سب سے خطرناک فرقہ ہے۔ اس فرقہ کے بانی مسیلمہ قادیانی غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کے اجماعی عقیدۂ ختم نبوت سے انحراف کیا اور نہ صرف یہ کہ اس نے نئے نبی کے امکان کو تسلیم کیا بلکہ خود دعوائے نبوت کر بیٹھا۔ اس نے انبیاء سابقین بالخصوص سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی مقدس ماں کی شان میں انتہائی نازیبا کلمات استعمال کئے۔ انکی نبوت کا انکار کیا اور خود کو مسیح موعود بنا کر پیش کیا۔ اس جعلی نبی نے ان تمام منصوصاتِ قرآنیہ کا انکار کیا۔ جس پر ۱۴ سو سال سے علماء ملت اسلامیہ کا اجماع ہے۔

دعوائے نبوت کے ساتھ ساتھ اس نے قرآن کے تصور جہاد سے انحراف کیا اور انگریزوں کی حکومت کو اللہ کا سایہ قرار دیا۔ اور ان سے جہاد کو غیر اسلامی عمل قرار دیا ان سے وفاداری کو اپنے باعث افتخار قرار دیا۔ مغربی اقوام بالخصوص برطانیہ نے اس فرقہ کی بھرپور سرپرستی کی۔ اور اپنے اس خود کاشتہ پودے کو تناور درخت بنانے کیلئے جملہ وسائل اختیار کیا۔

آزادیٔ ہند سے پہلے قادیانی بن جانے والوں میں سرکاری مناصب تقسیم کئے گئے۔ آزادیٔ ہند کے بعد پاکستان میں ان کو تمام کلیدی عہدوں پر فائز کیا گیا۔ انہیں وزارت خارجہ کا قلمدان دیا گیا۔ تاکہ دنیا بھر میں قادیانیت کی تبلیغ کیلئے راہیں ہموار کی جاسکیں۔ ڈین ہاگ (ہالینڈ) کی عالمی عدالت انصاف کی مسند پر بیٹھایا گیا تاکہ وہ اپنے تمام وسائل اور ذرائع اختیار کر کے اپنے باطل عقیدے کی اشاعت کر سکیں۔

علماء اسلام بالخصوص مجدد امت امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اپنی کتابوں میں اس فرقے کی کفریات اور ان کے ارتداد کو واضح کیا۔ اپنے شاگردوں اور خلفاء کی ایک ایسی عظیم جماعت تیار کی جو فرقِ باطلہ کی بیخ کنی کرے اور تمام فرقِ باطلہ بالخصوص قادیانیوں کے فریب کا پردہ چاک کرے۔

بحمد اللہ جہاں جہاں علماء اہلسنّت پہونچ سکے وہاں قادیانیت قدم نہ جما سکی، مگر ہند و پاک کے کچھ پسماندہ علاقے اور افریقہ نیز جنوبی امریکہ کے کچھ دور افتادہ علاقے ان کے دام فریب میں آگئے اور اس طرح قادیانیت نے خود کو ایک عالمی تحریک کی حیثیت سے متعارف کرانے کی کوشش کی۔ مرتد قادیان غلام احمد کی زندگی ہی میں امام احمد رضا فاضل بریلوی و مولانا عبد العلیم صدیقی میرٹھی اور انکے شاگردوں کے علاوہ شہنشاہ ولایت حضرت پیر سید مہر علی صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیت کا بھرپور رد فرمایا۔ مسیلمۂ قادیان کو مناظرے کی دعوت دی، مباہلے کے اجلاس میں بلایا، مگر وہ سامنا نہ کرسکا اور اپنے منطقی انجام کو پہونچ کر ایک لرزہ خیز موت سے دوچار ہوا فلعنۃ اللہ علیہ

پاکستان قومی اسمبلی میں علماء اسلام بالخصوص قائد اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی، حضرت مجاہد ملت مولانا عبد الستار خان نیازی، حضرت علامہ عبد المصطفیٰ ازہری (ابن حضور صدر الشریعۃ رحمۃ اللہ علیہ) پروفیسر شاہ فرید الحق اور ان کے دوسرے رفقاء کی کوششوں سے انہیں ۱۹۷۴ء میں کافر قرار دیا گیا۔ مگر اسمبلی کے اس فیصلے کی مناسب تشہیر نہ ہوسکی، اور نہ ہی

حکومت نے اس فیصلے کو دنیا کے تمام افراد تک پہونچانے کیلئے کوئی مناسب انتظام کیا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ قومی اسمبلی کے اس فیصلے کے مناسب تشہیر ہو چنانچہ ۱۹۷۵ء میں ورلڈ اسلامک مشن کے زیر اہتمام عالمی دورے ترتیب دیئے گئے، اور قائد اہل سنّت علامہ شاہ احمد نورانی، مجاہد ملّت علامہ عبدالستار خاں نیازی، رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری اور پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب نے افریقہ، امریکہ اور یورپ کے تمام ملکو کا دورہ کیا۔ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے سامنے قادیانیوں کے فریب کا پردہ چاک کیا۔ ادھر قادیانیوں نے پاکستان سے مایوس ہو کر اپنے حقیقی آقاؤں کی آغوش میں پناہ لینے کیلئے یورپ کا رخ کیا جرمنی، فرانس، بلجیم، ہالینڈ اور انگلینڈ میں اپنے مراکز قائم کئے۔ A.M.T.V. کے نام سے ایک پورا ٹی وی چینل قادیانیت کے فروغ کے لئے وقف کر دیا۔ اس چینل سے ۲۴ گھنٹے قادیانیوں کی تبلیغ و تشہیر ہو رہی ہے۔

یہ صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔ اب قادیانیت کا فتنہ مسلمانوں کے دروازے ہی پر دستک نہیں دے رہا ہے بلکہ ٹی وی کے ذریعہ ان کے گھروں اور نشستگاہوں میں داخل ہو کر نئی نسل کے ایمان و عقیدے کو غارت کرنے پر تُلا ہوا ہے۔

حضرت علامہ مفتی عبدالواجد صاحب قادری زیدہ مجدہ نے میڈیا کے ذریعے قادیانیت کی اشاعت کا بروقت نوٹس لیا اور انہوں نے یہ محسوس کیا کہ اگر میڈیا کے ذریعے پھیلنے والے قادیانیت کے اثرات کو زائل نہ کیا گیا تو یورپ کے مسلمانوں کی نئی نسل جو عقیدۂ ختم نبوّت سے شعوری اور فکری طور پر آگاہ نہیں ہے قادیانیت کے فریب کا شکار ہو جائیگی

علماء اسلام اگرچہ جلسوں میں اور مساجد میں قادیانیت کی تردید کرتے رہتے ہیں مگر انکی آواز ہر فرد تک نہیں پہونچ سکتی اس لئے لٹریچر کے ذریعہ ہر مسلمان کو قادیانی فتنے سے آگاہ کیا جائے زیر مطالعہ "قادیانی دھرم" اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ نے اس کتاب میں قادیانیوں کے افکار و خیالات، ان کے عقائد باطلہ اور ان کی فریب کاریوں کا پردہ چاک کیا ہے، ان کا انداز تحریر اس قدر عام فہم، سلیس اور سادہ ہے کہ

ہر سطح فکر کا حامل بآسانی اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کتاب کا انگلش، ڈچ اور دوسری یورپین زبانوں میں ترجمہ کر کے ہر مسلمان تک پہونچایا جائے۔ خدائے قدیر علامہ موصوف کی اس سعی بلیغ کو قبولیتِ عامہ سے نوازے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ و السلام۔

محمد قمر الزماں اعظمی

نزیل ایمسٹرڈام ہالینڈ۔

کلمات نورانی

قائد اہلسنت فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ مبلغ عالم اسلام صدر ورلڈ اسلامک مشن

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حضرت محترم۔ فاضل جلیل، مولانا العلامہ مفتی عبدالواجد صاحب قادری زیدمجدہم کی دینی تبلیغی واصلاحی خدمات، عوام وخواص اہلسنّت سے مخفی نہیں ہیں۔

حضرت موصوف کی تصانیف قبولیت عامہ حاصل کرچکی ہیں، جزاہم اللہ خیر الجزاء اب تازہ تصنیف۔ قادیانی دھرم" مرزا غلام کذاب قادیانی کے ہفوات اور خود ساختہ دھرم کے متعلق مفصل معلومات بشکل سوال وجواب مختلف نشستوں پر پھیلی ہوئی تحریر انتہائی آسان عام فہم اور مدلل ہے۔ حضرت مفتی صاحب قابل مبارکباد ہیں کہ اس موضوع پر حالات کے تناظر میں خصوصی توجہ فرمائی۔ مرزا قادیانی کذاب کے پیروکار مختلف مقامات پر مختلف طریقہ واردات اختیار کرتے رہیں۔ اور عامۃ المسلمین کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت موصوف نے ان کا رد بلیغ فرمایا ہے۔ اور عصری ضرورت کو پورا فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مولی تعالی ہم سب کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

فقیر شاہ احمد نورانی الصدیقی غفرلہ

نزیل ہالینڈ

تقدیم

باسمہٖ سبحانہٗ

تیرہویں صدی ہجری کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے شروع میں کئی نام نہاد اسلامی تحریکوں نے متحدہ ہندوستان میں جنم لیا۔ مثلاً وہابی ازم، چکڑالوی ازم (اہل قرآن) دیوبندی ازم، اور قادیانی ازم وغیرہا نے، اور ان سب تحریکوں کے پیچھے اسلام دشمن طاقتوں کا ہاتھ تھا جس سے کوئی بھی باخبر مسلمان بے خبر نہیں ہے۔ ان تحریکوں کے پیدا ہونے کے ساتھ ہی ساتھ برصغیر ہند وپاک کے علمار کرام، مفتیان اسلام، مشائخ عظام اور ممتاز دانشوروں نے بھرپور ان کا قلمی اور علمی تعاقب کرنا شروع کیا۔ اور ان سازشی گروہوں کے خلاف قلمی میدان جہاد میں ڈٹے رہے۔ تاآنکہ انکے چہروں پر پڑے اسلامی نقاب کے اندر تار دیود کو بکھیر دیا اور ان کے مکروہ چہروں سے عامۂ مسلمین کو روشناس کرا دیا۔ فجزا ھم اللہ تعالیٰ عنی وعن جمیع المسلمین۔

جب علمار اسلام کے قلمی جہاد کے نتیجہ میں وہ سب اپنے اصلی چہروں کے ساتھ عام مسلمانوں کے سامنے آنے کے قابل نہ رہے تو انھوں نے تقلید ائمہ یعنی حنفیت وحنبلیت اور قادریت ونقشبندیت کا حسین وجمیل نقاب اپنے چہروں چڑھایا۔ لیکن علامہ فضل رسول بدایونی، علامہ فضل حق خیرآبادی مفتی صدرالدین آزردہ دہلوی علامہ شاہ مخصوص اللہ محدث دہلوی، مولانا منورالدین دہلوی، مولانا شاہ احمد سعید مجددی دہلوی، مولانا خیرالدین دہلوی (والد ابوالکلام آزاد) مولانا شاہ عبدالرحمن فاروقی سلہٹی، رحمہم اللہ تعالیٰ اور ان سب کے اخیر میں مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی، علامہ شاہ مہر علی صاحب نے انہیں مسلمانوں کے بیچ چوراہے پر ننگا اور بے نقاب کر دیا جسکی وجہ سے وہ تمام تحریکیں منافقانہ چولے بدلنے پر اتر آئیں مصلحت بیں وکار آساں کن پر عمل پیرا ہوگئیں۔

میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ وہ تمام نئی تحریکیں دفن ہوگئیں اور انکے مضر اثرات سے برصغیر

کے مسلمان محفوظ ہو گئے۔ نہیں بلکہ وہ تحریکیں آج بھی کسی نہ کسی طرح زندہ ہیں اور مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کی کوشش کر رہی ہیں ..... مذکورہ تحریکوں میں سب سے زیادہ شاطر، دہشت پسند اور اپنے مشن میں فعال و منظم قادیانی ازم ہے۔ کیونکہ اسے اسلام دشمن قوتوں کی پشت پناہی بلکہ بھرپور تعاون حاصل ہے چنانچہ برصغیر ہند و پاک بنگلہ دیش، و نیپال وغیرہ میں اپنی چتا کو جلتا ہوا دیکھ کر اکثر قادیانیوں نے یورپ، امریکہ، اور افریقہ کے ان ملکوں کی طرف کوچ کیا جہاں اپنے پشت پناہوں کے ذریعہ ملکی تحفظ، مالی تعاون اور قادیانیت کی نشر و اشاعت کا کھلے عام موقع مل سکے۔ جو مسلمان ترکی و مراکو، انڈونیشیا اور سورنیام نیز برصغیر سے آ کر یورپ امریکہ میں پہلے ہی سے آباد ہو چکے تھے ان میں سے اکثر مغربی تہذیب کی آندھیوں میں کھو کر اپنے دین کے تقاضوں سے بے خبر ہو چکے تھے ایسی انتشار اور اپنی برتری کی ہوس نے انہیں ایک دوسرے سے دور کر دیا تھا۔ دریں اثنا قادیانیوں نے ان ملکوں میں آ کر اپنی ہزاروں منظم جماعتیں بنام "احمدیہ جماعت" اور سیکڑوں قادیانی مشن قائم کر لیے۔ اور قادیانی بدمذہبیت کی جو بلا برصغیر پر منڈلا رہی تھی وہ یورپ و امریکہ میں آ کر برسنے لگی۔ اور صحیح اسلامی تعلیمات کا چہرہ مسخ ہونے لگا، اسی طرح یورپ و امریکہ اور افریقہ میں آ کر بس جانے والے مسلمانوں کی نئی نسل جس کی نشو و نما غیر اسلامی معاشرہ میں ہوئی تھی تذبذب کا شکار ہونے لگی اور وہ اسلام و قادیانیت کا فرق سمجھنے سے قاصر نظر آنے لگی۔

علاوہ ازیں یورپ و امریکہ اور افریقہ کے غیر مسلم اقوام جنہیں بین المذاہب کتابوں کے مطالعہ کا شوق ہے انہیں قادیانی کتابچوں کے مطالعہ نے اسلام سے بدظن کرنا شروع کر دیا۔ اور وہ مسلمانوں کو تنگ نظر جھگڑالو اور انتہا پسند اور نہ معلوم کیا کیا سمجھنے لگے ہیں۔ لہٰذا نوجوان مسلمان نسل کی حفاظت، اور غیر مسلموں کی اسلام سے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنا یورپ و امریکہ اور افریقہ میں مقیم علمائے اسلام اور اسلامی دانشوروں کی عظیم ذمہ داری ہے۔

بحمدہ تعالیٰ مذکورہ براعظموں میں مسلمانوں کی اب بہت تنظیمیں اس نہج پر کام کر رہی ہیں اور وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر میں بایں معنی کامیاب بھی ہیں کہ مختلف ملکوں میں علاقائی زبان پر مشتمل کتابچے، رسالے، کیسٹ، اور پوسٹرز وغیرہا نکلتے رہتے ہیں جن سے ہماری نئی نسل خاطر خواہ فائدہ اٹھا رہی ہے اور قادیانیت سے محترز ہے لیکن غیر مسلموں میں قادیانیوں کی مظلومیت کا رجحان بڑھتا جارہا ہے اور انسانی ہمدردی کے ناطے غیر مسلم، قادیانیوں کو ہر قسم کا تعاون دے رہے ہیں۔ ایسی صورت میں ضرورت اس بات کی ہے کہ قادیانیوں کی اصلیت سے غیر مسلموں کو بھی آگاہ کیا جائے اور یہ واضح کیا جائے کہ قادیانی اپنی تخریب کاریوں اور مکاریوں کے سبب انسانی ہمدردی کے مستحق نہیں اور یہ کہ دراصل نہ وہ مسلمان ہیں نہ ان کے کتابچے اور رسالے اسلامی معتقدات و نظریات کے حامل ہیں۔

زیر مطالعہ کتاب "قادیانی دھرم" کو سوال و جواب کی شکل میں پیش کر کے آسان سے آسان تر بنانے کی کوشش کی ہے تاکہ ہماری نوجوان نسل اس کے مطالعہ سے یہ سمجھ سکے کہ قادیانی ازم۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک ہولناک سازش ہے جو اسلامی معتقدات و نظریات کو بری طرح مجروح اور غیر مسلموں کی نظر میں بدنام کرنا چاہتی ہے

دعا ہے کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اس حقیر کاوش کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے قادیانیت سے انجان و بے خبر بھائیوں کے لئے اسے نافع اور حق و باطل کے پرکھنے کا ذریعہ بنائے آمین آمین یارب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ خاتم الانبیاء سیدنا و نبینا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

عبدالواجد قادری غفرلہٗ

۱۱ ؍ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ

القرآن ادارۂ اسلامیات، نیدرلینڈ (یورپ)

پہلی ملاقات

سوال :۔ السلام علیکم۔ جواب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

سوال :۔ خدا کے بارے میں اسلام کیا سکھاتا ہے؟

جواب :۔ یہ کہ خداوند کریم ایک ہے اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ تمام خوبیوں کا جامع اور ہر ایک برائی سے پاک ہے اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہی سب کا حقیقی مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں

سوال :۔ فرشتوں کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟

جواب :۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا کیا۔ وہ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ انھیں کھانے پینے کی حاجت نہیں وہ سب خطاؤں سے معصوم ہیں۔ جن کاموں کیلئے پیدا کئے گئے ہیں ان کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ کبھی خدائے پاک کے حکموں کی نافرمانی نہیں کرتے۔ چار مشہور فرشتے ہیں۔ حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ جو دوسرے فرشتوں کے سردار اور رسول ہیں۔ فرشتے بے شمار ہیں جنکی تعداد ہمیں معلوم نہیں۔

سوال :۔ آسمانی کتابوں کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

جواب :۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ جن بڑی کتابوں کو رسولوں پر نازل فرمائی انہیں کتب آسمانی، اور جن چھوٹی کتابوں کو نبیوں اور رسولوں پر نازل کی انہیں صحائف آسمانی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں اپنے نبیوں اور رسولوں پر اتاری وہ سب حق اور صحیح ہیں۔ آسمانی صحائف بہت ہیں جنکی گنتی معلوم نہیں البتہ بڑی کتابیں چار ہیں جو چار مشہور رسولوں پر نازل ہوئیں۔ توریت حضرت موسیٰ، زبور حضرت داؤد، انجیل حضرت عیسیٰ علیہم السلام کو دی گئیں اور قرآن مجید نبی آخر الزماں سید الانبیاء والمرسلین حضور پرنور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم پر نازل

فرمایا گیا

سوال:۔ کیا تمام آسمانی کتابیں ابتک محفوظ اور انسانی ملاوٹ سے پاک ہیں؟

جواب:۔ آج روئے زمین پر توراۃ وزبور وانجیل جیسی مقدس کتابوں کا ان زبانوں میں وجود ہی نہیں جن زبانوں میں وہ نازل ہوئی تھیں ہاں ان میں سے بعض کے ترجمے جزوی طور پر پائے جاتے ہیں جن میں کتر بیونت اور تحریف کر دیئے گئے ہیں۔ ان مقدس کتابوں کے جو مضامین قرآن مجید کے مضامین واحکام سے ہم آہنگ ہیں وہ اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں تضاد محال ہے

سوال:۔ کیا قرآن مجید اور اس کے ترجموں میں بھی تحریف اور کاٹ چھانٹ ہوئی ہے؟

جواب:۔ نہیں قرآنی الفاظ وجمل میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکی اور نہ ہوسکے گی کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے کرم پر لے رکھا ہے۔ ہاں قادیانی وبہائی اور دیگر مدعیان اسلام نے اپنے باطل دعوؤں کو ثابت کرنے کیلئے قرآنی ترجموں اور تفاسیر میں موشگافیاں کیں۔ لیکن ائمہ اسلام اور علمائے علوم قرآنی نے قرآنی تراجم وتفاسیر کیلئے ایسے بنیادی اصول بنا دیئے ہیں جن کی روشنی میں کوئی غلط ترجمہ اور غلط تفسیر درجۂ قبول نہیں پاسکتا۔

سوال:۔ پیغمبروں کے بارے میں اسلام اپنے ماننے والوں کو کیا عقیدہ دیتا ہے؟

جواب:۔ وہ انسانی ہدایت ورہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوتے ہیں۔ لہٰذا انہیں دل سے مان کر انکی نبوت ورسالت کا اقرار کیا جائے، مَا جَاءَ بِهِ النَّبِي (جو کچھ نبی لے کر آئے) پر ایمان لایا جائے اور ان کے لائے ہوئے احکام وہدایات کی پیروی کی جائے۔

سوال:۔ کیا رسولوں کے درمیان صفتِ رسالت میں کوئی فرق ہے؟

جواب:۔ نہیں صفتِ نبوت ورسالت میں سب نبی ورسول علیہم السلام برابر ہیں قرآن مجید کا ارشاد ہے۔ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ

بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ ۔ (البقرہ آیت ۲۸۵) کہ سب اہل ایمان نے اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اسکی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو دل سے مانا یہ کہتے ہوئے کہ ہم اسکے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

اس آیہ کریمہ سے ثابت ہے کہ صفتِ رسالت و نبوت میں فرق کرنا ایمانی تقاضے کے خلاف ہے لہٰذا کوئی اہل ایمان نبوت و رسالت کی صفت میں فرق نہیں کرتا، اور یہ نہیں کہتا کہ فلانے نبی کی نبوت حقیقی ہے اور فلانے کی ظلی۔ فلانے نبی کی رسالت حقیقی ہے اور فلانے کی بروزی، کیونکہ ایسا عقیدہ رکھنا اسلام کے خلاف ہے۔ اور قادیانیوں کا یہی عقیدہ ہے۔

سوال :۔ کیا فضائل و درجات میں بھی سب نبی و رسول برابر ہیں؟

جواب :۔ نہیں مراتب و درجات میں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سب برابر نہیں بلکہ بعض اوصاف و خصائص کے اعتبار سے ایک دوسرے پر فضیلت و بڑائی رکھتے ہیں اور یہ فضیلت و درجات بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا۔ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۔ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۔ یعنی یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔ (البقرہ آیت ۲۵۳)

اس ارشاد باری تعالیٰ سے روشن ہوا کہ نبی و رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام پہلے نبی و رسول ہیں پھر دیگر اوصاف و خصائص کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے پر فضائل و رفع درجات عطا فرماتا ہے۔ اور یہی تمام اہل ایمان کا ایمان ہے کہ ہر نبی و رسول نبوت و رسالت کے علاوہ دوسری خصوصیتوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے افضل ہیں۔

سوال :۔ پیغمبروں کی صحیح تعداد کیا ہے۔ یعنی کتنے پیغمبر دنیا میں تشریف لائے؟

جواب:۔ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی **تعداد متعین کر لینا جائز نہیں** کیوں کہ احادیث و اخبار صحیحہ اس سلسلہ میں مختلف ہیں۔ اپنی طرف سے نبیوں کی کوئی تعداد مقرر کر لینے میں بعض نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا بعض غیر نبی کو نبی ماننے کا احتمال ہے اور اسلامی شریعت کے نزدیک یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ اس لئے ایمان کی سلامتی اسی میں ہے کہ اجمالاً ہر نبی و رسول پر ایمان ہو خواہ انکا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہو یا نہ آیا ہو۔

جن لوگوں کی نبوت و رسالت کا ذکر قرآن و حدیث اور اخبار صحیحہ میں نہیں ان کے کارناموں اور اچھائیوں کو دیکھ کر انہیں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مقدس و معصوم جماعت میں لاکر کھڑا کرنا دعویٰ بلا دلیل حرکت ذلیل اور عند الشرع کفر ہے۔ جیسا کہ قادیانیوں نے **رام، کرشن، بودھ، نانک** وغیرہم کو نبیوں کی جماعت میں شمار کیا۔

سوال:۔ کیا اچھے لوگوں کو ان کے اچھے کارناموں اور اچھے کاموں کی وجہ سے پیغمبری ملا کرتی ہے؟

جواب:۔ نہیں منصب نبوت اور رسالت کا تخت و تاج کسی عظیم سے عظیم تر کارنامے اور ریاضت و مجاہدہ کا نتیجہ نہیں ہوتا **بلکہ نبوت و رسالت صرف عطائے الٰہی اور وہبی ہے**۔ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ شرافت نبوت اور عظمت رسالت سے کس کو سرفراز کیا جائے اور اس کا اہل کون ہے۔ علم الٰہی میں جو اس کا اہل ہوتا ہے نبوت و رسالت اسی کو ملتی ہے۔ قرآن مجید کا اعلان ہے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔ (الانعام آیۃ ۱۲۵) "اللہ ہی خوب جانتا کہ جہاں وہ اپنی رسالت رکھے"

سوال:۔ نبیوں کی مشترکہ خصوصیت کیا ہے؟ جسکی وجہ سے وہ عام انسانوں سے ممتاز ہوتے ہیں۔

جواب:۔ وہ مامور من اللہ ہوتے ہیں خدا کا حکم اس کے بندوں تک پہنچاتے ہیں وہ اپنے فطرت و شرست اور اعلیٰ قدروں کے باعث نیز تائید الٰہی کے سبب تمام طبقۂ

انسانی میں ممتاز و منتخب ہوتے ہیں۔ انسانی شرافت و کرامت کی ہر بلندی انکے زیر پا ہوتی ہے اور وہ ایسے مناصب جلیلہ و رفیعہ پر فائز المرام ہوتے ہیں جہاں خطاء و عصیان بلکہ سہو و نسیان کا گذر ممکن نہیں کیونکہ عصمت و حفاظتِ الٰہی کی قدسی چادر انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ لہٰذا احکام تبلیغیہ میں سہو و نسیان اور عام حالتوں میں صدور عصیان ان سے ناممکن و محال ہے تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے مناصب جلیلہ نبوت و رسالت کی وجہ سے جنات و انسان اور ملائکہ کے تمام خصوصی اور ممتاز افراد سے افضل و اعلیٰ برتر و بالا ہیں۔

سوال:۔ کیا پیغمبروں کی نبوت و رسالت کا زبانی اقرار کرلینا کافی ہے یا انکی عزت تعظیم بھی لازم ہے؟

جواب:۔ صرف زبانی اقرار کافی نہیں بلکہ دل کی گہرائیوں سے اسکی تصدیق بھی ضروری ہے۔ نیز انکی عزت و تعظیم، ادب و تکریم لازم و ضروری اور جزوِ ایمان ہے۔ یعنی ہر اہل ایمان پر فرض عین ہے کہ ان کی عزت و تعظیم کرے۔ قرآن مجید کا ارشاد گرامی ہے لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا۔ (الفتح آیہ ٩) تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور خدا کی تسبیح صبح و شام بیان کرو۔

اس آیہ مقدسہ سے معلوم ہوا کہ نبی کی عزت و تعظیم تمام فرائض و تسبیحات پر مقدم اور ان سب کی اساس و بنیاد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کا حکم دیکر اپنی عبادتوں اور تسبیحات پر رسول کی تعظیم و توقیر کو مقدم فرمایا۔ یہی سے یہ بھی روشن ہوا کہ اگر ایمان لانے کے بعد نبی کی تعظیم و توقیر دلوں میں پیوست ہوچکی ہے تو ایمان اور اعمال صالحہ دونوں مفید اور فلاح دارین کی ضمانت ہیں ورنہ دونوں بے سود و بے معنیٰ۔

پھر خدانہ خواستہ اگر نبیوں کی تعظیم و توقیر کی بجائے کسی کلمہ گو کے دل میں انکی طرف سے سوءِ ظنی پیدا ہو جائے یا ان کی توہین کا شائبہ بھی آ جائے یا کسی طرح کی فحش و بے حیائی کی نسبت انکی ذات ستودہ صفات کے ساتھ کر دی جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ ایمان و اعمال صالحہ سے دور ہو کر دائرۂ اسلام سے نکل جائے گا بلکہ کفر و ارتداد کے ایسے دلدل میں جا پھنسے گا جہاں سے اسکی بازیابی مشکل ہو جائیگی۔ "العیاذ باللہ"

سوال:۔ یہ بھی بتانے کی زحمت کیجئے کہ قیامت، تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کے متعلق اسلام اپنے ماننے والوں کو کیا عقیدہ دیتا ہے؟

جواب:۔ ان تینوں باتوں پر بھی ایمان لانا ضروریاتِ دین سے ہے۔ یعنی یہ ماننا کہ قیامت کا آنا حق ہے جس دن تمام چیزیں فنا ہو جائے گی صرف ایک اللہ کی ذات گرامی باقی رہ جائیگی۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ۔ احادیث و اخبار صحیحہ میں قیامت کے برپا ہونے کی جن جن نشانیوں کا ذکر ہے ان میں سے بعض نشانیاں ظاہر ہو چکیں اور بعض نشانیاں آئندہ ظاہر ہونے والی ہیں۔

تقدیر پر بھی عقیدہ رکھنا ضروریات دین سے ہے کہ ہر خیر و شر کا خالق، اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر وہ خیر سے راضی اور شر سے ناراض ہوتا ہے۔ اس نے اپنے علم ازلی و ابدی کے مطابق جس جس مخلوق کیلئے جو جو اندازہ مقرر فرما دیا ہے اس کو ویسا ہی ہونا ہے۔

اور مرنیکے بعد زندہ ہو کر اپنی زندگی بھر کے کارناموں کا خدا کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔ اور حساب و کتاب کے بعد ہر مکلف کو اسکی اچھائی و برائی کا بدلہ ملے گا۔ کسی مکلف کو اس کی سزا و جزا کے لئے بار بار زندگی نہیں دی جاتی بلکہ مرنیکے بعد ایک ہی بار زندہ کیا جائے گا جہاں اسے سزا یا جزا دی جائے گی۔ اسی لئے

تناسخ (آواگون) اسلام کے نزدیک باطل اور ایک فاسد عقیدہ کا نام ہے۔ مرزا قادیانی نے اسی فاسد عقیدہ کا سہارا لیکر اپنے فاسد دعووں کو پیش کیا ہے جو اسلام یا کسی مسلمان کے نزدیک لائق توجہ نہیں۔

سوال:۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج کی ملاقات میں ایمانِ مفصل کے تعلق سے معلومات فراہم ہوئیں لیکن آپ نے دو تین جگہ قادیانوں کے عقیدہ کا ذکر فرمایا۔ کیا وہ اسلام کے بنیادی عقیدوں کے خلاف ہیں۔؟

جواب:۔ جی ہاں قادیانی چودھویں صدی ہجری اور بیسویں صدی عیسوی کا ایک نیا دھرم ہے جس نے اسلامی عقائد و تعلیمات کو مسخ کرنے اور عظمت انبیا علیہم السّلام کو گھٹانے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ اس کے بنیادی عقیدے اور اعمال اسلامی عقائد و اعمال سے بالکل مختلف ہیں قادیانی دھرم دین اسلام کے خلاف ایک خطرناک سازش اور مہلک تحریک ہے جس نے مسلمانانِ عالم کے دینی جذبات اور دلوں کو مجروح کیا، مسلمانوں کے درمیان افتراق اور انتشار کی بیج بویا۔ اور عیسائی و یہودی کے مذہبی جذبات و احساس کو مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کیا ہے

دُوسری ملاقات

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ : وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال:۔ کیا کوئی کلمہ پڑھنے والا اسلام کی بنیادی تعلیمات کو مسخ کرنے اور پیغمبروں کی شان گھٹانے کی جرأت کر سکتا ہے؟

جواب:۔ واقعی یہ حیرت کی بات ہے کہ جو جس کا کلمہ پڑھے گا وہ اس کی گستاخی کیونکر کر سکتا ہے لیکن تاریخ اسلام پڑھنے کے بعد یہ امر واقعہ سامنے آتا ہے کہ ابتدار سے لیکر اب تک کئی کلمہ گو اشخاص و جماعت نے اسلامی عقائد و تعلیمات کی صورت بگاڑنے اور معظم شخصیتوں خصوصًا انبیا علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی عظمت و شان گھٹانے کی ناکام کوششیں کیں جس سے نہ صرف دنیا بھر کے مسلمان کے دلی اور دینی جذبات مجروح ہوئے بلکہ ان قوموں کے احساسات و

جذبات بھی مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز حد تک ابھر گئے جو کسی نہ کسی طرح بعض نبیوں کو اپنے طور پر مانتے اور اپنے آپ کو ان کی امت گردانتے ہیں

سوال:۔ دوسری قومیں (مثلاً عیسائی یہودی) گستاخی کرنے والوں کی بجائے عام **مسلمانوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟**

جواب:۔ ان کے مذہبی جذبات کا مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ ہونا بایں معنیٰ حق بجانب ہے کہ ان کے نبی و مقتدار کی شان میں گستاخی و بدتمیزی کرنیوالا اپنے آپ کو کلمہ گو اور مسلمان ظاہر کرتا ہے۔

ان قوموں کو کیا خبر کہ ایسا بدبخت اسلامی شرع کے نزدیک کلمہ گوئی اور دعوئ اسلام کے باوجود دائرہ اسلام سے خارج ہو چکا ہے اور مسلمانوں سے اسکا رشتہ اخوت ٹوٹ چکا ہے۔ اسلام کی پاک شریعت نے ایسے بے باک گستاخوں کو مرتد قرار دیکر نہ صرف مسلمانوں کی برادری سے پرے دھکیل دیا بلکہ دنیا کے تمام مدعیان مذہب وملت سے ایسے مرتد کے رشتہ و ناطہ میل ملاپ، نشست و برخاست کو حرام قرار دیکر اسے عندالقضاء لائق گردن زدنی بنایا۔

سوال:۔ کیا اسلامی شریعت۔ اور مسلمانوں کے معاشرہ میں ایسے گستاخوں کیلئے کوئی رو رعایت نہیں؟

جواب:۔ نہیں۔ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بلند و بالا شان میں کسی طرح کی گستاخی کرنیوالا اور دین حق سے مرتد ہو جانے والا **شرعی یا معاشرتی رو رعایت کا اہل نہیں رہا۔** اس کیلئے اسلامی شریعت میں دو ہی راستے ہیں یا تو سچی توبہ (توبۂ نصوح) کے بعد پھر سے اسلام میں داخل ہو جائے اور از سر نو تمام اعمال بجالائے۔ یا حاکم اسلام اس کے وجود سے روئے زمین کو پاک کر دے۔ ایسی سختی و شدت سوائے ان مرتدوں گستاخوں کے کسی مسلم و غیر مسلم جاندار و غیر جاندار مخلوق کے ساتھ روا نہیں اور وہ اسلئے ہے کہ کسی عزت و عظمت والے کی عزت و عظمت سے کوئی کھلواڑ نہ کر سکے...

سوال:۔ کیا اسلامی شریعت کے حکم مذکور پر مسلمانوں نے عمل کیا؟

جواب:۔ جی ہاں تمام مسلمان نبیوں اور رسولوں کی تعظیم و توقیر کو متاعِ ایمان اور سرچشمہ اعمالِ صالحہ جانتے ہیں اسی لئے وہ کسی نبی و رسول علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کوئی کلمہ کسی حال میں سننے کو تیار نہیں۔ چنانچہ مدعیانِ اسلام میں جس فرد یا جماعت نے کسی نبی کی شانِ اقدس میں ادنیٰ گستاخی یا اسلام کی کسی بنیادی حکم کا مذاق اڑایا اسے دودھ کی مکھی کی طرح دائرۂ اسلام سے نکال کر دور پھینک دیا۔ اور اس سے ایسا تنکا توڑ لیا کہ دنیاوی معاملات میں بھی اس سے دور کا واسطہ نہیں رکھا۔ اور یقیناً یہی اہل ایمان کے ایمانی قدروں کی شان اور ان کے اہل حق ہونے کی پہچان ہے۔ قرآن مجید کا ارشادی حکم ہے۔ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ (یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو)

مسیلمہ کذاب کے وقت سے لیکر قادیانی مسیح کذاب تک ہمیشہ مسلمانوں اور مسلم رہنماؤں کا یہی قاعدہ رہا کہ ان کذابوں گستاخوں کو کیفر کردار تک پہنچا ہی کر دم لیا اور ان سے تمام اسلامی رشتے ناطے توڑ لئے۔

سوال:۔ لیکن قادیانی ازم تو غیر مسلم ملکوں میں پنپتی ہوئی نظر آتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:۔ برا ہو تعصب و عناد کا کہ جن قوموں کے پیشواؤں، رہنماؤں اور نبیوں کو منہ بھر بھر کر گالیاں دی گئیں انہیں قوموں کے اسلامی تعصب رکھنے والے تاجروں نے ان دشمنانِ انبیاء و اولیاء کو اپنے دامنوں میں پناہ دی اور پھلنے پھولنے کا موقع دیا تاکہ ان بدزبانوں کی وجہ سے مسلمانوں کے دل زیادہ سے زیادہ چھلنی ہوں حالانکہ ان تاجروں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ان گستاخوں کی زبان و قلم سے نہ صرف مسلمانوں کو تکلیف پہنچ رہی ہے بلکہ ان پیغمبروں کا دامنِ عصمت و شرافت

بھی تار تار ہو رہا ہے جنہیں وہ اپنا نبی مانتے ہیں۔

یہ سوال صحیح نہیں ہے کہ غیر مسلم ملکوں میں قادیانی گروہ پنپ رہا ہے۔ کیونکہ بہت سے غیر مسلم ممالک جہاں مسلمان بستے ہیں قادیانی دھرم اور اس کے رہنماؤں کو کوئی جانتا تک نہیں پنپنے کا کیا سوال ہے۔ ہاں عیسائی یہودی قومی تاجروں سے قادیانی ملی تاجروں کا شروع سے ساز باز ہے اس لئے ہندوپاک میں اپنی چتاؤں کو جلتا ہوا چھوڑ کر قادیانی گرگوں نے عیسائی و یہودی ملکوں کی طرف رخ کیا۔ جہاں انہیں سیاسی وملکی رعائتیں حاصل ہو گئیں اور مسلمانوں کی بے خبری کی وجہ سے انہیں ہاتھ پاؤں مارنے کا موقع مل گیا۔

سوال: نصرانی ویہودی عوام اس گستاخ فرقہ کے خلاف آواز کیوں نہیں بلند کرتی ہے؟

جواب: ان قوموں کے یہاں مذہبی گرفت ڈھیلی پڑ چکی ہے کلیسائیں فروخت ہو رہیں انکی مذہبی احتجاجی آوازیں دہریت کے نقار خانہ میں تحلیل ہو چکی ہیں اور ان کی عوام اپنے تاجروں کی چالبازیوں سے عموماً بے خبر ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ نصرانی ویہودی عوام کا ایک طبقہ اپنے مذہبی رہنماؤں کے گورکھ دھندھوں اور گردوپیش کے ماحول سے بدظن وعاجز ہو کر جب امن وامان اور انسانی تہذیب کی تلاش میں نکلتا ہے تو وہی گستاخ فرقہ اسلام کا لیبل ماتھے پر لگائے ہوئے اسلام کا داعی ونقیب نظر آتا ہے جس کو اسی طبقہ کے تاجروں نے دنیاوی مفاد کے خاطر اپنے آغوش میں پال رکھا ہے۔ لہٰذا عوامی طبقہ محض امن وامان کے حصول اور اپنے ماحول کی بے راہ روی سے چھٹکارا پانے کیلئے اس گندم نما جو فروش فرقہ سے منسلک ہو جاتی ہے۔

یہ دوسری بات ہے کہ چند دنوں کے بعد جب اس گستاخ فرقہ کی جامہ تلاشی لی جاتی ہے اور اس کے راز ہائے سربستہ کی اصلیت سامنے آتی ہے تو پھر وہی لوگ جو امن وسکون کی تلاش میں اس جتھے سے آملے تھے اب اسلام اور مسلمانوں کے

خلاف وہاں سے آگ بن کر بھاگتے اور دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزیاں کرتے اور طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں ــــــ پھر بھی مجھے اس طبقہ سے اسلئے شکایت نہیں کہ جس مذہبی تخریب کاری کے ماحول میں جاکر انہوں نے پناہ لی اور جس نئے سانچے میں انہیں ڈھالنے کی کوشش کی گئی وہاں سوائے اس کے اور ملتا ہی کیا۔

سوال:۔ پھر قادیانی گروہ کے گمراہ کن عقائد و نظریات سے بچنے بچانے کی صورت کیا ہے؟

جواب:۔ قادیانی دھرم کی اصلیت سے یہاں یورپ وامریکہ میں بسنے والے اکثر **مسلمان اور عام نصرانی و یہودی بے خبر ہیں** کیونکہ قادیانی دھرم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی برصغیر کے جو مسلمان بالجبر یا بہ خوشی ترک وطن کر کے یورپ وامریکہ اور افریقہ میں آگئے اور آباد ہو گئے۔ انہیں کیا خبر کہ پنجاب کے قادیان میں ایک نئے دھرم نے جنم لیا ہے جنکے عقائد و نظریات اسلام کے خلاف ہیں۔ اور جن دوسرے ملکوں سے مسلمانوں کو یورپ وامریکہ میں لالا کر کام دیا گیا اور بالآخر وہ بھی یہیں کے ہو کر رہ گئے وہ بھی قادیانی سازشوں سے یکسر بے خبر ہے اور نصرانی و یہودی عوام کا تو قادیانیوں سے بے خبر ہونا ظاہر ہے کہ نہ وہ قادیانی دجّال کو جانتے ہیں نہ اس کے دجل و فریب کو۔

اصل شکایت اُن اسلامی تعصب رکھنے والے نصرانی و یہودی تاجروں سے ہے جنہوں نے خود اپنے نبیوں کی شان میں گستاخی کرنے والوں اور مسلمانوں کے درمیان افتراق و انتشار پھیلانے والوں کو پناہ دے رکھی ہے اور سیاسی و حکومتی سطح پر انہیں مراعات فراہم کی جارہی ہیں۔ اے کاش انہیں حقیقت کا علم ہوتا اور وہ یہ سمجھتے کہ صرف دنیاوی شہرت و وجاہت کی خاطر قادیانیوں نے ایک نئے دھرم کی بنیاد ڈالی۔ مسلمانوں میں نفاق و افتراق پیدا کیا۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اسلام کی بارگاہوں میں گستاخیاں کیں۔ مسلمان اور نصرانی و یہودی

کے درمیان نفرت وحقارت کی آگ لگادی۔ اور جو مدعیِ اسلام ہونے کے باوجود مسلمانوں کا نہیں ہوسکا وہ ان کا کب ہوگا، جب وہ چند مادّی مفاد کی خاطر ایمان جیسی دولتِ بے بہا کو نیلام کرسکتے ہیں تو دنیاوی عظیم مقاصد کے لئے وہ کیا کچھ منافقت نہیں کرسکتے۔

ان غیر اسلامی ملکوں میں قادیانی دھرم اور دیگر بد مذہبوں کی گمراہی و بد مذہبیت سے اسلامی نوجوان نسلوں اور بے خبر لوگوں کو بچانے کی یہی صورت ہے کہ یہاں مقیم اور دوسرے ملکوں سے آنے والے اسلامی مبلغین، قادیانیوں اور دیگر بد مذہبوں کے مکروہ چہروں سے نقاب اٹھائیں اور ان کی اصلیت سے مسلم و غیر مسلم عوام کو باخبر کریں خواہ اس کے لئے تقریر و تحریر کا سہارا لینا پڑے یا موثر افراد و جماعت کا

سوال:۔ کیا قادیانیوں کے علاوہ کچھ دوسرے گروہ بھی ہیں جو یہاں گمراہیت پھیلا رہے ہیں؟

جواب:۔ جی ہاں۔ آج کل یورپ و امریکہ اور افریقہ میں اسلام کے نام پر کئی ایسی تنظیمیں اور افراد بہت ہی راز دارانہ مگر منظم طریقہ سے اپنے مشن کو لیکر چل رہے ہیں جن کا مقصد اسلام کی اشاعت نہیں بلکہ اپنی اپنی بد مذہبیت کو پھیلانا اور یہاں کے باشندوں میں مذہبی اختلاف وانتشار پیدا کر کے آپس میں خانہ جنگی کو ہوا دینا ہے۔

قادیانی دھرم ماننے والوں کے علاوہ کئی جماعتیں اور اشخاص اس پردۂ زنگاری میں چھپے ہوئے ہیں جنکی نقاب کشائی مناسب وقت پر ہوگی۔ اس وقت صرف قادیانی دھرم کے مکروہ چہرے سے نقاب اٹھانا اور اس کے بنیادی عقیدوں سے اسلامی نوجوان نسل اور بے خبروں کو آگاہ و خبردار کرنا ہے۔ نیز قادیانی دھرم کے ان رازہائے سربستہ کو کھولنا ہے جو نہایت ہولناک ایمان سوز اور اسلام شکن ہیں جن کے ہوش ربا تعفّن نے برصغیر ہند و پاک کے امن و سلامتی کو پراگندہ کر دیا اور آپس میں تفسیق و تکفیر، تذلیل و توہین اور قتل و خون کا بازار گرم ہوگیا۔

سوال:۔ کیا قادیانی دھرم کے معتقدات سے برصغیر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو آگاہ نہیں کیا گیا تھا؟

جواب:۔ الحمد للہ کہ قادیانی دھرم کے پیدا ہوتے ہی عالم اسلام کے عظیم ترین اسکالروں، رہنماؤں خاص کر مفتیان اسلام اور مشائخ عظام نے انیسویں صدی عیسوی کی آخر دہائی سے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے نو ایجاد قادیانی دھرم کا تعاقب شروع فرما دیا۔ اسے ہر چند راہ راست پر لانے کی کوشش کی گئی مگر تمام کوششیں بیکار ہو گئیں پھر مباحثے، مناظرے اور مباہلے ہوتے رہے لیکن سب بے سود، بالآخر ۱۹۰۶ء میں حج کے مبارک موقع پر جبکہ حرمین طیبین میں دنیا بھر کے علماء، صلحاء، مشائخ، مفتی، قاضی اور اسلامی دانشوروں کا اجتماع ہوا تو شیخ الاسلام والمسلمین مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی نے مرزا غلام احمد قادیانی سمیت چند ائمہ کفر وضلال کے کلمات شنیعہ واقوال کفریہ پر کئے گئے بحث ومندرجہ المعتمد المستند کو یکجا فرمایا اور ان پر شرعی حکم نافذ فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر ومرتد، اسلام سے خارج اور جہنمی ہے اور جو اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ پھر اس حکم شرعی کی تصدیق حج کیلئے آئے ہوئے عالم اسلام کے علماء ومشائخ اور حرمین شریفین کے تمام معتمد علماء کرام ومفتیان عظام نے کی۔ آج بھی وہ تصدیقی فتویٰ بنام "حسام الحرمین" مل سکتا ہے صرف اسی پر بس نہیں ہوا بلکہ پشاور سے بنگال تک دو سو اڑسٹھ مشہور ومعروف علماء اسلام، مفتیان اعلام اور مشائخ کرام نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر وارتداد پر فتویٰ دیا اور قادیانیوں کے ساتھ شادی بیاہ، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، شادی وغمی میں ان کے ساتھ شریک ہونا۔ اسکی بیمار پرسی وعیادت کرنا، سب حرام قرار دیا یہ فتویٰ الصوارم الہندیہ کے نام سے شائع ہوا جو آج بھی دستیاب ہو سکتا ہے، اس کے بعد فتاوے علماء دنیا، کے نام سے مشائخ بنارس مولانا شاہ عبد الحمید پانی پتی

اور مولانا شاہ عبد الرشید رحمہما اللہ نے ایک ضخیم کتاب مرتب فرمائی جس میں مرزا غلام قادیانی اور اس کے ماننے والوں کا اسلامی بائیکاٹ کیا گیا اسکے ساتھ اسلامی معاشرت کو حرام قرار دیا گیا اور اس حکم پر دنیا بھر کے علماء، مشائخ، مفتی اور دانشوروں کے دستخط و مہر لئے گئے۔

اس کا اثر متحدہ ہندوستان میں یہ ہوا کہ پیشاور سے مشرقی بنگال اور آسام تک مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کا اسلامی شرعی بائیکاٹ (مقاطعہ) کرنا شروع کیا تا اینکہ پاکستانی حکومت نے آئینی طور پر بھی قادیانی دھرم ماننے والوں کو وہاں کی اقلیت (غیر مسلم) قرار دیا جسکی تائید تمام مسلم ملکوں نے کی۔ مگر ان حالات میں عموماً ان پڑھ عوام یہ سمجھنے لگتی ہے کہ یہ مولویوں کے جیب اور پیٹ کا جھگڑا ہے اور اسی وجہ سے عوامی ہمدردیاں اس سے قریب ہو جاتی ہیں جسے وہ مظلوم سمجھتی ہے حالانکہ وہ مظلوم اور ہمدردی کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ اصل میں جارح و مفسد ہوتا ہے اور اس کا انکشاف اسوقت ہوتا ہے جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے

سوال: جب قادیانی دھرم کا شر و فساد اور اسکا باطل ہونا ظاہر ہو گیا تو نصرانی تاجروں نے اسکے پرچارکوں کو گلے کیوں لگایا؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا جبکہ متحدہ ہندوستان میں مسلمان ابتلاء و آزمائش کے شکنجوں میں کسے ہوئے تھے۔ مسلمانوں کی ہزار سالہ حکومت کا سورج غروب ہو رہا تھا اور ہندوستان کے افق پر برطانوی صیہونی طاقت چھا رہی تھی۔ اسوقت تاجر پیشہ ذہنیت رکھنے والے انگریزوں نے اپنی حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے کئی مؤثر شخصیتوں کو خرید لیا انہیں میں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا باپ مرزا غلام مرتضیٰ بھی تھا جس نے ہندوستان و ہندوستانیوں اور خاص کر مسلمانوں سے غداری کرتے ہوئے انگریزوں سے ملت فروشی کا تمغہ حاصل کیا۔ مرزا غلام احمد

قادیانی بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انگریز بہادروں کا حق نمک ادا کرتا رہا یہاں تک کہ سیالکوٹ کچہری کا ملازم ہو گیا اور اپنی ملازمت ہی کے درمیان انگریزی آفیسروں اور حکمرانوں سے مل کر قوم فروشی میں لگ گیا پھر ملکۂ برطانیہ کے پیہم نوازشات نے مرزا کو کچہری کے کلرک سے اٹھا کر مولوی، مولوی سے مصنف، مصنف سے محدث، محدث سے مجدد، مجدد سے مہدی موعود، مہدی موعود سے مسیح موعود، مسیح موعود سے آدم، آدم سے تمام نبیوں کی اصل اور تمام نبیوں کی اصل سے ظل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ظل سے اوتار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر اوتار محمد کے بعد رجولیتِ خداوندی سے فیضیاب ہونے والا بنا دیا (معاذ اللہ رب العالمین من ھذہ الھفوات الخبیثہ)

جب مرزا قادیانی ان شیطانی باطل دعوؤں کے ذریعہ مسلمانوں کے اندر افتراق وانتشار پیدا کرنے میں پوری طرح کامیاب ہو گیا اور انگریزوں کو متحدہ ہندوستان میں قدم جمانے کا پوری طرح موقع مل گیا تو انگریزی تاجروں نے قادیانی مرزا اور اس کے ایجاد کردہ قادیانی دھرم کو پروان چڑھانے کا بیڑا اٹھایا اور اس کی ہر طرح مدد کی تاکہ مسلمانوں کا آپسی انتشار کسی طرح ختم نہ ہو۔ اور وہ بآسانی برِ صغیر پر حکومت کر سکے۔ انگریزوں نے قادیانی دھرم کو صرف برصغیر ہی میں ہوا نہیں دی بلکہ اسے اسلام کے خلاف ایک زہریلا ناسور اور ہتھکنڈہ سمجھ کر اپنے زیر سایہ پھلنے پھولنے کا زرین موقع فراہم کیا۔ جسکے نتیجہ میں موجودہ اسرائیلی حکومت کے دار السلطنت تل ابیب کے قریب حیفہ اور عیسائی حکومتوں کے عظیم مرکز لندن میں قادیانیوں نے اپنی تبلیغ واشاعت کے مراکز قائم کر لئے اور وہیں سے اپنے فاسد افکار وعقائد کی اشاعت کرنے لگے۔

سوال:۔ اگر قادیانی اپنے عقائد ونظریات کی اشاعت عیسائی ویہودی کے درمیان کرتے ہیں تو اس سے ہم مسلمانوں کا کیا نقصان ہے؟

جواب: نقصان یہ ہے کہ عام نصرانی و یہودی اسے اسلامی عقائد و نظریہ سمجھتے ہیں اور اسلامی تعلیمات ہی سمجھ کر اس سے قریب ہوتے ہیں اور جب انہیں اصل مقاصد کا علم ہوتا ہے تو بجائے قادیانیوں سے نفرت کرنے کے وہ اسلام اور مسلمانوں سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ پھر یہ کہ یورپ و امریکہ اور افریقہ میں قادیانیوں کا حلقۂ تبلیغ اگرچہ یہودی و نصرانی کی اکثریت کا علاقہ ہے مگر ان کا نشانہ یہاں کے بسنے والے وہ مسلمان ہیں جو دوسرے ملکوں سے آکر آباد ہو گئے ہیں اور ان کی نئی نسلیں آزاد فضا میں پروان چڑھ رہی ہیں۔

تیسری ملاقات

السلام علیکم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال: قادیانی مذہب کا اصل نام کیا ہے؟

جواب: چونکہ اس نئے مذہب کا بانی "مرزا غلام احمد قادیانی" ہے اسلئے بانی کے نام کے چاروں حصوں کے ساتھ یہ مذہب موسوم ہے۔ بعض لوگ اس دھرم کو "مرزائی" کہتے ہیں بعض "غلامیہ" کہتے ہیں بعض "احمدیہ جماعت" بھی کہتے ہیں اور زیادہ لوگ اسے "قادیانی" کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے تلبیس کے طور پر اپنے ماننے والوں کا نام "احمدیہ جماعت" رکھا مگر انصاف یہ ہے کہ جس نسبتِ وطن کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ہمیشہ اپنے نام کا جزء لاینفک سمجھا اسی نام سے اس کا گروہ جانا پہچانا جائے اور گروہ کا نام "قادیانی دھرم" ہو

سوال: قادیانی دھرم کے وہ عقائد و نظریات کیا ہیں جن سے مسلمانوں کو اختلاف ہے؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خلفاء نیز قریبی متبعین نے اپنے دھرم کی بنیاد جن اینٹوں پر ڈالی ہے وہ ساری کی ساری اینٹیں ٹیڑھی ہیں یعنی قادیانی دھرم کی

پوری عمارت اول سے آخر تک ٹیڑھی ہے لہٰذا یہ سوال ہی صحیح نہیں کہ "وہ عقائد ونظریات کیا ہیں؟ جن سے مسلمانوں کو اختلاف ہے" مسلمانوں کو قادیانی دھرم کے ہر عقیدہ ونظریہ سے اختلاف ہے۔ خاص کر ان عقائد ونظریات سے جو اسلامی بنیادوں سے براہ راست متصادم ہیں۔ مثلاً انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں گستاخیاں، نماز روزے اور حج وغیرہ۔ ارکان اسلام کی توہین نبوت ورسالت کی حقیقی وظلی اور بروزی تقسیم عام مسلمانوں کی تکفیر، اور مرزا کے دعوے،

سوال: قادیانیوں نے کسی نبی کی شان میں گستاخی کی ہے؟ وضاحت کیجیے

جواب: پہلے اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے کہ تمام نبیوں، رسولوں (علیہم السلام) کی نبوت ورسالت پر ان کی خداداد عظمت وعزت کے ساتھ ایمان لانا ضروریات دین سے ہے۔ اور مسلمانوں کا یہ ایسا متفقہ عقیدہ ہے جس میں کسی اسلامی فرقہ کو اختلاف نہیں۔ لیکن قادیانیوں نے ان کی بارگاہوں میں شدید ترین گستاخیاں کیں ان کی شان اقدس کو گھٹایا، بلکہ انہیں گالیاں دیں، قادیانیوں نے ایک دو نبی محترم کی عظمتوں کو مجروح کیا ہو تو اسکی وضاحت کی جائے انہوں نے تو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے نبی آخر الزماں سید المرسلین خاتم النبیین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام تک تمام قدسی بارگاہوں میں گستاخیاں اور بدتمیزیاں کی ہیں

سوال: دلیل کے ساتھ بتایئے کہ قادیانیوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی کیا گستاخی کی ہے؟

جواب: قادیانی دھرم کے بانی مبانی مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے اپنی مشہور کتاب "خطبۃ الہامیہ" میں سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق پوری وضاحت کرتے ہوئے لکھا۔

"اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کر کے انہیں تمام ذی روح الانس وجن پر سردار حاکم

بنایا جیسا کہ آیت، اُسْجُدُوْا لِآدَمَ، سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر شیطان نے انہیں بہکایا اور جنتوں سے نکلوایا۔ اور حکومت اس اژدہے کی طرف لوٹائی گئی اس جنگ و جدال میں آدم کو ذلت و رسوائی نصیب ہوئی۔ اور جنگ کبھی اس رخ کبھی اس رخ ہوتی ہے۔ اور رحمٰن کے یہاں پرہیزگاروں کیلئے نیک انجام ہے اس لئے اللہ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تاکہ آخر زمانہ میں شیطان کو شکست دے" (خطبۂ الہامیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اس مطبوعہ تحریر میں پہلے تو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی سرداری و حاکمیت اور امارت کو تسلیم کیا پھر ساتھ ہی ساتھ آپکی سرداری و حاکمیت اور امارت کی کلاہِ افتخار کو شیطان لعین کے سر پر ڈال دیا۔ اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے نصیبہ میں معاذ اللہ ذلت و رسوائی لکھ مارا۔ اور تحریر مذکور کے اخیر میں اپنے متعلق یہ ڈینگ ہانکا کہ میں ہی آدم کے مقابلہ پرہیزگار اور نیک انجام ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو شکست دینے کیلئے پیدا کیا ہے۔

واضح ہو کہ مرزا نے اپنی تحریر میں اژدہے سے مراد شیطان اور مسیح موعود سے مراد اپنی ذات کو لیا ہے کیونکہ اس کے نزدیک مسیح موعود اس کے سوا کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس اہانت آمیز نفرت انگیز تحریر نے ہر اس مذہبی آدمی کے دل کو چکنا چور کر دیا جو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو خلیفۃ اللہ، نبی برحق اور ابو البشر جانتا اور مانتا ہے

سوال:۔ حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب:۔ تمام اہل ایمان حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ تمام انسانی آبادی کے باپ یعنی ابو البشر ہیں اور ساری نسل انسانی کی دنیوی واخروی سعادت وفلاح کے ہادی و رہنما، خلیفۃ اللہ اور برحق نبی ہیں، تمام نبیوں میں سب سے پہلے نبی ہیں جو دنیا میں بھیجے گئے۔ تمام فرشتوں کے نزدیک آپ معظم ومکرم ہیں کہ تمام مقربین فرشتوں نے آپ کو سجدۂ تعظیمی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام موجودات کا نمونہ

اور عالم جسمانی وروحانی کا مجموعہ بنایا اور کائنات کی ہر ایک مخلوق جو وجود میں آنے والی تھی اسکی جملہ جزئیات وتفصیلات کا علم دیا۔

سوال:۔ لیکن تعجب ہے کہ اس قدر عظیم وجلیل مقدس نبی کے بارے میں مرزا نے ذلیل و رسوا وغیرہ گالی کے الفاظ کو استعمال کیا آخر کیوں؟

جواب:۔ اگر آپ سوال پر سوال کرتے جائیں گے اور بال کی کھال نکالتے رہیں گے تو قادیانی دھرم کے عقائد باطلہ سے آگاہ نہیں ہوسکیں گے۔ اسلئے ضروری سوالات ہی پر اکتفا کیجیے۔ مرزا قادیانی کی نگاہِ عداوت میں حضرت آدم علیہ السلام جیسا صفی اللہ خلیفۃ اللہ اسلیے ذلیل ورسوا اور شیطان کے مقابلہ میں شکست خوردہ نظر آتے ہیں کہ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَافِیْہِ "جو کچھ برتن میں ہوتا ہے وہی اس سے باہر ٹپکتا ہے" کے مصداق جو خود اس کی صفت وخصوصیت ہے وہ دوسروں کے سر تھوپنے کی کوشش کرتا ہے۔

سوال:۔ حضرت آدم سے متعلق مرزا قادیانی کا قول بد تراز بول خود اس کیلئے ذلت اور رسوائی کا سبب ہونا چاہیے اور اس بیباکی کے خلاف اسلامی حکم اسی پر نافذ ہونا چاہیے اس میں **قادیانی دھرم ماننے والوں کا کیا قصور؟**

جواب:۔ یقیناً اگر مرزا قادیانی اپنے ان ناپاک خیالات اور قلبی رجحانات کو اپنے تک محدود رکھتا تو خدا کے نزدیک اسی کی گرفت ہوتی اور وہ تنہا اسکا جوابدہ ہوتا لیکن اس نے اپنے اس بیہودہ قول کو ضابطۂ تحریر میں لاکر پریس کے حوالہ کر دیا اور اس پر خطبہ الہامی کا لیبل لگا دیا جس کو اس کے خلفاء اور متبعین نے نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اس کی حاشیہ آرائی اور تشریح کی۔ لہذا قادیانی دھرم کے تمام افراد خواہ مرزا کے اس فاسد عقیدہ سے آگاہ ہوں یا نہ ہوں۔ عنداللہ اور عندالشرع قابل مواخذہ ہیں۔ کیونکہ وہ سب مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان سمجھ رہے ہیں اور اس کے نئے دھرم کو حق جان رہے ہیں۔ اور پھر انہیں عقائد باطلہ، نظریات کاسدہ کا نام تو "قادیانی دھرم" ہے اگر

اسلام کے خلاف مرزا قادیانی کے عقائد نہیں ہوتے تو اسے علیحدہ گروہ قائم کرنے اور نیا نام رکھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔

سوال: مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت آدم علیہ السّلام کے متعلق اپنے جس عقیدہ کا اظہار کیا اس پر شریعتِ اسلامیہ کا کیا حکم نافذ ہوتا ہے؟

جواب: جب آپ نے یہ سمجھ لیا کہ تمام نبیوں علیہم السّلام کی نبوّت اور انکی خداداد عظمت و کرامت کو ماننا ضروریاتِ دین سے ہے تو اسکا منکر شریعت کے نزدیک کافر و جہنمی ہے۔ مرزا قادیانی نے نہ صرف حضرت سیدنا آدم علیہ السّلام کی نبوّت کا انکار کیا بلکہ انہیں شیطانی بہکاوے میں آنیوالا جنّت سے خارج کیا جانے والا سرداری و حکومت سے محروم ہوجانے والا۔ شیطان کے مقابلہ میں شکست کھانے والا۔ ذلیل و رسوا اور بدکار و بدانجام قرار دیا۔ اور یہ تمام باتیں کسی نبی کیلئے ثابت کرنا الحاد و بے دینی ہے لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی شانِ اقدس میں شدید ترین گستاخی و بدتمیزی کی وجہ سے شریعتِ اسلامیہ کے نزدیک کافر و مرتد اور ابدی جہنمی ہے۔ جو اس کے اس کفریہ عقائد سے آگاہ ہونے کے باوجود اس کے کفر و عذاب میں شک و شبہ کرلے وہ شریعت کے نزدیک کافر و جہنمی ہے۔

اب نام نہاد احمدی کہلانے والے ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا رہنما اور مسلمان مان کر خود کیا ہوگئے۔

سوال: حضرت آدم کو مسلمانوں کے علاوہ دوسری قومیں بھی مانتی ہیں ان کے نزدیک مرزا قادیانی کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: بیشک انسانی آبادی کا ہر ایک فرد کسی نہ کسی نام سے حضرت آدم علیہ السّلام کو جانتا اور مانتا ہے۔ یہودی و نصرانی تو انہیں نبی بھی تسلیم کرتے اور انکی عزت کرتے ہیں لیکن مرزا قادیانی نے بیک جنبشِ قلم ساری اولادِ آدم کے دلوں کو زخمی کردیا خاص کر جو لوگ حضرت سیدنا آدم علیہ السّلام کی نبوّت و کرامت کو مانتے اور انکی تعظیم و تکریم کرتے ہیں

ان کے ایمانی تقاضوں کو بری طرح مجروح کیا ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اسی کتاب "خطبۂ الہامیہ" کے ضمیمہ میں یہ بھی دعویٰ کیا کہ ..... آدم اختلاف و عداوت کی آگ بھڑکانے کیلئے دنیا میں آیا اور میں اختلاف و مخاصمت کی پراگندگی کو دور کرنے کیلئے آیا ہوں (ضمیمہ خطبۂ الہامیہ بنام ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود)

عیسائی و یہودی کے نزدیک جب مرزا کی مذکورہ عبارتیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ بالآخر وہ بھی تو مسلمانوں ہی کی جماعت کا ہے کیونکہ وہ کلمہ و نماز پڑھتا اور اسلام کا دعویٰ کرتا ہے۔ ان بیچاروں کو کیا خبر کہ اسلام کے نزدیک مرزا قادیانی اور اس کے دھرم کی کیا حیثیت ہے؟

سوال، ذرا یہ بھی بتا دیا جائے کہ **مرزا قادیانی کی تحریر مذکورہ کا قادیانیوں پر کیا اثر ہوا**

جواب: بہت عمدہ سوال آپ نے کیا۔ اگر واقعی قادیانیوں نے مرزا کے ہفوات مذکورہ کو کسی افیونی و بھنگی کی بکواس سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہوتا تو ان کے متعلق یہ سوچا جا سکتا تھا کہ وہ اس عقیدہ باطلہ سے بے خبر ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کے مرنے کے بعد قادیانیوں نے اسی کے مطابق اپنا عقیدہ بھی گڑھ لیا۔

ویسے تو مرزا قادیانی کی مذکورہ تحریروں کی درجنوں قادیانی تشریحات ہیں مگر میں اس تشریح کو پیش کرتا ہوں جو تمام قادیانیوں کے نزدیک مسلّم ہے کیونکہ یہ تشریح مرزا قادیانی کے اس نور نظر کی ہے جو اسکے عقیدے کے مطابق زمین پر خدا کا ظہور اور ساری روئے زمین کا نور ہے۔ سنیئے اور سر دھنیئے۔

"میرا اپنا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) اس دور کے خاتم ہیں اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں۔ کیونکہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا۔ اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔ اسی لئے آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا "مَا جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ" اس کے یہی معنی ہیں کہ آپ آئندہ نبیوں کے حلّوں میں آئے ہیں جس طرح

پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم علیہ السلام تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس زمانہ کے آدم ہیں۔ آئندہ آنیوالے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔" (الفضل قادیان مجریہ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء جلد ۱۵)

اخبار الفضل میں شائع شدہ یہ مضمون مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ ثانی مرزا قادیانی آں جہانی کا ہے۔ جو مرزا قادیانی کا بیٹا اور تمام قادیانیوں کا آدم تھا۔

سوال: یہ تو مرزا محمود کی صرف مضمون آرائی نہیں بلکہ اس کے عقیدہ کا اظہار ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اس کے **عقیدے میں مرزا قادیانی خاتم آدمیت بھی ہے۔ اور آدم النسانیت بھی** جس کی نسل سے ان گنت نبی و رسول پیدا ہونے والے ہیں۔ خدا کی پناہ یہ نیا عقیدہ تو آج ہی سننے کو ملا۔ میرے خیال میں دنیا کی کسی قوم و ملت کا یہ عقیدہ نہیں ہے اور نہ کسی عقل صحیح کے مطابق ہے۔ پھر آج کل کے قادیانیوں نے اس عقیدہ کو تسلیم کیسے کر لیا؟

جواب: جی ہاں ع آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ ابھی تو قادیانیوں کے خلیفہ ثانی کی لاثانی تحریر سے یہی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی قادیانیوں کا آدم اول بھی ہے اور آدم ثانی بھی اور وہی مرزا قادیانی اپنے تمام آنیوالے نبیوں رسولوں کا ابتدائی نقطہ بھی۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ قیامت تک ابھی کئی کذاب و دجال آنیوالے ہیں جو نبوت کا دعویٰ کریں گے اور وہ سب کے سب مرزائی، قادیانی کے نسل سے ہوں گے جن کا ناپاک حلّہ پہلے ہی مرزا قادیانی کو پہنا کر اسے ان کا بابا آدم قرار دیا گیا خلیفہ ثانی مرزا محمود آنجہانی کے عقیدۂ فاسد سے یہ بات بھی واضح ہو کر سامنے آگئی کہ اب قادیانیوں میں آدمیّت و النسانیت نام کی کوئی چیز باقی نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کی نسل آدمی و آدمیّت کا دور ان کے نزدیک مرزا قادیانی پر ختم ہو گیا کہ وہ اس دور کا خاتم تھا۔ اب قادیانی دھرم میں روئے زمین پر صرف قادیانیت باقی رہ گئی ہے جس کا بابا آدم اور ابتدائی نقطہ مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔

عام قادیانیوں یعنی احمدی کہلانے والوں نے عقیدۂ مذکورہ کو تسلیم کیا یا نہیں اس کا جوابدہ میں نہیں ہوں لیکن جب اس گروہ کے بانی اور خلیفہ ثانی نے اپنے اس عقیدہ کا پرزور شہرہ کیا تو قادیانی ہونے کے باوجود اسے نہ ماننے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی قادیانی ازراہ منافقت اس عقیدہ کو مسلمانوں کے سامنے بیان کرنے سے گریز کرے اور انجان مسلمانوں کو دھوکہ دے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہیے۔

سوال:۔ کیا اس عقیدہ کی وضاحت قادیانی سرغنوں نے کہیں اور بھی کی ہے؟

جواب:۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک پوری کتاب اس عقیدہ کی وضاحت میں لکھی جس کا نام "ما الفرق فی آدم والمسیح الموعود" رکھا۔ پھر اس کے خلیفہ اول حکیم نور الدین اور خلیفہ ثانی کے علاوہ قادیانی مفتیوں اور اماموں نے اس عقیدہ کی تشریح و توضیح کر کے قادیانی اخبارات البدر الفضل اور رسالوں میں شائع کیا ایک نمونہ اور ملاحظہ کیجیے

"فقعوا له ساجدین" کے بھی یہی معنی ہیں کہ آدم اول کے متعلق فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کے فرماں بردار اور غلام ہو جاؤ جب آدم اول کے متعلق فرشتوں کو یہ حکم ہوا۔ تو آدم ثانی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) جو آدم اول سے شان میں بڑھا ہوا تھا اس کیلئے کیوں یہ نہ کہا جاتا کہ آگ تمہاری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" (ملائکۃ اللہ ص ۶۵ تقریر میاں محمود قادیانی)

جی۔ میاں محمود نامسعود نے اپنے اس عقیدہ کا اظہار گھر میں بیٹھ کر قلم سے نہیں بلکہ میدانِ تقریر میں اپنی زبان سے کیا اور جو بات باپ کے زمانہ سے اسکے دل میں پروان چڑھ رہی تھی بر ملا اسے زبان پہ لے آیا اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں اپنے باپ کی عظمت و شان کا خطبہ پڑھنے لگا۔

محمود نامسعود کی اس تقریر سے قادیانیوں کے ایک اور عقیدہ کا پتہ چلا کہ ان کے

نزدیک عام فرشتوں ہی نہیں بلکہ مقربین فرشتوں کے مقابلہ میں عام اجنہ ہی نہیں بلکہ شیاطین بھی افضل و اعلیٰ ہیں۔

آتشی مخلوق یعنی جنات کو مرزا قادیانی کا زرخرید غلام قرار دیا گیا تاکہ مرزا قادیانی کا تفوق اور حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توہین واضح ہو جائے۔ مرزا محمود نامسعود آنجہانی خلیفہ ثانی کی اردو دانی دیکھئے کہ غلام کو مکرر مونث استعمال کیا اور تقریر کے ناقل نے اسے مونث ہی برقرار رکھا کیونکہ اس کے نزدیک یہ مظہر خدا اور خلیفہ ثانی کی بولی تھی بیچارے ناقل کو کیا خبر کہ مرزا محمود نے اپنے باپ غلام کو عالم کشف میں دیکھا ہو گا اور اس کے نام کی رعایت کرتے ہوئے غلام کو مونث استعمال کر لیا کیونکہ مرزا غلام ...... کو حیض کی حالتوں سے بھی گزرنا پڑتا تھا اور رجولیت خداوندی سے استمتاع کا موقع بھی ملتا تھا (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور ان رازوں کا انکشاف خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی مشہور الہامی کتاب اور اس کے علاوہ دوسری تصانیف میں بھی کیا ہے۔

سوال: تعجب ہے کہ قادیانیوں کے سرغنوں کی تحریر و تقریر سے نئے نئے عقیدوں اور نظریوں کا اظہار ہوتا جا رہا ہے۔ خدائے پاک ایسی باتوں کے سننے سے بھی مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ جن باتوں کے سننے سے نہ صرف مسلمانوں کے دل زخمی ہوتے ہیں بلکہ تمام اولادِ آدم دکھی ہوتی ہے۔

جواب: بس ایک بات اور سن لیجئے جس سے آپ اور آپ جیسے انصاف پسند حضرات کو یقین ہو جائے گا کہ قادیانی دھرم کے بانی مرزا غلام قادیانی نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی کس کس طرح توہین و تذلیل کی ہے اور اپنی عظمت و بڑائی کا خطبہ پڑھا ہے

لکھتا ہے ــــ "یہ زمانہ جو آخر الزماں ہے اس میں خدائے تعالیٰ نے ایک شخص کو حضرت آدم کے قدم پر پیدا کیا جو یہی راقم ہے اور اسکا نام بھی آدم رکھا .... خدا نے خود روحانی

باپ بن کر اس آدم کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کی رو سے اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا گیا تھا۔ یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا،، (تریاق القلوب ص ۱۵۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

یہ ہے مرزا قادیانی کا بنیادی عقیدہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو خدا نے اربعۂ عناصر سے پیدا کیا مگر مرزا کو روحانی باپ بن کر خود پیدا کیا۔ اور جس طرح حضرت آدم و حوا کو جوڑا پیدا کیا اسی طرح مجھے اور میری بہن جنّت کو جوڑا بنا کر پیدا کیا، لیکن یہ دوسری بات ہے کہ میرے جوڑے سے میری نسل نہیں چلی کیونکہ کم عمری میں وہ مرگئی۔ گویا مرزا نے اپنی اس تحریر میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ میں مثل آدم ظلّ آدم اور بروز آدم ہوں۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

چوتھی ملاقات

السلام علیکم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ

سوال: کیا قادیانیوں نے حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ کسی دوسرے نبی کی بھی توہین و تذلیل کی ہے؟

جواب: قادیانی دھرم کے بانیوں نے ایک دو نبی نہیں بلکہ بہت سارے اولوالعزم انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خداداد ارفع و اعلیٰ شان میں گستاخیاں کی ہیں اور انہیں مرزا غلام قادیانی سے کم تر سمجھا ہے اگر آپ چاہیں گے تو قادیانیوں کی وہ تمام ناپاک عبارتیں سنائی جائیں گی جو ایمانی دل و دماغ کو پراگندہ کردیگی۔

سوال: کیا آدم ثانی حضرت نوح علیہ السلام کی شان عالی میں بھی گستاخی کی گئی ہے؟

جواب: جی ہاں پہلے یہ بات ذہن نشیں کر لیجیے کہ مسلمان حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آدم ثانی اس نظریہ سے نہیں کہتے جس نظریہ سے مرزا قادیانی کو قادیانی دھرم والے کہتے ہیں، مسلمان حضرت نوح علیہ السلام کو اسلئے آدم ثانی کہتے ہیں کہ طوفان نوحی کے وقت

حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں اور بعض دیگر فرمانبرداروں کے علاوہ پوری نسل آدم غرقاب ہو چکی تھی۔ روئے زمین پر دوبارہ نسل آدم کا وجود اور آبادی حضرت نوح علیہ السلام کے ذریعہ ہے۔ لہٰذا حضرت نوح علیہ السلام آدم ثانی ہیں۔

لیکن قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام قادیانی خلقت، فطرت، اور شان وعظمت کے اعتبار سے آدم ثانی ہے جو شرعاً عقلاً باطل محض ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ پہلے رسول معظم ہیں جو نسل آدم میں جدید شریعت کے ساتھ کفار ومشرکین کے درمیان بھیجے گئے جو ساڑھے نو سو برس تک سرکش کفار ومشرکین کو راہ راست پر لانے کی کوشش فرماتے رہے لیکن کفر وعناد کی سیاہی وسختی کی وجہ سے وہ اپنے کفریہ مشاغل سے باز نہ آئے اس درمیان حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اعجاز نبوت کا بھی اظہار فرمایا جس کا کوئی اثر دشمنان دین پر نہیں ہوا بالآخر سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائے جبار وقہار کی بارگاہ میں عرض کیا۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ "اے پروردگار کافروں کی کسی آبادی کو زمین پر سلامت نہ چھوڑ" کیونکہ ہر طرح سے میں نے کفار ومشرکین کو صراط مستقیم سے قریب کرنے کی کوشش کی پر وہ اپنی سرکشی وہٹ دھرمی پر جمے ہوئے ہیں اب میں ان سے ناامید ہو چکا ہوں۔

پھر خداوند قدوس نے اپنے نبی کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے ایک اولو العزم رسول سے سرکشی ونافرمانی کے بدلے سزائے اعمال کے طور پر اس دور کے تمام کفار ومشرکین کیلئے پانی کا عذاب بھیجا جس میں وہ غرقاب وہلاک ہو کر نیست ونابود ہو گئے۔

دین اسلام نے انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تعلق سے مسلمانوں کو یہ عقیدہ دیا ہے کہ ہر نبی ورسول مطاع ومقتدا اور مخدوم ہونے کی حیثیت سے لائق تکریم وتعظیم ہیں۔ لہٰذا عام مسلمانوں پر ان کی تعظیم وتکریم فرض عین ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام میں سے جن کو اللہ تعالیٰ ایک دوسرے پر فضیلت دی، ان کے فضائل ودرجات کو تقابلی

انداز میں مسلمانوں کو اس طرح بیان کرنے کی اجازت نہیں کہ کسی بھی نبی کی تحقیر و توہین لازم آئے۔

مگر مرزا غلام قادیانی اور قادیانی دھرم کے ماننے والے تقابلی انداز میں اپنے قادیانی نبی کی اور قادیانی خلفاء کی ایسی شان و عظمت بیان کرتے ہیں جس سے عام نبیوں کے علاوہ اولوالعزم انبیاء و مرسلین علیہم السّلام کی بھی توہین لازم آتی ہے۔ جو شریعت اسلامیہ کے نزدیک بلا شبہ بدترین کفر ہے۔ لیکن کیا کیجئے کہ مرزا غلام قادیانی اور قادیانی دھرم کے ماننے والوں کو اسلام و اسلامیات سے کوئی تعلق نہیں ہاں مسلمانوں کے درمیان انتشار پیدا کرنا، بغض و عناد کی فضا تیار کرنا اور اہل کتاب کو آپس میں لڑانا ایک دوسرے سے نفرت کرانا ہے

لیجئے حضرت سیدنا نوح علیہ السّلام کی ذات گرامی پر مرزا غلام احمد قادیانی کے لگائے ہوئے الزام کو سنئے اور اسکے کفریہ جذبات کی داد دیجئے

——خدائے تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۳۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

اس ناپاک تحریر میں مرزا قادیانی نے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے معجزات کی توہین اور اپنے شیطانی الہامات و نشان (معجزات) کی کثرت کو اسطرح بیان کیا گویا معجزۂ نوحی کی وجہ ہی سے کفار و مشرکین گمراہ ہوئے اور اپنی گمراہی کے سبب غرقاب ہوئے۔

سوال:۔ مرزا قادیانی کے وہ کیا نشانات ہیں جو معجزات نوحی کے مقابلہ میں کثرت سے دکھلائے گئے؟

جواب:۔ مرزا انجہانی کے نشانات (معجزات) قادیانیوں سے پوچھنا چاہئے مرزا قادیانی نے تو اپنے تین لاکھ نشانات کا دعویٰ کیا ہے۔ جو سب کے سب دجل و فریب اور

دروغ بیانی پر مشتمل ہیں اور انہیں نشانات نے قادیانیوں کو آج تک سربگریباں کر رکھا ہے مثلاً ۱۹۰۸ء سے پہلے اس نے ایک پیش گوئی کی کہ ہمارا بدخواہ فلاں مولوی ہیضہ کے عذاب میں مبتلا ہو کر اتنے دنوں میں فی نار جہنم ہو جائے گا اور اگر وہ ہیضہ میں گرفتار ہو کر نہیں مرا تو مجھے کذاب سمجھنا مگر اس کے اس نشان کا الٹا اثر ہو گیا ۱۹۰۸ء کے ہیضہ میں خود گرفتار ہو گیا اور دونوں سوراخوں سے غلیظ پانی کا پرنالہ جاری ہو گیا جس کے نتیجہ میں بجائے اپنے دشمن کے وہ خود ہی فی نارِ جہنم ہو گیا اور یہ ثابت کر دیا کہ وہ اپنی زبان سے بھی واقعی کذاب تھا۔

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی سچائی کا یہ نشان بھی بیان کیا کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آنیوالی ہے۔ اور یہ خدائی فیصلہ ہے۔ پھر مرزا نے زندگی بھر محمدی بیگم کو حاصل کرنے کی کوشش کی اس کے ماں باپ کو دھمکی دی، فریب آمیز خطوط لکھے لیکن محمدی بیگم کے سرپرستوں نے اسکی کم سنی کے پیش نظر اس کا نکاح مرزا مذکور کی بجائے مرزا سلطان محمد سے کر دیا۔ پھر بھی مرزا قادیانی کی کوشش جاری رہی کہ کسی حیلہ و تدبیر سے محمدی بیگم ہاتھ آجائے مگر وہ مرتے دم تک مرزا قادیانی کے ہاتھ نہیں آئی۔

اسی طرح مرزا کا نشان بھی طشت از بام ہو گیا اور اب تک اسکی جگ ہنسائی ہو رہی ہے اسی قبیل سے مرزا قادیانی کے اور بھی نشانات ہیں جن کا حشر عام مسلمانوں کے سامنے ہے

سوال:۔ کیا قادیانی دھرم والے مرزا غلام قادیانی کو حضرت نوح علیہ السلام سے بڑھا ہوا مانتے ہیں؟

جواب:۔ مرزا قادیانی نے اپنی برتری و بڑائی کا اظہار خود کیا ہے جس کو حقیقۃ الوحی کے تتمہ کے حوالے سے میں نے سنایا۔ اور قادیانی مرزا کے ماننے والوں نے اس کے خیالات و نظریات کو بنیاد بنا کر اسی پر مرزا قادیانی کی عظمت و فوقیت کی عمارت تیار کی ہے۔ اور ببانگ دہل اس بات کا اعلان کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام

مرزا قادیانی کے مقابلہ میں معاذ اللہ تعالیٰ کم تر اور گھٹیا ہیں۔ چنانچہ قادیانی خلیفہ ثانی مرزا محمود کا بیان اخبار الفضل نے جلی سرخیوں کے ساتھ شائع کیا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی لعنۃ اللہ علیہ) کا نام اللہ تعالیٰ نے نوح رکھا ہے پھر آپ سے ایسا سلوک ہوگا جو پہلے نوح سے بڑھ کر ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نوح رکھا تو دوسری طرف آپ کے بیٹے کو ہدایت سے محروم کر دیا تا بتائے کہ یہ نوح کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے ہے مگر پھر اس بیٹے کو ہدایت نصیب کی تا ظاہر کر دے کہ پہلا نوح آیا اور اس کا بیٹا ہدایت سے محروم رہا۔ مگر یہ دوسرا نوح آیا تو اس کا بیٹا بھی اگرچہ ایک عرصہ تک ہدایت سے محروم رہا مگر خدا نے اسے ہدایت میں داخل کر کے ظاہر کر دیا کہ پہلے نوح کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ کا سلوک تھا اس سے بڑھ کر اسکا سلوک دوسرے نوح کے ساتھ ہے۔" (الفضل جلد ۱۹ شمارہ ۵ ۱۱ جولائی ۱۹۳۱ء)

قادیانی ذریات نے اللہ تعالیٰ پر یہ بہتان باندھا کہ قادیانی دجّال کا نام اللہ تعالیٰ ہی نے نوح رکھا ہے اور قادیانی کے بیٹے کو گمراہ فرما کر دونوں کے اندر مشابہت پیدا کی پھر اس بیٹے کو ہدایت دیکر مرزا قادیانی کو حضرت نوح سے بڑھا دیا اور نوح علیہ السلام کو اس کے مقابلہ میں گھٹا دیا۔

یہ ہیں قادیانی دھرم کے وہ کفریہ کلمات اور باطل مزعومات جس کے سامنے انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے ـــــ ہر مسلمان کا یہ عقیدہ کہ "نبی" تمام انسان و جنات اور فرشتوں سے یہاں تک کہ فرشتوں کے رسولوں سے افضل و اعلیٰ برتر و بالا ہوتا ہے اگر وہ انس و جن میں کوئی ولی خواہ وہ غوث و قطب، ابرار و اتاد ہی کیوں نہ ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ اور اہل ایمان ہو کر جو کسی غیر نبی کو نبی کے برابر یا اس سے بڑھ کر جانے وہ دائرۂ اسلام سے خارج اور حد کفر میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر مرزا محمود کی بے باکی و جرأت دیکھئے کہ وہ مضمون مذکور کو خطبۂ جمعہ میں بیان کر رہا ہے اور بذریعہ

اخبار اس کی اشاعت کر رہا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کے عقیدۂ صحیحہ کو مجروح کیا جائے اور اس جراحت پر نمک پاشی کی جائے۔

سوال:۔ واقعی مرزا قادیانی اور اسکی امت کے گرو گھنٹالوں نے نبیوں رسولوں علیہم السّلام کی شدید توہین کی اور نہ صرف نبیوں کی توہین کی بلکہ خداوند قدوس کی جناب میں بھی الزام تراشی و بہتان کا ریکارڈ قائم کر دیا میرے خیال میں کسی دہریہ کی بھی ایسی ہمت نہیں ہوگی جیسی ہمّت و جرأت کا اظہار قادیانی نبی اور قادیانی امت نے کی ہے۔ جب قادیانیوں نے حضرت آدم و نوح علیہما الصلوٰة والسلام کی باعظمت بارگاہوں میں گستاخیاں کی ہیں تو دیگر انبیاء علیہم الصلوٰة والسلام کی شان اقدس میں بھی توہینیں کی ہوں گی، کیا ان برگزیدہ شخصیتوں کے علاوہ نام لیکر کسی اور نبی علیہ السلام کی بھی گستاخی کی ہے؟

جواب:۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا اور آپ نے کچھ سمجھ بھی لیا کہ قادیانی دھرم میں اللّٰہ تبارک و تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام نیز صلحائے امت محمدیہ کی عظمت و عزت اور تعظیم و تکریم کا کوئی معنیٰ نہیں ہے انہوں نے بیشمار نبیوں رسولوں علیہم السّلام کا نام لے کر انکی خداداد عظمتوں، عزتوں سے کھلواڑ کیا ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ مسلمان آپس میں کٹ مریں اور وہ قومیں مسلمانوں سے الجھ جائیں جو کسی نہ کسی طور پر کسی نبی و رسول کو جانتی مانتی اور اپنے آپ کو ان کی امت گردانتی ہیں۔ کیونکہ غیر قومیں مرزا قادیانی اور اس کی امت کو مسلمانوں ہی کی ایک جماعت سمجھتی اور احمدیہ کا نام دیتی ہیں۔ اسی وجہ سے اسکی تحریروں کو مسلمانوں کی جانب سے اپنے خلاف اشتعال انگیزی، فتنہ پروری اور تنگ نظری و تعصب وغیرہ جانتی ہیں۔

ایسی صورت میں خواہی نخواہی مرزا قادیانی اور اسکی امت کی تحریریں مسلم و غیر مسلم قوموں خصوصاً اہل کتاب کے درمیان نفرت و حقارت پھیلانے اور بغض و

عداوت کو بڑھاوا دینے کا سبب بن رہی ہیں ۔ مثلاً حضرت سیدنا یوسف علیہ السّلام کی نبوّت مسلمان اور دیگر اہل کتاب کے نزدیک مسلّم ہے یہود و نصاریٰ بھی انہیں صدّیق، نبی ابن نبی علیہ السلام ملنتے اور ان کی عزت کرتے ہیں۔ اور مسلمان تو انکی خداداد عظمتوں، شوکتوں اور کرامتوں پر قربان ہے کیونکہ انکی عظمتوں کا خطبہ آیاتِ ربانیہ نے پڑھا ہے اور ان کے حالات کو احسن القصص قرار دیا اور ان کی ذات گرامی کو امام المرسلین خاتم النبین حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَخِی یُوسُفُ (اپنا بھائی) فرمایا۔

ان کی بلند و بالا شان میں گستاخی و بدتمیزی کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی مشہور و معروف کتاب براھین احمدیہ میں لکھا ہے۔۔۔۔۔

> اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔ اور اس امت کے یوسف کی بریّت کیلئے پچیس برس پہلے ہی خدا نے آپ گواہی دیدی۔ اور نشان دکھلائے۔ مگر یوسف بن یعقوب اپنی بریّت کیلئے انسانی گواہی کا محتاج ہوا (براھین احمدیہ حصہ پنجم ص۷۶)

مرزا قادیانی کے قلم کا تیور دیکھئے جب اس کیلئے اٹھتا ہے تو پھول برستا ہے اور جب سیدنا یوسف علیہ السلام کی جانب رخ کرتا ہے تو ان گارے اگلتا ہے۔ عبارتِ مذکورہ نہایت مختصر ہے مگر آپ خود موازنہ کر کے دیکھ لیجئے کہ مرزا قادیانی نے اپنے مقابلہ میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی کس قدر توہین و تذلیل کی ہے۔

سوال۔ خدا کی پناہ، استغفر اللہ، توبہ، ہزار بار توبہ، یہ تو میں خواب و خیال میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ کوئی دہریہ یا مرتد کسی باعظمت نبی کی بارگاہ میں ایسی دریدہ دہنی اور گستاخی کریگا جس سے شرافتِ انسانی کا سر بھی شرم سے جھک جائے گا۔

اور انسانیت کہیں منہ چھپانے کے قابل نہ رہے گی۔ مگر مرزا قادیانی آنجہانی کے ذہن ارتداد نے تو کمال ہی کر دیا کہ حضرت **یوسف علیہ السلام جیسے با عظمت نبی کے مقابلہ میں مرزا قادیانی** جیسا عاجز بڑھ گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے اوپر لگائے گئے الزام سے بری ہونے کیلئے انسانی گواہی کے محتاج ہوئے (معاذ اللہ) مگر مرزا قادیانی اور محمدی بیگم کے معاشقہ کے تعلق سے اللہ تعالیٰ نے انسانی کچہری میں بار بار گواہیاں دیں اور دیگر نشانات دکھلائے اور حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں ڈال کر اللہ تعالیٰ نے بر سر عام رسوا کر دیا (معاذ اللہ) لیکن مرزا قادیانی کو اس کی دعا کے باوجود قید ہونے سے بچا لیا۔۔۔

میرے خیال میں یہ تمام کی تمام باتیں اسلام کے نزدیک شدید ترین کفر ہیں کیونکہ یہ ایک مشہور و معروف نبی جن کا ذکر شرح و بسط کے ساتھ قرآن مجید میں موجود ہے ان کے ساتھ کھلی ہوئی گستاخی اور توہین ہے۔؟

جواب: جی ہاں آپ صحیح کہہ رہے ہیں مگر کیا کیجئے یہی قادیانی دھرم والوں کا ایمان و عقیدہ ہے کہ ایک نبی برحق کے مقابلہ میں مرزا مسیح کذاب معاذ اللہ بڑھ چڑھ کر ہے۔

حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قید میں ڈالا جانا اس کے نزدیک کسی بہت بڑے گناہ کے سبب سے تھا جب ہی تو اسے توہین و تذلیل مان رہا ہے اور قید سے اپنی برأت کا ببانگ دہل اعلان کر رہا ہے۔ مگر مرزا قادیانی کی عقل دانی پر مرزائی دھرم والے جس قدر ماتم کریں کم ہے کہ غیبی مار نے یک جنبش قلم خود مرزا قادیانی کو ذلت و رسوائی کے اس گہرے غار میں ڈھکیل دیا جہاں سے اسکی برأت ناممکن ہے۔ کہ اس نے دنیا والوں کے سامنے اپنی رسوائی سے بچنے اور روسیاہی کو چھپانے کیلئے بار بار قید خانہ میں جا کر منہ چھپانے کی کوشش کی اور اس کیلئے دعائیں کرتا رہا لیکن قید خانہ کی دیواروں نے اس کی ذلت و رسوائی کو پناہ دینے سے انکار کر دیا اور اسے معاشقہ محمدی بیگم نیز دیگر نشانات کے ساتھ دنیا کے بھرے بازار میں

ڈھکیل دیا تاکہ اس کی ذلت و رسوائی کا تماشہ عام ہو جائے۔ اور ایک نبی برحق کی توہین کرنے کا نتیجہ اس کی آنکھوں کے سامنے آجائے۔

مرزا قادیانی وہ بے لگام و بدزبان امام المرتدین ہے۔ جس نے گھنونے گناہ کا اہتمام سیدنا یوسف علیہ السلام کے معصوم و پاکیزہ سر باندھا اور انہیں اس سے بریت کے لئے انسانی گواہی کا محتاج ٹھہرایا جبکہ قرآنی ارشادات کے مطابق خدائے کارساز نے اپنے صدیق نبی کی بے گناہی و عصمت کا خود اہتمام فرمایا اور انہیں عزت و کرامت کا تاج پہنا کر نبوت و حکومت کے تخت پر بیٹھایا۔ مگر مرزا قادیانی اور اسکی امت کی نگاہوں میں اس کی کوئی اہمیت نہیں انہیں تو ہر جگہ مرزا قادیانی کی عزت و عظمت ہی نظر آتی ہے۔ حالانکہ مرزا قادیانی نے اپنی اس مختصر عبارت میں اپنی بڑائی اور نبی برحق کی برائی کے علاوہ خود خداوند قدوس کو بھی اپنے شکنجے میں کس رکھا ہے کہ جب بھی اسکی پیشن گوئی غلط ہوئی یا اسے محمدی بیگم کی خواہش ہوئی تو خدائی گواہیاں اس کے حق میں ساون بھادو کی برسات کی طرح شروع ہو گئیں اور مرزا نے جب چاہا عوام کی کچہری میں خدا سے گواہی دلوادی۔ یعنی اس کا خدا ہائی کورٹ کے باہر کرائے کے گواہوں کی ٹولی کا ایک فرد ہے جسے کرایہ بھی نہیں دینا پڑتا ہے بلکہ جب مرزا چاہتا ہے گواہی کیلئے لا کھڑا کرتا ہے۔ (العیاذ باللہ رب العلمین)

سوال: کیا حضرت آدم حضرت نوح حضرت یوسف علیہم السلام کے علاوہ بھی کسی نبی کا نام لیکر قادیانی دھرم کے نبی مرزا غلام قادیانی نے توہین و تذلیل کی ہے؟

جواب: میں نے بار بار عرض کیا کہ مرزا قادیانی اور قادیانی دھرم کے گورو گھنٹالوں نے **تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں شدید توہین** کی ہے اور ان کے مقابلہ میں اپنی عظمتوں کا خطبہ پڑھا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے ، من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آنچہ داد است ہر نبی را جام ، داد آں جام را مرا بہ تمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں ، ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں

(در ثمین ص ۲۸۷ ، ۲۸۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

یعنی انبیاء علیہم السلام دنیا میں بہت آئے مگر میں معرفت میں کسی بھی نبی سے کم نہیں ہوں ہر نبی کو جو خصوصیتیں الگ الگ ملیں وہ تمام کی تمام خصوصیتیں یکجا طور پر مجھے مل گئیں اس لئے یقیناً میں ان نبیوں میں سے کسی سے کم نہیں ہوں اور جو اس بات کو غلط سمجھے وہ مردود ہے۔ یہ ہے مرزا قادیانی کا وہ عقیدۂ ایمان جو اس نے اپنی امت کو دیا ہے۔ اور اس کی امت کے سرغنوں نے خوب خوب اس عقیدہ کی تشہیر و اشاعت کی ہے چنانچہ مرزا غلام قادیانی کا بیٹا مرزا احمد قادیانی اس عقیدہ کی تشریح و توضیح اس طرح کرتا ہے۔

"یہ بات ظاہر ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے تھے ان کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جائیں جو نبی کریم صلعم میں رکھے گئے ہیں بلکہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوئے تھے کسی کو بہت کسی کو کم مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا۔ اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔ الخ" (کلمۃ الفصل)

پھر یہی صاحب زادہ مرزا بشیر احمد اپنی اسی کتاب میں آگے لکھتا ہے "مسیح موعود کی ظلی نبوت کوئی گھٹیا نبوت نہیں بلکہ خدا کی قسم اس نبوت نے جہاں آقا کے درجہ کو بلند کیا وہاں غلام کو بھی اس مقام

پر کھڑا کر دیا جن تک انبیاء بنی اسرائیل کی پہونچ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اپنے آپ کو بچائے۔

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی)

باپ نے اپنے آپ کو تمام نبیوں سے افضل بتایا مگر بیٹے کی پرواز دیکھئے کہ اپنے باپ کو تمام تر کمالاتِ نبوت کا جامع اسی وقت سے قرار دے رہا ہے جب کہ اس نے ظلی نبوت کا دعویٰ بھی نہیں کیا تھا۔ اور جب اس کے عقیدہ میں اس کا باپ مرزا قادیانی ظلی نبی ہو گیا اور نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا تو فخر الاولین والآخرین حبیب رب العلمین خاتم الانبیاء والمرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا (اعاذ باللہ تعالیٰ من اقوال الخبیثہ)

یہ ہے تمام نبیوں رسولوں کی مقدس بارگاہوں کی توہین و تذلیل کہ ایک ایسا کذاب نبی جو اپنی امت کو طہارت و ابدست کا طریقہ نہیں بتا سکا اسے گروہ معصومین کی طیب و طاہر جماعت میں لا کر تمام نبیوں، رسولوں کے سردار دو عالم کے تاجدار احمد مختار علیہم السلام کے شانہ بہ شانہ کھڑا کر دیا۔ اور اگر نام بنام ہی آپ نبیوں کی توہین مرزا قادیانی کی زبان سے سننا چاہتے ہیں تو سنئے

کمالاتِ متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب کے سب حضرت رسول کریم میں ان سب سے بڑھ کر موجود تھے۔ اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسولِ کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ ہے۔ (ملفوظاتِ احمدیہ حصہ چہارم ص ۱۴۲ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی)

یہاں اس نابکار نے نبیوں، رسولوں کی تمام فضیلتوں، کرامتوں کو حضور پُر نور خاتم الانبیاء امام المرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنے لئے منتقل کرا لیا سبھوں کو عظمت و کرامت سے علیحدہ کر کے اپنی سفا کی کا ثبوت دیتے ہوئے

ان کے مبارک ناموں کو بھی اپنے اوپر چسپاں کرلیا۔ پھر اس نے اپنی دوسری تصانیف میں اپنے آپ کو شیث، اسحاق، اسمٰعیل، یعقوب، محمد و احمد علیہم الصلوٰۃ والسّلام بھی لکھا ہے۔

سوال:۔ اچھا یہ ظلی، مثلی اور بروزی نبی کیا ہوتا ہے؟

جواب:۔ یک بیک آپ نے سوال کا رخ موڑ دیا آخر کیوں؟ ابھی تو مرزا قادیانی اور اسکے خلفاء کی وہ تمام عبارتیں سنانی باقی ہیں جن میں نام بنام ان لوگوں نے انبیاء و مرسلین علیہم السّلام کو گالیاں دی ہیں اور ان کی شان اقدس کو گھٹایا ہے۔

سوال:۔ دراصل مرزا قادیانی اور قادیانی دھرم کے سرغنوں کی عبارتوں میں کئی بار ظلی نبوت اور ظلی کمالات سننے کو ملا اور میں اس اصطلاح سے ناواقف ہوں اس لئے سوچا کہ اسکو سمجھتا چلوں۔

جواب:۔ جی بہت خوب! دراصل یہ سب قادیانی دھرم ہی کے اصطلاحات ہیں اور وہی اس کے موجد ہیں۔ اور اسکی ضرورت یوں پیش آئی کہ مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کا اعلان یک بیک نہیں کیا بلکہ نہایت چالاکی و عیاری کے ساتھ نبوت کی منزل تک پہنچا اور پھر خدا اور خدا کی الوہیت کا دعویٰ کردیا۔ جیسا کہ اسکی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً اس کی تدریجی اڑان کو دیکھئے کہ پہلے اس نے محدث ہونے کا دعویٰ کیا پھر مجدد، پھر امام الزماں، پھر مثل مسیح، پھر مسیح موعود، پھر مہدی، پھر ملہم، پھر حامل وحی، پھر خاتم الاولیاء، پھر خاتم الخلفاء، پھر یسوع کا ایلچی، پھر مسیح ابن مریم، پھر مثل انبیاء، پھر ظل محمد و احمد، پھر خاتم الانبیاء، پھر نطفہ خدا، پھر مظہر خدا پھر خدا کا بیٹا، پھر خدا کا باپ اور اس کے بعد نہ معلوم کیا کیا۔

مرزا قادیانی کے دعووں کی تشریح کرنا یقیناً طوالت کا باعث ہے مگر مثل و ظل اور بروز وغیرہ کا مفہوم سمجھ لیجئے

ظلی، کا معنیٰ سایہ اور چھاؤں کے ہے جس میں اصل کی صورت و شکل صاف نظر

نہیں آتی بلکہ مبہم ہوتی ہے اور اگر ابہام دور ہو جائے اور اس کی صفات یا کوئی ایک صفت اس میں منعکس ہو جائے تو اسے مثل کہتے ہیں پھر اگر ظل اپنی اصل کی پوری تصویر بن جائے اور اس کی خصوصیات ظل میں منتقل ہو جائے یا بالفاظ دیگر ایک جسم کی روح منتقل ہو کر دوسرے جسم میں آجائے تو وہی بروز کہلاتا ہے جسے ہندی میں آواگون اور عربی میں تناسخ کہتے ہیں۔

اس اجمال کی اگر تفصیل دیکھنی ہو تو قادیانی دھرم کی کتابوں میں ملاحظہ کیجیے کیونکہ انہوں نے جس نظریہ کے ماتحت ان اصطلاحات کو جنم دیا ہے اسکی توشیق ان کی کتابوں ہی سے ہو سکتی ہے۔ ویسے قادیانیوں کا اخبار الفضل قادیان مجریہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء نے ان اصطلاحات پر تفصیلی بحث کی ہے۔ لکھتا ہے

"آئینہ ظلیت میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا انعکاس ہو تو اس وقت وہ (ظل نہیں) حالت بروز کہلاتی ہے۔ الخ"

پھر لکھتا ہے۔ مثیل اور بروز میں بھی فرق ہے۔ بروز میں وجود بروزی اپنے اصل کی پوری تصویر ہوتا ہے یہاں تک کہ نام بھی ایک ہوتا ہے۔ لیکن مثیل میں نام کا ایک ہونا شرط نہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثیل تھے مگر بروز نہ تھے کیونکہ خدا نے آپ کا نام موسیٰ نہیں رکھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (مرزا قادیانی) کو تمام انبیاء کے نام دیئے گئے اور آپ انکے بروز ہو کر نبوت کے مقام پر پہنچے۔ پس فنا فی الرسول اور مثیل ہونا بروز سے علیحدہ چیزیں ہیں۔ البتہ بروز اور اوتار ہم معنیٰ ہیں" (الفضل قادیان جلد ۱۹ شمارہ ۴۸)

پانچویں ملاقات

سوال:۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جواب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ برکاتہ

سوال:۔ گذشتہ ملاقات میں یہ معلوم کر کے میں حیرت واستعجاب کے سمندر میں غرق ہو گیا کہ مرزا قادیانی اور قادیانی دھرم کے سرغنوں نے منتخب، مشہور انبیاء و مرسلین علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں چھوڑا سب کی توہین وتذلیل کی اور ان کی مقدس شخصیتوں کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کے ناپاک وجود کو سراہا بڑھایا ساتھ ہی ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی خانہ ساز نبوت کے لیے ظلی، مثلی اور بروزی کے اصطلاحات کیوں ایجاد کیے، یہ کھلا ہوا مشرکانہ عقیدہ ہے پھر وہ کس منہ سے مسلمانیت کا دعویٰ کرتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم علیہ التحیۃ و التسلیم کے طفیل ہر مسلمان کو قادیانی دھرم کے مزعومات وعقائد فاسدہ سے محفوظ رکھے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین

اب یہ بتایا جائے کہ دنیا میں مسلمانوں کے علاوہ دو بڑی دیگر قومیں آباد ہیں جنہیں یہودی ونصرانی کہتے ہیں، اور انہیں موسوی عیسوی یا موسائی عیسائی بھی کہہ سکتے ہیں کیوں کہ وہ دونوں بڑی قومیں علی الترتیب حضرت سیدنا موسیٰ اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہما السلام کے ماننے اور ان کا امتی ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں۔ کیا ان دونوں برگزیدہ مقبولان بارگاہِ احدیت کی شانِ اقدس میں بھی قادیانیوں نے گستاخیاں کی ہیں؟ یوں تو پہلی ملاقات میں مجھے یہ معلوم ہی ہو چکا ہے کہ قادیانی لیڈروں نے مجموعی طور پر تمام انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی شان و عظمت سے کھلواڑ کیا ہے اور ان کی بارگاہوں میں گستاخیاں کی ہیں۔ مگر میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ صراحت کے ساتھ ان دونوں مقدس شخصیتوں کی ارفع واعلیٰ

شان کو مجروح کیا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جب آپ کی سمجھ میں یہ بات آگئی کہ قادیانی ازم ایک گستاخ و بے ادب اور مطلق العنان ازم ہے جس کے یہاں سوائے مرزا قادیانی آنجہانی کے کسی باعظمت شخصیت کی کوئی وقعت وعزت نہیں تو پھر بار بار نام بنام نبیوں کی توہین و تذلیل کے سننے کا مطالبہ کیوں ہے۔ یہ اچھی طرح یاد رکھئے کہ قادیانیوں نے انبیاء، اولیاء، صلحاء، اور متقین و صدیقین کی بارگاہوں میں جس بازاری زبان کا استعمال کیا ہے۔ اسکے تصور سے شرافت و آدمیت کی روح کانپ اٹھتی ہے اور انسانیت لرزہ براندام ہو جاتی ہے۔

قادیانی دھرم والوں نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کی خداداد عظمتوں، عزتوں اور ان کے مناصب نبوت کو نہ صرف مجروح کیا ہے بلکہ ٹکڑا بوٹی کر کے رکھ دیا ہے۔ اگرچہ اصلاح امت اور خیر خواہی کیلئے ان کفریہ اور خبیث عبارتوں کو نقل کرنا کفر نہیں ہے مگر سچ پوچھئے تو ان ناپاک عبارتوں کے تصور سے سینہ شق ہو رہا ہے اور قلم کے ماتھے پر پسینہ آرہا ہے، مگر کیا کیجئے کہ آپ کو نام بنام کچھ سننے کی خواہش ہے۔

سوال:۔ واللہ باللہ مجھے اب کچھ سننے کی خواہش نہیں خدا مجھے مسلمانوں کے سیدھے سچے راستہ پر گامزن رکھے اور قادیانیت کے مسموم و زہریلے عقیدوں سے بچائے میں تو اب ان خبیث عبارتوں کے سننے کی بھی تاب نہیں لاسکتا، ہاں ان ناواقف اور بھولے بھالے مسلمانوں کو سنوانا چاہتا ہوں جو کسی نہ کسی طرح قادیانیوں کی چالاکی و عیاری میں پھنس جاتے ہیں اور پھر اسکی مظلومیت کا دم بھرنے لگتے ہیں، اے کاش! ان بھائیوں کی آنکھیں کھلتیں اور وہ اس حقیقت سے آگاہ ہوتے کہ ان ظالموں نے مقدس نبیوں کی جماعت خاص کر حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کو کیسی کیسی بازاری گالیاں دی ہیں لہٰذا ان گستاخیوں کے سبب وہ کس برتاؤ کے مستحق ہیں؟

جواب:- اللّٰھمّ ھدایۃ الحق والصواب اللہ تعالیٰ اپنے منعم علیہم بندوں کے طفیل ہمیں صراط مستقیم پر چلائے اور ایمان پر خاتمہ فرمائے۔ آمین

الحمد للہ آپ کا دل مطمئن ہے۔ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے ان کفریہ عبارتوں کو سننا یا سنوانا چاہتے ہیں تو لیجئے سینے پر پتھر رکھ کر سنئے اور حمیت دینی کا بہتا ہوا خون دیکھئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی متعدد کتابوں میں نبیوں کے بالمقابل اپنی عظمت و بڑائی کا مسلسل خطبہ اس طرح پڑھا ہے جس سے ان نبیوں علیہم السلام کی توہین و گستاخی لازم آتی ہے۔ اور یہ بات صرف اسی کی زبان و قلم تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کے خلفاء اور ماننے والوں نے اپنی اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ ان بدعقیدگیوں کی خوب خوب تشہیر و تبلیغ کی جو مرزا قادیانی سے وراثتاً انہیں ملے ہیں۔ چنانچہ قادیانی دھرم کا ایک ممتاز مولوی محمد احسن امروہوی، مرزا قادیانی کے متعلق اس طرح ڈینگ ہانکتا ہے۔

"پہلے انبیاء اولو العزم میں بھی اس عظمت وشان کا کوئی آدمی نہیں گزرا" حدیث میں تو ہے کہ اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو آنحضرت کے اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا، مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں بھی موسیٰ و عیسیٰ ہوتے تو مسیح موعود کی ضرور اتباع کرنی پڑتی

(الفضل قادیان، ۱۸ مارچ ۱۹۱۶ء جلد ۳ شمارہ ۹۸)

اس مختصر سی ناپاک تحریر کے ذریعہ مرزائی و قادیانی مولوی نے تمام اولو العزم انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مقدس جماعت پر کیچڑ اچھال دی سب و شتم کیا اور ان کی خدا داد عظمت و شان کی کھلی ہوئی توہین و تذلیل کی اور ان کے بالمقابل مرزا قادیانی ملہم شیطانی کی عظمت و شان کا خطبہ پڑھا جو شریعت اسلامیہ کے نزدیک بدترین کفر و گمراہی اور جہنمی ہونے کا سبب ہے۔ ساتھ ہی ساتھ قادیانی بدنصیب

نے نبیٔ آخر الزماں خاتم النبیین امام المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم کی رسالت عامہ کی توہین وتضحیک کرتے ہوئے عمومی فضیلت والی حدیث کے مفہوم کو اپنے قول بدتراز بول کے ذریعہ قادیانی کنویں کے مینڈک کے سر تھوپ دیا، جس سے سید الانبیاء والمرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم اور آپ کی حدیث مبارک کی توہین وتذلیل لازم آتی ہے اور حضرت سیدنا **موسیٰ کلیم اللہ وحضرت عیسیٰ روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام کا ایک نابکار کے سامنے مفضول وتابع ہونا ثابت ہوتا ہے** اور یہ تمام باتیں عند الشرع کفر ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین نے یوں تو تمام انبیاء ومرسلین، صلحاء وصالحین کی ارفع واعلیٰ جناب میں گستاخی وتوہین کو اپنا محبوب مشغلہ بنا رکھا ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ روح اللہ، کلیم اللہ، مؤید روح القدس حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات، مرزا قادیانی، اور قادیانی دھرم کے دیگر سرغنوں کے خنجر خونخوار قلم نابکار کے عین نشانہ پر ہے جہاں مرزا قادیانی اور اس کے متبعین نے اپنی اصلیت کو ظاہر کرتے ہوئے رذالت وکمینگی کی حد کر دی ہے۔ اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کی رگوں میں کوئی قطرۂ خون ایسا نہیں ہے جس کو اسلامی حمیت کی حرارت سے دور کا بھی واسطہ ہو لیجئے! حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تعلق سے مرزا قادیانی غلام احمد آنجہانی کے ہفوات وبکواس کے چند نمونے ملاحظہ فرمایئے

(۱) خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ

سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز نہ دکھا سکتا" (حقیقۃ الوحی ص۱۴۸ مصنفہ مرزا قادیانی)

۲ "برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور حضرت آدم بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ان کی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے"

(چشمہ مسیحی ص۱۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

۳ "حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس تک نجاری (بڑھئی) کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ (ازالہ اوہام ص۳۰۳ مصنفہ مرزا قادیانی)

۴ "ابتدا بھی ان کی لعنت سے ہے اور انتہا بھی لعنت سے۔ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو ان کا مصداق کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ یہود کی لوگ تو خیر لعنت کرتے ہی تھے لیکن خود انکے حواری بھی لعنت کرنے سے باز نہ رہ سکے۔ حواریوں میں سے ایک نے تین بار ان پر لعنت کی

(ملفوظات احمدیہ جلد ہفتم ص۴۶۱ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی لاہوری)

۵ "۔ عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ جس دن سے آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۶ مصنفہ مرزا قادیانی)

۶ "ہاں آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی کثرت سے عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کسی حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور

یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے، یہ بات بھی یادرہے آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی،، (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

۷ ،،۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے (طنزاً) تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پزیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اسکے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اسکے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷ از مرزا قادیانی)

۸ ،،۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑ دو ✻ اس سے بہتر غلام احمد ہے
(ازالۃ الاوہام مصنفہ مرزا قادیانی غلام احمد انجہانی)

۹ ،،۔ اینک منم کہ حسب بشارات آمدم ✻ عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بہ منبرم
(ازالۃ الاوہام ص۶۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

۱۰ ،،۔ پھر خدائے تعالیٰ نے آپ کا نام عیسیٰ رکھا ہے تاکہ پہلے عیسیٰ (علیہ السلام) کو یہودیوں نے سولی پر لٹکا دیا تھا مگر آپ (مرزا قادیانی) اس زمانے کے یہودی صفت لوگوں کو سولی پر لٹکائیں،،
(تقدیر الٰہی ص۲۹ مصنفہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانی دھرم کے لیڈروں کی ایمان سوز قادیانیت افروز ناپاک تحریروں میں سے یہ صرف دس نمونے ہیں جنہیں آپ نے ملاحظہ فرمایا، انہیں چند عبارتوں سے آپ قادیانی دھرم کے ایمان و عقیدے کا اندازہ لگا لیجئے کہ وہ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے متعلق کیسے گندے

گندے عقیدے رکھتے ہیں۔ اگر مذکورہ بالاعبارتوں کی توضیح و تشریح بیان کی جائے تو اس سے ہزاروں ہزار کفریات آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہو کر سامنے آجائیں گے۔ اور انہیں کفریات کو قادیانیوں نے گلے لگا رکھا ہے۔ بنابریں وہ سب کے سب دین اسلام سے اس طرح باہر نکل چکے ہیں جس طرح دودھ میں پڑی ہوئی مکھی نکال باہر کی جاتی ہے۔

مگر افسوس اس کا ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلمہ پڑھنے والی قوم عیسائیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانی امتیوں کو اب تک مسلمان ہی سمجھ رکھا ہے۔ اور اس کی ناپاک تحریروں کو مسلمانوں کی تحریر سمجھ کر عام مسلمانوں کو جارح، تنگ نظر، دہشت پسند، قدامت پسند اور منافرت انگیز وغیرہ قرار دے رکھا ہے۔ اور قادیانی امتیوں کو مظلوم و بیکس جان کر اپنے ملکوں میں سیاسی پناہ اور مالی تعاون دے رہے ہیں۔

اے کاش عیسائی قوم کی آنکھ کھل جاتی اور وہ اس حقیقت کو سمجھ پاتی کہ قادیانی دھرم کے ماننے والے اپنے گندے عقیدوں کی وجہ سے نہ مسلمان ہیں اور نہ دین اسلام سے ان کا کوئی تعلق ہے بلکہ قادیانی امت مختلف قوموں اور مذہبوں کے درمیان نفاق و عداوت، بغض و عناد ڈالنے کیلئے وجود میں آئی جس کا کام ہی مسلمانوں میں فرقہ بندیوں کو ہوا دینا، ایک قوم کو دوسری قوم سے لڑانا اور آپس میں نفرت و حقارت کی بیج بونا ہے۔

آپ ہی کہئے! کیا حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے عظمت و شان میں مرزا غلام احمد قادیانی بڑھا ہوا ہے؟ کیا حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ایسے کمزور و مجبور تھے کہ مرزا قادیانی کے کاموں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے؟ کیا حضرت سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام سے وہ معجزات ہرگز ظاہر نہ ہوتے جو مرزا قادیانی سے ظاہر ہوتے تھے؟ کیا حضرت سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام برساتی کیڑے مکوڑوں

کی طرح پیدا ہو گئے ؟ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اپنی پیدائش میں جسمانی اعتبار سے نامکمل و ناتمام تھے ؟ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنے اور غیر سب ہی لعنت بھیجتے تھے ؟ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملعون تھے ؟ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے کوئی معجزہ ہی ظاہر نہیں ہوا ؟ کیا حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام بدزبان اور گالیاں بکنے والے تھے ؟ کیا وہ گالی دینے اور جھوٹ بولنے کے عادی تھے ؟ کیا آپ کی دادیاں بھی تھیں ؟ اور کیا آپکی دادیاں نانیاں زناکارہ تھیں ؟ کیا حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا وجود مبارک زناؤں کے خون کا مجموعہ و مرقع تھا ؟ کیا آپ کی مصاحبت رنڈیوں، کنجریوں کے ساتھ تھی ؟ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک عام شریف انسان کہلانے کے بھی مستحق نہیں تھے ؟ کیا طوائف اپنی کمائی کے پیسے سے عطر خرید کر حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السّلام کے سر اقدس پر ملا کرتی تھیں ؟ کیا حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السّلام اپنے گیسوئے مبارک سے زناکار عورتوں کے پاؤں صاف کیا کرتے تھے ؟ کیا حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السّلام نہایت بدچلن تھے ؟ کیا عیسیٰ علیہ السّلام کا ذکر کرنا بھی عیب و گناہ ہے ؟ کیا مرزا غلام قادیانی ایسے مقام پر براجمان ہے جس مقام کی پہلی سیڑھی تک حضرت سیّدنا عیسیٰ مسیح علیہ السّلام کی رسائی نہیں ہو سکتی ؟ (وغیرھا من ہفوات القادیانیہ)

اے عیسائیو ! اے نصرانیو !! اے سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھنے والو !!!

اگر حضرت سیّدنا عیسیٰ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسّلام ایسے ہی تھے جیسا کہ مرزا قادیانی اور قادیانی دھرم والے مانتے ہیں تو تم لوگوں کو بھی قادیانی امت ہو جانا چاہیے ۔ اور اگر ایسے نہیں تھے اور یقیناً نہیں تھے بلکہ خدائے پاک کے برگزیدہ اور پاک بندہ تھے خدا کے بھیجے ہوئے نبی و رسول تھے، خدا کے محبوب

و مقرب اور پسندیدہ تھے قرآن کریم نے ان کی بے شمار خوبیوں اور معجزات کو بیان فرمایا انہیں روح اللہ، کلمۃ اللہ اور مؤید روح القدس بتایا خلقت کے اعتبار سے مثل آدم قرار دیا۔ انہیں معصوم اور حفظِ النسانی سے پاک ہونے کا عقیدہ دیا۔ تو پھر قادیانیوں کے ساتھ ساز باز کرنے اس کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرنے اور اپنے ملکوں میں سیاسی پناہ، مالی امداد دینے کا کیا مطلب ہے؟ اب بھی وقت ہے کہ ہوش میں آؤ قادیانی ازم کی حقیقت کو پہچانو ورنہ تمہاری نسلیں تمہیں معاف نہیں کریں گی۔

اہل اسلام خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ عیسائی تاجروں نے مرزا قادیانی اور اس کی امت کو اسلام کی تباہی و بربادی کے لئے استعمال کیا ہے لیکن اس سے صرف اسلام ہی کا نقصان نہیں بلکہ اس کی وجہ سے عیسائیت کی بنیادیں بھی کھوکھلی ہوتی جارہی ہیں اور عام عیسائیوں کو نقصان پہنچ رہا ہے، سب سے بڑا نقصان تو یہی دیکھنے میں آرہا ہے کہ عیسائی نوجوان نسل غیر عیسائیوں سے اپنے ملکوں میں نبرد آزما ہے اور ان ملکوں سے امن و امان، محبت و بھائی چارگی رخصت ہورہی ہے۔

سوال:۔ آپ نے مرزا قادیانی کی ملعون عبارتوں کے تعلق سے جو آئینہ دکھلایا میں چاہتا ہوں کہ تھوڑی سی وضاحت اور کریں تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدا داد عظمت آشکارا ہو جائے اور مرزا قادیانی کی شیطانی عظمت و شان بھی ظاہر ہو جائے؟

جواب:۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی عادت و خصلت اور سرشت کے اعتبار سے جیسا تھا ہمارے بزرگوں، دینی رہنماؤں یہاں تک کہ انبیاء و رسل علیہم السلام کو بھی ویسا ہی سمجھتا تھا۔ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ (ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو کچھ اس میں ہوتا ہے۔)

لیکن خوب یاد رکھیے کہ مرزا قادیانی جس شیطانی شان کا مالک تھا حضرت سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام ویسے نہیں۔ مرزا قادیانی نے جو جو شیطانی کرتب و کرشمہ دکھلایا حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہرگز وہ نہیں دکھلا سکتے مرزا قادیانی کے دعوؤں کی تصدیق میں جن جن جھوٹے نشانوں کا ظہور ہوا اس قسم کے نشانات حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جیسے صادق نبی کے ذریعہ نہیں ہو سکتے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی پیدائش میں سیدنا آدم علیہ السلام کے مثل اور عظیم نشان قدرت ہیں البتہ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کے مطابق جنون و مالیخولیا کا شکار اور نامرد تھا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نہ تو یوسف نجار کے نطفہ سے پیدا ہوئے اور نہ ہی کسی دوسرے مرد کے نطفہ سے لہٰذا کوئی اس کا باپ نہیں جیسے حضرت آدم کا کوئی باپ نہیں (اِنَّ مَثَلَ عِیْسیٰ کَمَثَلِ آدَمَ) ہاں مرزا قادیانی جن مختلف نسلوں سے پیدا ہوا تھا ان تمام نسلوں کے مرد اور دیگر کیڑے مکوڑے اس کے باپ تھے جن نطفوں کی آمیزش سے مرزا انجہانی کا وجود بنا۔ حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے دامن تقدس تک تو کسی لعنت و ملامت کے گذر کا سوال ہی نہیں ہے کہ ہر نبی معصوم عن الخطا ہوتا ہے البتہ مرزا قادیانی تمام انسانوں جناتوں، ملائکہ ہر مخلوق یہاں تک کہ خالق کائنات جل مجدہ کی لعنتوں ملامتوں کا صحیح مستحق تھا اور ہے جس پر دعویٰ نبوت کے بعد سے ابتک مسلسل لعنتوں کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے بیشمار معجزات کا ظہور ہوا جسکی شہادت قرآن پاک دے رہا ہے مگر مرزا قادیانی کی بیشمار پیشن گوئیوں کا الٹا نشان اسکی زندگی ہی میں ظاہر ہو چکا جس کی گواہی خود قادیانی امت دے رہی ہے۔

ہر نبی گناہوں اور عیبوں سے پاک ہوتا ہے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

بھی ایک عظیم الشان اولعزم نبی ورسول ہیں لہٰذا ان کے دامن عصمت تک گالی گلوچ، جھوٹ و بدزبانی صحبت طوائف وغیرہا خصائل رذیلہ خبیثہ کا گذر نہیں ہوسکتا ہاں مرزا قادیانی مذکورہ بالا صفات ذمیمہ سے ضرور متصف تھا جس کی وجہ سے اپنے آپ پر ایک باعظمت نبی کو گمان کیا۔

حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے تو کسی کنجری و طوائف سے واسطہ نہیں رکھا ہاں مرزا قادیانی نے محمدی بیگم کے لئے تن، من سب کچھ لٹا دیا یہانتک کہ اس کو پھنسانے کیلئے وحیٔ الٰہی کا سہارا لیا، منگھڑت خوابوں کو گڑھا محمدی بیگم کے رشتہ داروں اور دیگر باا ثر متعلقین کے پاس خطوط روانہ کئے مگر ہائے رے قادیانی امت کے نبی کی قسمت کہ محمدی بیگم کا نکاح بجائے مرزا غلام احمد قادیانی کے مرزا سلطان محمد کے ساتھ ہوگیا۔ مرزا قادیانی زندگی بھر ہاتھ ملتا رہا۔ اور اس کی یاد کو بھلانے کیلئے برانڈی، الکوہل، اور افیون وغیرہ منشیات کا استعمال کرتا رہا۔

جب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دادیاں تھیں ہی نہیں تو ان کے بدکار و زناکار ہونے کا کیا سوال ہے؟ بلکہ یہی بات مرزا کی طرف سے عائد کئے گئے تمام الزامات کی تردید و بطلان کے لئے کافی ہے۔ مگر کیا کیجئے کہ مرزا قادیانی نے انہیں اپنے اوپر گمان کیا اور اپنے آپ کو مثیل عیسیٰ لکھا لہٰذا اپنے آبائی و امہاتی خاندان کی طرح حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے امہاتی خاندان کو سمجھ لیا اور اپنے آبائی خاندان کا الزام ان پر رکھ دیا۔ تاکہ اپنے دونوں نسبوں کے عیوب و نقائص کا اظہار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے کر کرسکے

مرزا غلام احمد قادیانی کی رذالت و ضلالت چونکہ مسلّم اور زبان زد عام ہے اس لئے اس کے ذہن و فکر اور زبان و قلم میں جو کچھ ہے وہی ظاہر ہورہا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو قادیانی امت کی مندرجہ بالا عبارت کی کچھ اور وضاحت کردوں

تاکہ قادیانی سرغنوں کے مکروہ چہروں سے کچھ اور پردے سرک جائیں۔

سوال:۔ بس بہت ہو چکا۔ حق و ہدایت کے سچے طلب گاروں کیلئے تو اشارہ بھی کافی ہوتا ہے آپ نے تو بحمدہ تعالیٰ مختصر مگر ایسی وضاحت کی کہ مردہ دل بھی جاگ اٹھے اور غفلت و گمرہی کا پردہ چاک ہو جائے۔ ہاں اگر کوئی نہ ماننے کی قسم اٹھالے تو بات دوسری ہے۔۔

چند ملاقاتوں میں مرزا غلام قادیانی کی بدزبانی اسکی لن ترانی اور انبیاء علیہم السلام کی مقدس بارگاہوں میں مرزا قادیانی کی گستاخیوں نیز قادیانیوں کے ناپاک عقیدوں سے واقف ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل ہر مسلمان کو قادیانیوں کے سایہ سے دور و نفور رکھے آمین

ایک نہایت ضروری سوال آئندہ ملاقات میں عرض کروں گا۔ اب اجازت دیجئے

جواب: الحمد للہ، قادیانی گروہ شیطانی کے تعلق سے کچھ باتیں آپ کی سمجھ میں آرہی ہیں یہ ایک ایسا گروہ یا دھرم ہے جسکا باوا آدم ہی جدا ہے اگر اس کی حقیقت واضح ہو جائے تو ہر آدمی اسکے سایہ سے پناہ مانگے گا اور جو اسکے دام تزویر میں اپنی لاعلمی کی وجہ سے پھنس چکے ہیں اس سے بیزاری کا اعلان کریں گے۔۔۔

اے کاش یہ مختصر سی محنت گم گشتگان راہ کیلئے نور ہدایت بن جائے اور اہل ایمان کیلئے استقامت علی الدین کا ذریعہ آمین۔ خدا کرے کہ قادیانیوں کے تعلق سے آپ زیادہ سے زیادہ ضروری سوالات کر سکیں اور مجھے ان کے جوابات صحیحہ کی توفیق ملے۔

چھٹی ملاقات

السلام علیکم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔

سوال آج ہم اس پیغمبر اعظم رحمت عالم نور مجسم حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بات چیت کریں گے جو ساری مخلوقات الٰہیہ میں سب سے افضل و اعلیٰ برتر و بالا سید الکونین رسول الثقلین رحمۃ للعالمین محبوب رب کائنات وجہ تخلیق شش جہات ہیں جو اپنی ذات و صفات میں ساری مخلوق کے اندر بے نظیر و بے مثیل ہیں۔ انسان و جنات اور ملائکہ میں سے کوئی فرد بھی آپ کے ہم پلہ، ہم رتبہ اور ہم سر و ہم نظیر نہیں، اگر ان عظیم مخلوق میں کوئی بھی سید المرسلین امام النبیین خاتم پیغمبراں محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہمسری و برابری یا مثیل و نظیر ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ گمراہ اور گمراہ گر ہے یہی میرا اور تمام مسلمانوں کا عقیدہ و ایمان ہے، مگر میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا قادیانی دھرم والوں نے دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی طرح حضور پر نور ختمی مرتبت سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں بھی بدتمیزی و گستاخی کی ہے؟

جواب :۔ خداوند کریم آپ کے جذبہ محبت رسول علیہ السلام کو ہمیشہ سلامت رکھے اور آپ کی طرح ہر مسلمان کو محبت سرمدی کے جام لبالب سے سیراب و شاد کام فرماتا ہے آمین۔ یقیناً ہم مسلمانوں کے آقا و مولیٰ سید العالمین محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات والا صفات اور خصائص کبریٰ میں ماسوی اللہ سب سے عظیم اور برتر و بالا ہیں کسی عالم میں کوئی بھی مخلوق آپ کا مثیل و نظیر نہیں بیشک آپ بے مثل و بے نظیر ہیں۔

مگر انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے غلام احمد نام رکھنے کے باوجود ڈنکے کی چوٹ نبی آخر الزماں سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمسری و برابری کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے آپ کو نہ صرف ان کا مثیل و نظیر لکھا بلکہ عین محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ہونے کا دعویٰ باطل بھی کیا

اور قادیانی دھرم والوں نے اس کے بکواس کی تصدیق کی اور اسی کے مطابق اپنا ایمان وعقیدہ بھی گڑھ لیا، اپنی درجنوں تصانیف میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اس امر کا دعویٰ کیا ہے کہ "میں پیغمبر اسلام خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز یعنی اوتار اور ظل (سایہ) ہوں اور ظل اپنی اصل سے الگ کوئی شئے نہیں اسلئے میں بھی گویا محمد ہی ہوں، اور جو فضائل ومناقب، محاسن کمالات ان کے ہیں سو میرے ہیں۔ پس جو شخص بھی مجھ میں اور محمد رسول میں فرق کرتا ہے وہ میرے نزدیک مسلمان ہی نہیں ہے" یہ سب دعاوے اس کی مختلف کتابوں میں موجود ہیں سردست اس کی دو ایک تحریریں ملاحظہ کیجئے اور اسکی حرماں نصیبی کو دیکھئے۔

لکھتا ہے۔ "مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ لکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا پس نبوت ورسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا قادیانی)

پھر اپنی اسی کتاب میں لکھتا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو درحقیقت "خاتم النبیین" تھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانے میں کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیوں کہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیۃ " وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ " بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے "براہین احمدیہ" میں میرا نام محمد اور احمد

رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وجود قرار دیا ہے
۔پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم
الانبیاء ہونے میں میری نبوّت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ
ظِل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا،،
(ایک غلطی کا ازالہ۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

ان دونوں تحریروں کو بار بار پڑھئے اور مرزا قادیانی کی خباثت قلبی کا اندازہ لگا سکیں تو اندازہ لگائیے کہ اس حرماں نصیب نے پہلے بروز یعنی اوتار ہونے کا دعویٰ کیا پھر اوتاری شکل وصورت کو خدائی قدرت وطاقت دیدی کہ وہ جس کو چاہے نبی ورسول بنائے۔ اور اس کے بعد خداوند قدوس کو اپنا خانہ ساز محرر ومنشی بنا دیا اور یہ الزام رکھا کہ مجھے نبی اللہ، رسول اللہ خدا ہی نے لکھا ہے۔ پھر اس کے بعد اپنی شیطنت کی انتہا کردی کہ اوتار کی صورت میں جو نفس کام کر رہا ہے وہ میرا نہیں بلکہ نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس ہے، اور نبوّت ورسالت کا دعویٰ اسی نفس کا ہے لہٰذا میں اس سے بری الذمہ ہوں ہاں خدا نے چونکہ میرا نام محمد واحمد رکھا اور لکھا ہے اسلئے میں نبی اور رسول ہوں۔

دوسری تحریر میں اس خبیث الخبثاء نے ازرہِ مکر وفریب سید الانبیاء والمرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو خاتم النبیین تسلیم کیا مگر ساتھ ہی ساتھ اپنے دعویٰ نبوّت ورسالت کو باقی رکھنے کیلئے یہ بھی لکھ مارا کہ اس سے نہ تو مہر ختمیت ٹوٹتی ہے اور نہ ہی یہ کوئی اعتراضی دعویٰ ہے۔ پھر جس آیۂ مبارکہ کو اس نے اپنے بروزی خاتم الانبیاء ہونے کی دلیل ٹھہرائی وہ خود اسکے باطل وکاذب ہونے کی دلیل ہے کیونکہ سورہ جمعہ کی مذکورہ آیۂ مقدسہ نبیٔ مکرم رسول معظم حضور پُرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے

علیہ وآلہ وسلم کے اس فیضان عام کا اعلان ہے جس سے تابعین رحمہم اللہ تا قرب قیامت ہر خاص وعام مسلمان بے واسطہ یا بالواسطہ فیضیاب ہوتا رہے گا اور آپ کا چشمہ فیض جاری رہے گا تو پھر مرزا قادیانی جیسے برساتی کیڑے مکوڑوں کی کیا ضرورت ہے کہ وہ شیطان نبوت ورسالت کا دعویٰ کرے اور مسلمانوں کے صحیح وسالم عقیدوں میں دراڑیں پیدا کرے۔

اپنی دوسری ناپاک تحریر میں مرزا کذاب نے پھر خداوند قدوس کی بے عیب ذات پر یہ الزام وعیب لگایا کہ بیس سال پہلے میرا نام محمد واحمد خدا نے رکھا لعنۃ اللہ علی الکذبین، اور اخیر میں اپنے مختلف النسب ناپاک وجود کو محبوب رب العالمین سید کائنات علیہ افضل الصلوات کا وجود مسعود قرار دیکر آپکی بارگاہ گرامی وقار میں شدید ترین گستاخی وجرم کا ارتکاب کیا اور کفر ولعنت کا پٹہ اپنے گلے میں ڈالکر قعر جہنم کی طرف چل دیا۔

یوں تو مدعیان اسلام میں کئی فرقہائے باطلہ نے جنم لیا جنہوں نے اپنے متبعین کو نت نئے عقائد بدعیہ باطلہ سے سرنگوں کیا مگر تناسخ (آواگون) کا عقیدہ مدعیان اسلام میں مرزا غلام احمد قادیانی ہی نے اپنے ماننے والوں (قادیانی دھرم) کو دیا ہے جس کے سہارے کبھی اس نے اپنے آپ کو رام وکرشن کہا، کبھی گوپال ونانک کہا کبھی آدم ونوح کہا کبھی موسیٰ وعیسیٰ کہا اور کبھی خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ کیا۔

اب یہ دیکھئے کہ اس تناسخ (آواگون) کے عقیدہ سے قادیانی دھرم والوں نے کیا سبق حاصل کیا۔ مرزا قادیانی کا بیٹا۔ قادیانی دھرم کا لیڈر بشیر احمد قادیانی اپنی کتاب "کلمۃ الفصل" میں عقیدہ تناسخ سے متاثر ہو کر یوں لکھتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا آیہ "وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ" سے ظاہر ہے پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے۔ اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے"

پھر اسی کتاب میں دوسری جگہ وضاحت کرتا ہے۔

"کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالےٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے"

(کلمۃ الفصل مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ۱۵)

اس سے معلوم ہوا کہ تناسخ کا عقیدہ قادیانی دھرم میں راسخ اور عام ہے جس کی تائید میں قادیانیوں کی کتابیں اور اخبار وجرائد مثلاً الفصل، فاروق البدر وغیرہا بھرے پڑے ہیں جن میں ان کے قلم کاروں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے تاکہ تناسخ کے طریقہ پر یہ ثابت ہو جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی، حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاذ اللہ تعالےٰ اوتار ہیں۔

سوال: بھئی تناسخ کا عقیدہ باطلہ بھی عجیب وغریب عقیدہ ہے کہ ایک انسان سزا وجزا کے طور پر مختلف انسانوں، چوپاؤں، درندوں، پرندوں اور کیڑے مکوڑوں میں جنم لیتا رہے گویا خالق کائنات اجسام مختلفہ کے لئے ارواح مختلفہ کو پیدا کرنے سے عاجز ومجبور ہے اسلئے ایک روح کو مختلف جسموں میں گردش دیتا رہتا ہے؛ العیاذ باللہ۔ اور پھر انسان کو جب اس کے اعمال کے عوض دوسرے جسموں میں یہیں منتقل کر دیا جاتا ہے جہاں وہ اپنی گذشتہ زندگی کا پھل پاتا ہے، تو قیامت، حساب وکتاب حشر، اور جنت ودوزخ کا، اسلامی عقیدہ ہی سرے سے بیکار وبے فائدہ

ہوجاتا ہے۔ تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ قادیانی دھرم کے ماننے والوں نے عقیدہ تناسخ کو مان کر بہت سے اسلامی عقیدوں سے منہ پھیر لیا عقیدہ تناسخ کو مان کر قادیانی دھرم والوں کو اب تلاش کرنا چاہئے کہ مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء اس وقت کس جانور کے روپ میں اپنی اپنی زندگی بتا رہے ہیں؟

حضرت: کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہندوانہ عقیدہ کو تمام قادیانیوں نے تسلیم نہیں کیا ہو؟ کیونکہ قادیانیوں کے عقائد سے متعلق ناواقف ہونے کی وجہ میں بھی بہت سارے قادیانیوں سے ملا ہوں مگر کسی نے اپنے اس عقیدہ کا اظہار نہیں کیا۔ ویسے قادیانی دھرم کا یہ عقیدہ خاصا دلچسپ ہے، اسلئے میں چاہتا ہوں کہ دو ایک حوالہ جات اور پیش کر دیئے جائیں تاکہ طالبان حق کیلئے مزید دلچسپی کا سبب ہو۔

جواب: جناب! قادیانیوں کا یہ عقیدہ خبیثہ کوئی ڈھکا چھپا عقیدہ نہیں ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ اسکی تائید میں اس کی درجنوں کتابیں اور رسائل وجرائد موجود ہیں اگر واقعی قادیانی دھرم میں پھنس جانے والے عام لوگ اس عقیدہ سے باخبر نہیں ہیں تو خبر ہوجانے کے بعد قادیانی دھرم پر لعنت بھیجتے ہوئے اس سے علیحدہ ہو کر اہل سنت وجماعت میں شامل ہوجائیں اور قادیانی دھرم والوں کو کافر و مرتد اور جہنمی یقین کریں ان سے دینی، مذہبی معاشرتی، تمام تعلقات ومعاملات کو ترک کر دیں۔

میرے بھائی! جہاں تک حوالہ جات کا تعلق ہے تو میں انکی درجنوں کتابوں سے حوالے پیش کر سکتا ہوں مگر میرے خیال میں یہ تضیع اوقات ہوگا اسلئے آپ کی منشاء کے مطابق صرف دو حوالہ جات پیش کر رہا ہوں۔

(۱) قادیانی دھرم کے قاضی ظہور الدین اکمل نے نہایت جوش وخروش کے

ساتھ عقیدہ تناسخ کی نہ صرف تائید و اشاعت کی بلکہ اسی ہندوانہ عقیدہ کے سہارے اپنے نبی غلام قادیانی کو نبی کائنات علیہ اکمل التسلیمات کے بالمقابل عظمت و شان میں بڑھایا اور اپنی خباثت کا اظہار اشعار کی زبان میں کیا جسے قادیانی اخباروں اور کتابچوں نے شائع کیا ....

"محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ٭ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ٭ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی جماعت درحقیقت آنحضرت اور قادیانی دھرم کا علمبردار اخبار الفضل پورے شرح و بسط کے ساتھ عقیدہ تناسخ کی نشر و اشاعت اس طرح کرتا ہے

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی جماعت درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی صحابہ میں کی ایک جماعت ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلعم کا فیض صحابہ پر جاری ہوا ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے مسیح موعود کی جماعت پر بھی آنحضرت صلعم کا فیض جاری ہوا پس یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کا عین صحابہ میں کی ایک جماعت ہونا۔ اور آپ کی جماعت پر عین بعین وہی آنحضرت صلعم کا فیض جاری ہونا جو صحابہ پر ہوا تھا۔ اس امر کی پختہ دلیل ہے کہ مسیح موعود درحقیقت محمد اور عین محمد ہیں۔ اور آپ میں اور آں حضرت صلعم میں باعتبار نام کام اور مقام کے کوئی دوئی یا مغائرت نہیں"

(الفضل مجریہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۱ء جلد ۱۹ شمارہ ۴۶)

یہ ہیں قادیانی دھرم کے قاضی و بانی کے قلبی تاثرات جو نظم و نثر میں شائع ہوتے ہیں جس میں اس نے دعوی کیا کہ جس کو کامل و مکمل محمد دیکھنا ہو

وہ قادیانی غلام احمد کو دیکھے کیونکہ مکی مدنی محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شان و عظمت میں بڑھا ہوا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ قادیانی نابکار گروہ کو اس خبیث نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک خاص جماعت قرار دیا اور مرزا قادیانی نے اپنے تین سو تیرہ متبعین خبثا کی فہرست شائع کرائی ان سب کو اصحابِ بدر کے بالمقابل لاکھڑا کیا۔

مضمون بالا کے آخر میں قادیانی امام نے مرزا قادیانی کو تناسخ کے تناظر میں حقیقتاً محمد بلکہ عین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ثابت کیا ہے۔ پھر نام، کام اور عظمت و برتری میں فخر الاولین والآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مرزا غلام قادیانی کے درمیان کوئی فرق ہی نہیں جانا۔

یہ ہے عقیدۂ تناسخ کا دین جو قادیانی دھرم والوں کو آبائی وراثت میں ملا ہے۔ اگر بعض قادیانی عقیدۂ تناسخ سے اپنی لاعلمی کا اظہار کریں، تو یہ ان کی نادانی ہے انہیں چاہیے کہ اپنی دھارمک کتابوں کی طرف رجوع کریں۔

یوں تو غلام احمد قادیانی بے شمار عقائدِ خبیثہ باطلہ کا موجد و ناشر ہے اور قادیانی دھرم عقائد بدعیہ خبیثہ کا معجون مرکب ہے۔ لیکن تناسخ (آواگون) کا عقیدۂ فاسدہ وہ عقیدہ ہے جس نے قادیانیوں کا رشتۂ عقیدت مشرکوں سے جوڑ دیا ہے۔ اور اب کسی قادیانی کو اس سے انکار بھی نہیں کرنا چاہیے کیونکہ غلام احمد قادیانی نے اپنے دجالی مفاد کے پیش نظر اس کی بنیاد ڈالی اور قادیانی دھرم کے گرو گھنٹالوں نے اسکی پر زور تائید کی ـــــ حالانکہ عقیدۂ تناسخ وہ مشرکانہ عقیدہ ہے جسکی بھرپور تردید حکمائے اسلام اور ائمہ اعلام نے فرمائی۔ اور تناسخ کا عقیدہ رکھنے والوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کیا۔ مگر چودھویں صدی ہجری میں اسی عقیدۂ باطلہ فاسدہ کا سدھ کو پروان چڑھانے کیلئے مرزا غلام قادیان میں جنم لیا۔ اور اب اپنے عقیدہ کے مطابق

نہ معلوم کس آبادی و بیابان میں جنم پر جنم لے رہا ہے۔۔۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ عقیدۂ تناسخ کے تناظر میں اپنے رہنما اور بناسپتی نبی مرزا غلام قادیانی کی طرح اپنی پہلی پیدائشوں کی نشان دہی کریں کہ وہ ذی روح کے کس کس جنس میں پیدا ہوئے اور آئندہ کس کس جنس و نوع میں پیدا ہوں گے۔

مذکورہ بالا قادیانی حوالجات اور اس کے دعووں سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ قادیانی دھرم کے الف سے لیکر ی تک ماننے والوں نے اپنے برساتی نبی مرزا غلام قادیانی کو حضور پرنور سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمسر و ہم رتبہ جانا بلکہ شان و عظمت میں بڑھ کر مانا اور شریعت اسلامیہ میں یہ دونوں باتیں کفر اور خروج عن الاسلام کی بیّن دلیلیں ہیں۔

سوال: مرزا قادیانی اور اس کی امت کے کفر عنوں کی تحریروں سے ناموس رسالت کی توہین و تذلیل بالکل واضح اور روشن ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تناسخ (آواگون) کا عقیدہ ان کے یہاں عام ہے۔ لیکن تعجب یہ ہے کہ بالآخر وہ بھی نبی آخر الزماں خاتم پیغمبراں فخر کون و مکاں سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا کلمہ پڑھتے ہیں اور انہیں کی امت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں پھر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اقرار واقعی بحیثیت قادیانی کیا ہے؟ کیا وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت کو تسلیم نہیں کرتے یا انہیں خاتم النبیین نہیں مانتے؟

جواب: بھائی! کلمہ طیبہ پڑھ لینا اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا زبانی اقرار کر لینا کچھ اور ہے اور کلمہ اسلام کے تقاضوں کو پورا کرنا کچھ اور ہے۔ اگر کلمہ طیبہ کے اقرار کے ساتھ ساتھ تصدیق و یقین قلبی

بھی حاصل ہو تو کلمہ کے تقاضوں کو پورا کرنا آسان ہوتا ہے اور اگر یقین و تصدیق کی دولت حاصل نہیں تو صرف زبانی اقرار سے نہیں ہوتا، قرآن عظیم نے صاف صاف فرما دیا اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ (المنفقون آیہ) کہ جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اللہ کے رسول ہو۔ اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں)

اگر اقرار رسالت کے ساتھ ساتھ تصدیق قلبی بھی حاصل ہو تو رسول کی صفاتِ فاضلہ اور خصائص کبریٰ نیز اسکے احکام و فرامین کو مان لینا آسان ہوتا ہے اور اگر تصدیق قلبی ہی حاصل نہ ہو تو پھر زبانی اقرار ایمان کا مدار نہیں ہے ——— یوں تو کہنے کو قادیانیوں کے یہاں کلمہ طیبہ کا اقرار ہے، امتی ہونے کا اقرار ہے، رسالت و نبوت کا اقرار ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا بھی اقرار ہے۔ اسی طرح بعض دیگر عقائد اسلامیہ کا بھی اقرار ہے۔ لیکن یہ سب کے سب اقرار ہی اقرار ہیں تصدیق قلبی انہیں حاصل نہیں یعنی اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ ہے مگر تَصْدِیْقٌ بِالْجَنَانِ نہیں۔ اگر تصدیق بالقلب ہوتی تو اقرار رسالت کے ساتھ توہینِ رسالت نہ ہوتی اقرارِ خاتم النبیین کے ساتھ ختمی مرتبت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہزاروں نبیوں کے آنیکا عقیدہ نہ ہوتا۔ اقرار نبوت کے ساتھ نبوی صفاتِ فاضلہ اور خصائص مصطفویہ سے انکار نہ ہوتا۔ اقرار رسالت کے ساتھ احکام رسالت سے سرتابی و بغاوت کی جرأت نہ ہوتی۔

لیکن کیا کیجیے کہ قادیانی، رسول اکرم رحمت عالم کی رسالت کا اقرار بھی کرتے ہیں اور آپ کی توہین و تذلیل اور شدید ترین گستاخی بھی، کلمہ اسلام کا بھی اقرار کرتے ہیں اور اسلام کی بنیادوں کو کھودتے بھی ہیں۔ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل الانبیاء ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں اور مرزا غلام کو آپ کے برابر، اور عظمت و شان میں بڑھا ہوا بھی مانتے ہیں آپ کے خاتم الانبیاء ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں اور آپ کے بعد جدید نبیوں کے آنے کو خاتمیت کے خلاف بھی نہیں سمجھتے۔

اب یہ سن لیجیے کہ سرور کائنات فخر موجودات حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیثیت قادیانی دھرم میں کیا ہے۔

اس کا خلاصہ جواب یہ ہے کہ قادیانیوں کے دھرم میں مرزا غلام قادیانی کے بالمقابل نہایت کمتر یا برابر یا زیادہ سے زیادہ استاد کی حیثیت حاصل ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ) اس سلسلہ میں چند حوالہ جات ملاحظہ کیجیے اور خود ہی فیصلہ کر لیجیے کہ قادیانی دھرم میں پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا حیثیت ہے۔

۱ ... مرزا قادیانی اپنی فضیلت و بڑائی اس طرح الاپتا ہے ______

"لہٗ خسف القمر المنیر وان لی ؛ غسا القمران المشرقان اتنکر ؟" یعنی پیغمبر اسلام کیلئے صرف چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا۔ اور میرے لیے چاند و سورج دونوں کیلئے مشترکہ گرہن کا نشان ظاہر ہوا۔ اے سننے والو! کیا تم ابھی بھی نبوت و عظمت کا انکار کرتے ہو؟

(اعجاز احمدی ص ۷۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

۲ ... مرزا محمود نا مسعود خلیفہ ثانی مرزا قادیانی، سرکار کائنات علیہ اکمل التحیات کی حیثیت متعین کرتے ہوئے اسطرح وضاحت کرتا ہے

"پس میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس قدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے۔ لیکن کیا استاد اور شاگرد کا ایک مرتبہ ہو سکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر ہو جائے لیکن استاد کے سامنے زانوئے ادب خم کر کے ہی بیٹھے گا یہی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود میں ہے۔" (ذکر الٰہی ص۱۹)

۳ ...اور امام قادیان حکیم محمد حسین لاہوری قادیانی۔ سید عالم فخر بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت کا تعین یوں کرتا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معلم ہیں اور مسیح موعود ایک شاگرد، شاگرد خواہ استاد کے علوم کا وارث پورے طور پر ہو جائے یا بعض صورتوں میں بڑھ بھی جائے مگر استاد بہرحال استاد ہی رہتا ہے اور شاگرد شاگرد ہی۔"

(المہدی ص۴۹ مصنفہ حکیم محمد حسین لاہوری قادیانی)

۴ ...قادیانیوں نے امام المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی ایک اور حیثیت کو واضح کیا ہے کہ روز ازل اللہ تعالٰی نے تمام نبیوں رسولوں یہاں تک کہ سید الانبیاء محبوب خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلم سے میثاق وعہد لیا کہ مرزا غلام قادیانی پر ایمان لانا اور اسکی نصرت و حمایت کرنا لہٰذا تمام انبیاء علیہم السلام قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کذاب کے (معاذ اللہ) مبشر و حامی اور اس پر ایمان لانے والے ہیں۔

اس سلسلہ میں قادیانی تعلیمات کا آرگن اور پرچارک۔ الفضل جلد ۱۱ شمارہ ۲۷ ملاحظہ کیجئے لکھتا ہے ـــــ

خدا نے لیا عہد سب انبیاء سے کہ جب تم کو دوں میں کتاب و حکمت

پھر آئے تمہارا مصدِق پیمبر ۔ تو ایمان لاؤ کرو اسکی نصرت
لیا تھا جو میثاق سب انبیاء سے ۔ وہی عہد حق نے لیا مصطفٰے سے
مبارک وہ امت کا موعود آیا ۔ وہ میثاق ملت کا مقصود آیا ،،

(الفضل مجریہ ۲۶ / فروری ۱۹۲۴ء)

۵ ... خاتم الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خاتمیت کا انکار قادیانیوں نے اس طرح کیا

"خاتم النبین، آنے والے نبیوں کیلئے روک نہیں۔ انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہونگے۔

(الفضل خاتم النبین نمبر ص ۱۵ ۔ ۱۲/جون ۱۹۲۹ء)

۶ ... مرزا محمود خلیفہ قادیان اپنے عقیدہ ختم نبوت کا اعلان ان جملوں میں کرتا ہے

"انہوں (اہلسنت وجماعت) نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے، ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے ورنہ ایک نبی کیا میں تو کہتا ہوں ہزاروں نبی ہونگے "

(انوار خلافت ص ۶۲ مصنفہ مرزا محمود احمد قادیانی)

قادیانیوں کی یہ سب عبارتیں اور عقیدے عیاں ہیں مزید بیان کی ضرورت نہیں یہ دو چار قادیانی عبارتیں میں نے اسلئے پیش کر دیں کہ اس کتاب کے مطالعہ کرنے والے حضرات اچھی طرح آگاہ ہو جائیں کہ قادیانی دھرم میں محبوب پروردگار شفیع روز شمار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی حیثیت کیا ہے اور آپ کو قادیانی لوگ کس نگاہ سے دیکھتے ہیں

سوال : آج کی نشست برخاست ہونے سے پہلے میں چاہوں گا کہ قادیانی دھرم میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کیا حیثیت ہے اسکی مختصر سی وضاحت کر دیں تاکہ مسلمانوں کو اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ انبیاء ومرسلین علیہم

الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں قادیانی اپنے بناسپتی نبی کو کیا سمجھتے اور اس پر کس طرح ایمان رکھتے ہیں۔

جواب:۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی نہایت عجیب و غریب اور مختلف حیثیتیں ہیں مثلاً خداوند کریم کے مقابلہ میں خود اس نے دعویٰ کیا کہ وہ، مظہر خدا، خالق، نطفہ خدا، خدا کا بیٹا، خدا کا باپ وغیرہ رہا ہے، ہندوؤں کے دیوتاؤں کے مقابلہ میں بقول خود وہ رام، کرشن، رودر گوپال، کلنکی اوتار، برہن اوتار وغیرہ رہا ہے اور جانور کے مقابلہ میں اپنی شعری زبان میں وہ ننگ انسانیت اور سنڈاس میں رینگنے والا خاکی کیڑا ہے۔ شعر

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسان کی عار

لیکن آپ نے جس مقصد سے اس کی حیثیت دریافت کی ہے وہ سنیے اور اگر قوت برداشت ہو تو برداشت کیجیے۔

مرزا کی حیثیت کا تعین میرے خیال میں مرزا سے بہتر اور کوئی نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی امت کے لیڈروں اور اس کے خلفاء نے اسی کی تحریر و تقریر ہی کو اپنے عقائد و نظریات کا متن قرار دیا ہے دوسرے قادیانیوں کا کام تو اسی کی تشریح و حاشیہ آرائی ہے یہ دوسری بات ہے کہ قادیانی شارحین و محشی نے خوب خوب بے پر کی اڑائی اور کرم خاکی کے جسم ناتواں پر شاہین کے پر جما دیئے ہیں۔ تو لیجیے پہلے مرزا قادیانی ہی کی زبانی اس کی حیثیت کا اندازہ لگائیے

ا ..... "دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے کہ میں آدم ہوں، میں نوح ہوں میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل

ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یعنی بروزی طور پر کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔" (تتمہ حقیقت الوحی مصنفہ مرزا قادیانی)

۲...."خدا نے چاہا کہ جس قدر راستباز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جاویں۔ سو وہ میں ہوں" (براہین احمدیہ ص ۹۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

۳.... زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم ❊ ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا ❊ منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(کلام مرزا منقول از الفضل مجریہ ۱۸ فروری ۱۹۳۰ء قادیان)

۴...."اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو تم نے دیکھ لیا ہے جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے خواہش کی تھی اسلئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو"

(اربعین ص ۴ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا کی ناپاک تحریروں اور دعوؤں کے بعد اسکے نور نظر خلیفہ ثانی مرزا محمود احمد قادیانی کا ایک دعویٰ دیکھئے اور اسی سے مرزا قادیانی کی حیثیتوں کو سمجھ جایئے۔

۵.... حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ اسلام زندہ ہوا، قرآن کریم زندہ ہوا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام زندہ ہوا، خدا کی توحید زندہ ہوئی۔ ہر نیکی زندہ ہوئی، ہر نبی زندہ ہوا، ہر راستباز نے دوبارہ حیات

پائی، پس حضرت مسیح موعود کوئی معمولی انسان نہ تھے۔ آپ نے رسولوں اور ان کی تعلیموں کو زندہ کیا ہے۔ (منقول از الفضل ۶ مئی ۱۹۲۷ء)

مرزا قادیانی اور اس کے نور نظر خلیفہ ثانی کی تحریروں کو اسکی حیثیت واضح کرنے کیلئے اس طرح سمیٹا جا سکتا ہے کہ۔

مرزا قادیانی، تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے نام، کام اور مقام کا مجموعہ ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

مرزا قادیانی، ہر راستباز اور گروہ انبیاء علیہم السلام کے اعمال و کردار کا نمونہ اور مظاہر ہے۔ (معاذ اللہ)

ہر نبی و رسول علیہم السلام مرے ہوئے تھے مرزا قادیانی نے آکر انہیں زندگی دی۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

ہر رسول علیہم السلام مرزا قادیانی کے پیراہن (لباس) میں منہ چھپائے ہوئے ہیں۔ (معاذ اللہ تعالیٰ)

مرزا قادیانی بیشمار رسول کا معجون مرکب ہے۔

مرزا قادیانی ہی مسیح زمانہ، کلیم خدا، محمد و احمد اور مصطفےٰ مجتبیٰ ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

مرزا قادیانی ہی وہ ہے جس کے آنے کی بشارت تمام نبیوں نے دی تھی (لعنۃ اللہ علی الکذبین)

مرزا قادیانی ہی وہ ہے جس کے دیکھنے کی تمنا بہت سے پیغمبروں کو تھی (لعنۃ اللہ علی الکذبین)

مرزا قادیانی کے آنے سے پہلے خدا کی توحید، دین اسلام، قرآن کریم، پیغمبر اسلام کا نام، تمام نبی، اور نیکی و راستبازی مردہ ہو چکی تھی مرزا قادیانی نے ان سب کو زندہ کیا۔ (العیاذ باللہ رب العالمین من ہذہ الھفوات الشیطین)

۱۰ مرزا قادیانی کوئی معمولی انسان نہ تھا کیونکہ اس نے رسولوں کو اور انکی تعلیمات کو زندہ کیا۔ (خدا کی پناہ قادیانی ہفوات وبکواس اور اسکے شیطانی عقائد سے) تو مرزا قادیانی کی "قادیانی دھرم" میں یہ سب حیثیت ہے جس کو کوئی بھی صاحب ایمان سن کر برداشت نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر اسکا ضمیر ہی بدمذہبیت کے ہاتھوں بک چکا ہو تو بات دوسری ہے۔ اسی لیے قادیانی کی بیہودہ باتوں کو میں درمیان میں لانا نہیں چاہتا تھا مگر آپ کی اصرار کی وجہ سے مجبوراً مجھے بیان کرنا پڑا اور وہ بھی اس نیت سے کہ "نقل کفر کفر نہ باشد" اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش لوگ جو قادیانیوں کے بہکاوے میں آکر نام نہاد "جماعت احمدیہ" میں شامل ہو چکے ہیں انہیں توبہ کی توفیق مل جائے اور وہ سچے مذہب (اہلسنت وجماعت) کی طرف لوٹ آئیں۔

وھو الھادی الی الحق والصواب

تاجدار گولڑہ کی جناب میں گستاخی

قطب الاقطاب شیخ العلماء حضرت سید نا پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی جن کی رگوں میں سیادت وبزرگی کا پاکیزہ خون رواں تھا۔ جو علوم شرعیہ اور معارف روحانی کا سنگم تھے۔ حق گوئی و بے باکی جن کی فطرت تھی۔ جو علماء وصوفیاء کے مقدس گروہوں کے پیشوا و رہنما تھے۔ جن کی بے لوث خدمات دینیہ نے کفر وارتداد کو جہنم رسید کیا جن کی شوکت وعظمت کے سامنے مرزا غلام قادیانی اور اس کے تمام چیلے لرزہ براندام تھے۔ جنکی تربت انوار کے ذرات آج بھی طالبان حق کے دلوں کو طمانیت وجلا بخشتے ہیں۔ ان کی بارگاہ فلک وقار میں مرزا غلام احمد قادیانی کی دریدہ دہنی ملاحظہ کیجیے اور شرافت زبان کی داد دیجیے۔

"کذاب، خبیث، مزوّر (جھوٹا بدمعاش) بچھو کی طرح نیش زن

اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو، تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی" (نزول المسیح ص۷۵)

ساتویں ملاقات

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ ــــــ وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال:۔ گذشتہ ملاقات میں مرزا قادیانی وغیرہ کی زہریلی اور ناپاک عبارتوں اور ان کے عقائد ونظریات کو سن کر ذہن پراگندہ اور دماغ ماؤف ہونے لگا تھا۔ مولیٰ تبارک تعالیٰ ہر مسلمان کو قادیانی عقائد وافکار کی مسمومیت اور غلاظتوں سے بچائے۔ آمین

کیا قادیانی دھرم کے بانیوں اور اماموں نے اعاظم علمائے کرام صلحائے امت اور بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی بھی توہین وتذلیل کی ہے؟ اگر ہاں تو نمونے کے طور پر صرف دو چار شخصیتوں کے بارے میں کچھ بتانے کی زحمت گوارہ کریں۔

جواب:۔ جب ان ظالموں نے خداوند قدوس، انبیاء ومرسلین اور سید الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی عظمتوں کا مذاق اڑایا۔ انکی بارگاہوں میں گستاخیاں کیں انہیں سڑی سڑی گالیاں دیں۔ تو علماء، صلحاء، اور بزرگان دین کی ان دریدہ دہن ظالموں کے یہاں بھلا کیا وقعت ومنزلت ہو گی؟ پھر بھی آپکی فہمائش کے مطابق چند نمونے پیش کر رہا ہوں۔

حضرت مجدد الف ثانی سیدنا احمد سرہندی کی توہین۔ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت سیدنا احمد سرہندی فاروقی نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ارفع واعلیٰ ذات گرامی اور خدمات سے کون مسلمان واقف نہیں ہے جنہوں نے اکبری طاغوت (نام نہاد دین الٰہی) میں آخری کیل ٹھونک کر

ہندوستان میں اسلام کو سر بلند فرمایا اور اپنے مکتوبات گرامی کے ذریعہ سالکان راہ شریعت و طریقت کی پیاس بجھائی۔ اور سلسلہ نقشبندیہ کی دور و دراز ملکوں تک اشاعت کی۔ مگر مرزا قادیانی نے آپکی ذات اقدس کو بھی ہدف ملامت بنایا اور اپنی نام نہاد فضیلت کو آپ سے بدرجہا بہتر بتایا۔ یعقوب علی قادیانی کی مرتبہ "حیات احمدیہ" سے ایک ناپاک عبارت سماعت کیجئے۔ لکھتا ہے۔

"حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوب میں آپ ہی تحریر فرماتے ہیں کہ جو لوگ میرے بعد آنے والے ہیں جن پر حضرت احدیت کی خاص خاص عنایات ہیں ان سے افضل نہیں ہوں اور نہ وہ پیر و ہیں۔ سو یہ عاجز بیان کرتا ہے نہ فخر کے طریق پر بلکہ واقعی طور پر شکراً لنعمۃ اللہ، کہ اس عاجز کو خدا تعالیٰ نے ان بہتوں پر افضلیت بخشی کہ جو حضرت مجدد صاحب سے بھی بہتر ہیں اور مراتب اولیاء سے بڑھ کر نبیوں سے مشابہت دی ہے الخ"

(حیات احمدیہ جلد دوم صـ۷۹ ارشاد مرزا)

مرزا قادیانی نے اپنے اس قول سے تمام مسلمانوں خاص کر نقشبندیوں، مجددیوں کی سخت دل آزاری کی ہے۔ کیونکہ امام ربانی حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مکتوب گرامی میں جن نفوس قدسیہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہاں تک مرزا قادیانی کے مرغ تصور کی پرواز ممکن نہ تھی۔ اور پھر امام ربانی کی یہ کسر نفسی اور عجز و انکساری کا اظہار ہے جو انکے شایان شان ہے اور درحقیقت یہی ان کے علو مرتبت کی دلیل ہے مگر مرزا قادیانی نے اپنی بساط علم کے مطابق اس سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی برتری کی ڈینگ ہانکنا شروع کر دیا۔ اور جن مخصوص حضرات

پر حضرت احدیت جل مجدہ کی خاص خاص عنایات ہیں ان مقدس حضرات سے بھی اپنے آپ کو بہتر گردانے لگا۔

۲۔ مرزا قادیانی کے بعد اسکے خلیفہ ثانی میاں محمود نا مسعود کی لن ترانیاں سماعت کیجئے جس کو اس نے بطور خطبہ جمعہ عام مجمع میں بیان کیا۔ اور اس فرقہ کے مشہور اخباروں نے شہ سرخیوں کے ساتھ اسے شائع کیا۔

حضور غوث اعظم علیہ الرحمہ کی توہین

"سیّد عبدالقادر جیلانی نے اپنے آپ کو اپنے حال کی کیفیات بیان کرنے تک رکھا کیونکہ وہ مامور نہیں تھے مجدّد تھے۔ اور مجدّدیت کے مقام پر کھڑے تھے اسلئے انہوں نے اپنے اندر کی کیفیت بیان کر دی کہ جو کچھ میرے اندر گزر رہا ہے اور جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ وہ مجدّد تھے مخاطبہ مکالمہ الٰہیہ سے مشرف تھے اور اپنے زمانہ میں لوگوں کیلئے رحمت تھے۔ مگر توحید کو اصولی طور پر بیان کرنا ان کیلئے نہ تھا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کیلئے رکھا گیا تھا، جو مامور کر کے بھیجے گئے۔ اسلئے آپ سے پہلے لوگ ایسا نہ کر سکتے تھے ورنہ توحید کے اصول بھی بیان کرتے۔ توحید کا حال اور خاص کردہ حال جو ان کے ساتھ گزر رہا تھا وہی بیان کر سکتے تھے، اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کا کام تھا کہ توحید کی اصل اور اس کے اصول در اس کی غرض بیان فرماتے۔ بس یہ فرق ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور گذشتہ صوفیاء حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی وغیرہ کے درمیان توحید بیان کرنے کے متعلق ہے" (الفضل مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

قادیانی خلیفہ ثانی نے اپنے اس ناپاک بیان میں حضور غوث الثقلین محبوب سبحانی سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو توحید کے اصول ومقاصد سے بے خبر اور اس کی اصل سے انجان بتایا۔ اور آپ کے بالمقابل قادیانی مسیح کذاب کو مامور من اللہ۔ توحید کی اصل واصول کا مبلغ اور اس کی غرض وغایت کا عالم وناشر بتایا۔ اور یہ یقیناً حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں کھلی ہوئی گستاخی اور توہین ہے۔ اس کے بعد خلیفہ قادیانی نے مرزا قادیانی کی برتری وعظمت کو صرف غوث اعظم شہنشاہ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ گذشتہ تمام بزرگان دین صوفیاء کرام پر مسلم مانا، جو میاں محمود کی جہالت اور اساطین امت کے احوال وکوائف سے بے خبری کی کھلی دلیل ہے۔

۴۔ **امام الشہداء سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی توہین** امام عالی مقام شہید کربلا نواسہ رسول جگر گوشہ بتول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومراتب احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جو عام مسلمانوں کی زبان زد ہے۔ مگر مرزا غلام قادیانی ان تمام احادیث مبارکہ متواترہ کی تردید کرتے ہوئے رقم طراز ہے۔

"ہاں یہ سچ ہے کہ وہ (امام حسین) بھی خدا کے راستباز بندوں میں سے تھے۔ لیکن ایسے بندے تو کروڑہا دنیا میں گزر چکے ہیں اور خدا جانے آگے کس قدر ہوں گے پس بلا وجہ انکو تمام انبیاء کا سردار بنا دینا خدا کے پاک رسولوں کی سخت ہتک کرنا ہے ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے رسول پاک نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے۔ اور اس کو تمام انبیاء کے صفات کاملہ

کا مظہر ٹھہرایا ہے۔ اب سوچنے کے لائق ہے کہ امام حسین کو اس سے کیا نسبت ہے؟

کیا یہ سچ نہیں ہے کہ قرآن اور احادیث اور تمام نبیوں کی شہادت سے مسیح موعود حسین سے افضل ہے اور جامع کمالات متفرقہ ہے۔ پھر اگر درحقیقت میں ہی مسیح موعود ہوں تو خود سوچ لو کہ حسین کے مقابل مجھے کیا درجہ دینا چاہیئے۔ اور اگر میں وہ نہیں ہوں تو خدا نے صد ہا نشان کیوں دکھائے اور کیوں وہ ہر دم میری تائید میں ہے۔"

(نزول المسیح صفحہ ۵۰-۴۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا قادیانی نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۹۹ پر اپنا ایک شعر لکھا۔ سنئے

کربلا ئیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

یعنی کربلا تو میرے ہر لمحہ کی تفریح گاہ ہے جہاں سینکڑوں حسین میری پوشاک کے چاک میں پڑے ہوئے ہیں۔ مرزا کا یہ شعر اسکی کتاب درثمین صفحہ ۲۸۷ پر بھی ہے۔ پھر اسی مرزا قادیانی نے اپنی دوسری کتاب میں امام الشہداء سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھا۔

"میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ تھا۔ پس فرق کھلا اور ظاہر ہے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۸۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

مذکورہ بالا مردود عبارتوں میں مرزا قادیانی نے حضور امام الشہداء رضی اللہ تعالٰے عنہ کی شان اقدس میں صریح گستاخی وتوہین کی کہ ان کو عام کروڑوں بندگان خدا کی صف میں لاکھڑا کیا اور ان کے بالمقابل خود ایسی بلند وبالا کرسی پر براجمان ہو گیا کہ "خاکم بدہن" امام الشہداء کی پستی وذلت کی اسکی

بلندی و عظمت سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ ساتھ ہی ساتھ خداوند کریم کے مقدس نبیوں رسولوں پر یہ تہمت بھی لگائی کہ انہوں نے مجھے تمام نبیوں کے صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا۔ خدا کی اور خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں کی لعنت ہو ایسے مفتری وکذاب پر جس نے تمام نبیوں رسولوں اور قرآن و حدیث یہاں تک کہ خداوند قدوس کی ذات پاک پر افترا کیا اور اپنی نام نہاد شان و عظمت کو مقبول و محبوب ترین بندوں سے بڑھایا۔

مرزا کے شعر مذکور کا ترجمہ جو میں نے کیا اس سے زیادہ اہم مفہوم اس کے خلیفہ ثانی نے بیان کیا ہے جسے میں ہدیہ ناظرین کرنا چاہتا ہوں۔ سنئے

"لوگ اس کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "میں حسین کے برابر ہوں" لیکن میں کہتا ہوں اس سے بڑھ کر اسکا مفہوم یہ ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔" (اخبار ورسائل قادیانیہ)

یہ ہے قادیانی تعلیمات کا نتیجہ کہ مرزا قادیانی کو امام الشہداء نواسہ رسول سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کہنا قادیانی دھرم میں مرزا قادیانی کی توہین ہے کیونکہ مرزا قادیانی مردود کا ایک ایک لمحہ قادیانیوں کے نزدیک سو حسین کی قربانیوں کے برابر ہے۔

(۵) **باب العلم سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جناب میں گستاخی** شیر خدا، فاتح خیبر، باب العلم سرتاج سیدہ فاطمہ، پروردۂ رسول حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الشریف کے فضائل و مناقب آیاتِ ربانیہ اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں بلکہ کتب احادیث میں مناقب سیدنا علی کا مستقل باب موجود ہے۔ پھر آپ کا عبد الرحمان ابن ملجم جیسے ظالم وسفاک کے

ہاتھوں رمضان شریف کے مقدس مہینہ، کوفہ کی جامع مسجد بوقت بارش نور نکہت، بحالت صوم، درجہ شہادت پر فائز المرام ہونا آپکی حیات سرمدی اور شہیدی زندگی کی کھلی دلیل ہے۔ مگر شیرۂ قادیانی خلیفہ شیطانی مرزا غلام کی نگاہوں میں آپکی کوئی قدر و منزلت نہیں۔ وہ آپکی جناب میں اس طرح زبان طعن دراز کرتا ہے

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اسکو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو"

(ملفوظات احمدیہ جلد اوّل ص۱۳۱)

مرزا قادیانی نے خلافت راشدہ کو جھگڑا قرار دیکر اور اسکو چھوڑنے کی تاکید کرکے اپنی دنیا و آخرت خراب کی کیونکہ یہ حکم رسول علیہ السلام (علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین (الحدیث) یعنی تم پر میرا اور خلفاء راشدین کا طریقہ لازم ہے) کی خلاف ورزی اور بغاوت ہے۔ ساتھ ہی ساتھ حضرت سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو توہین آمیز طور پر مردہ قرار دینا قرآنی ارشاد (بل احیاء ولکن لا تشعرون) کے خلاف ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کو قرآن و حدیث سے کیا لینا دینا ہے۔ اسے تو صرف بزرگوں کی بارگاہوں میں گستاخیاں کرنی اور منہ بھر بھر کر گالی دینی ہے سو وہ دے رہا ہے۔

حضرت سیدۃ النساء کی بارگاہ میں گستاخی پیارے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی پیاری چہیتی بیٹی۔ جگر گوشہ رسول مقبول حضرت سیدتنا بتول فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کی عفت و پاکیزگی پر حوران بہشتی بھی قربان جنکی عظمت و برتری پر کثیر احادیث صحیحہ متواترہ منقول، جن کا وجود مبارک جسم مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا حصہ۔ ان کی بارگاہ اقدس میں مرزا قادیانی

نے جس بدزبانی دریدہ دہنی اور حیاسوز حرکت کا ثبوت دیا ہے اس سے انسانی شرافت اور شریفوں کی غیرت پانی پانی ہو جاتی ہے۔ لیکن کیا کیجئے گا مرزا غلام احمد قادیانی اس زبان کو اپنی سرشت کے اعتبار سے استعمال کرنے کیلئے مجبور ہے۔۔۔۔ لکھتا ہے

"حضرت فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ" حاشیہ "ص۱۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

پنجتن پاک کی مجموعی توہین اہل ایمان کے نزدیک پنجتن سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، حضرت سیدنا مولیٰ علی، حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا، حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں جنہوں نے شجر اسلام کی آبیاری فرمائی اس حیثیت سے انہیں بنائے اسلام بھی کہہ سکتے ہیں لیکن مرزا قادیانی نے اپنی نامراد اولاد کو بنائے اسلام اور پنجتن قرار دیا ہے جس سے پنجتن پاک کی شدید ترین توہین ہوتی ہے ـــــــ لکھتا ہے

میری اولاد سب تیری عطا ہے ٭ ہر ایک تیری بشارت سے ہوا ہے

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں ٭ یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

(درثمین ص۴۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرت سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی گستاخیاں محبوبان نبوت وزیران رسالت حضرات شیخین امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل و درجات اور کردار و کمالات کے واضح بیان میں قرآن مجید کی درجنوں آیات مقدسہ موجود ہیں کتب احادیث میں ان کے فضائل و مناقب کے علیحدہ علیحدہ ابواب ہیں جن سے انکی فضیلت و عظمت آشکارا ہے

ائمہ اسلام اور علماء اعلام نے ان کی افضلیت و برتری اور خلافت و سروری سے متعلق سینکڑوں تصانیف امّت مسلمہ کو عطا فرمائی ہیں۔

مگر مرزا غلام احمد قادیانی جس پر اپنی برتری کا بھوت سوار ہے۔ اور جسکو اپنے سوا کوئی نظر ہی نہیں آتا ہے وہ پوری دیدہ دلیری کے ساتھ اسطرح تبلیغ کرتا ہے۔۔۔

"میں وہی مہدی ہوں جسکی نسبت ابن سیرین سے پوچھا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکر کے درجہ پر ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکر تو کیا وہ بعض انبیاء سے بہتر ہیں۔" (تبلیغ رسالت جلد ۹ ص ۳۰)

یہ تو مرزا غلام کی بولی تھی کہ اس نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین و تذلیل کی بنیاد رکھ دی اب یہ دیکھئے کہ اس کی تعلیم کا اثر اسکے اہلِ خانہ پر کیا ہوا اس سلسلہ میں قادیانی حکیم الامۃ میاں محمد حسین کی ایک ایمان سوز تحریر حاضر خدمت ہے۔

"مجھے اہل بیتِ مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) سے خاص محبت اور عاشقانہ تعلق تھا۔ مجھے اسوقت بھی تمام خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ دلی ارادت ہے۔ اور میں ان سب کی کفش برداری اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ مجھے اس خاندان کے طفیل سے بڑے بڑے نفع ہوئے ہیں۔ میں ان کے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ میرے ایک محبّ تھے جو اس وقت مولوی فاضل بھی ہیں اور اہل بیت مسیح موعود کے خاص رکن رکین ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ فرمایا کہ سچ تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اتنی پیشن گوئیاں نہیں جتنی کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ہیں۔ پھر انہوں نے ایک اور بھی ایسا ہی دکھ دینے والا فقرہ بولا کہ ابو بکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت

غلام احمد کی جوتیوں کے تسمہ کھولنے کے لائق نہ تھے۔

(المہدی ص۵۷ حکیم محمد حسین قادیانی)

یہ مرزا قادیانی کی تعلیم و تربیت کا اس کے اہل بیت پر اثر کہ اسکے سب سے بڑے فاضل رکن کی نظر میں افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اتنی بھی قدر و منزلت نہیں کہ بقول اس کے یہ مقدس حضرات۔ مرزا قادیانی کی جوتڑیوں کا فیتہ کھولنے کے لائق ہوں (العیاذ باللہ رب العلمین) اور اس توہین و تذلیل، حقارت و نفرت کے بعد بھی مرزائی حکیم الامۃ کی دلی ارادت مرزائی اہل بیت کے ساتھ برقرار ہے اور ان کے کفش برداری کو فخر سمجھتا ہے۔

اے قادیانیو! اگر تمہارے اندر ذرا بھی غیرت و حمیت کا شائبہ ہے تو سوچو اور غور کرو کہ یہ زہریلی اور ایمان سوز بولی کوئی سیاہ دل کافر بھی اپنی زبان پر لا سکتا ہے؟ اور کیا دعویٰ کلمہ گوئی کے بعد مذکورہ نظریہ کا کوئی تصور بھی کر سکتا ہے؟ ع تفو بر تو اے چرخ گردوں تفو۔۔۔

اب بھی وقت ہے کہ قادیانیت سے توبہ کرو۔ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں پر لعنت بھیجو اور مذہب مہذب اہلسنّت و جماعت سے منسلک ہو جاؤ۔ کیونکہ۔ ع

کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجموعی توہین و تذلیل

قادیانیوں نے حضرت تاجدار گولڑہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، جلالۃ العلم حضرت محی الدین ابن العربی، حضرت سیدنا غوث اعظم، حضرت سیدنا امام اعظم، حضرت سیدنا شہید اعظم، حضرت سیدنا مولیٰ علی، حضرت سیدنا فاروق اعظم، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی بارگاہوں تک تمام لے کر گالیاں

دیں۔ اور اہانت و گستاخی کی۔ لیکن قادیانی بدبختوں کا جی نہیں بھرا تو تلملا کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی توہین و تذلیل پر اتر آیا۔ پہلے قادیانی نے کلنکی اوتار کی بولی سنئے اور دیکھئے کہ اس مردود ازلی نے جمیع صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین و تذلیل کی شروعات کس طرح کی۔۔۔۔

جو شخص میری جماعت (قادیانیت) میں داخل ہوا در حقیقت سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔

(خطبہ الہامیہ ص۲۵۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

پھر اسی نہج پر مرزا غلام کی امت۔ اور امت کے رہنما آنکھیں موند کر چل پڑے نوع بہ نوع مضامین کی اشاعت قادیانی اخباروں میں ہونے لگی آئینہ صداقت جیسی گمراہ کن کتابیں لکھی گئیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ کی گستاخیاں کی گئیں۔

صحابہ کرام کی مبارک جماعت وہ فائز المرام جماعت ہے جسکے بارے میں "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ (اللہ ان سب سے راضی اور وہ سب اللہ سے راضی) قرآنی ارشاد ناطق ہے اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ (کافروں پر زیادہ سخت اور آپس میں رحم دل ہیں) یہ وہ تمغہ قرآنی ہے جو براہ راست صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حاصل ہے اسی طرح سیکڑوں آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے صحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان و عظمت ظاہر و باہر ہے۔ لیکن قادیانی دھرم میں صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مسلم عظمتیں مرزا قادیانی کے نوکروں چاکروں کو حاصل ہیں۔ قادیانی کتب و رسائل سے صرف دو تین اقتباسات مطالعہ کیجئے اور دیکھئے کہ صحابہ رسول علیہ و علیہم السلام کی کیسی کیسی توہینیں کی گئی ہیں۔

(۱) ایک نبی ہم (قادیانیوں) میں بھی خدا کی طرف سے آیا۔ اگر اسکا اتباع

کریں گے تو وہی پھل پائینگے جو صحابہ کرام کیلئے مقرر ہو چکے ہیں (آئینہ صداقت ص۵۳)

(۴) جو اصحاب مسیح موعود (مرزا قادیانی کے چیلے) کی عیب چینیاں کرتے ہیں کہ ان کی اصحاب آں حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نسبت ہے یا ان سے گھٹیا درجہ کے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ان اصحاب نے آنحضرت صلعم سے تربیت پائی۔ اور ان لوگوں نے مسیح موعود سے۔ دونوں میں فرق بیّن ہے۔ حالانکہ حوالہ جات مافوق الذکر سے ثابت ہے کہ مسیح موعود کو وہی خاتم الانبیاء اور محمد رسول اللہ فرمایا اور مسیح موعود و مصطفےٰ میں تفریق کرنے سے منع کیا کیونکہ مسیح موعود بھی جامع جمیع کمالات محمدیہ ہیں پھر صحابہ مسیح موعود کو آں حضرت صلعم کے ہاتھ کے تربیت یافتہ اور آنحضرت کے صحابہ قرار دیا۔ پس ان دونوں گروہوں میں تفریق کرنی یا ایک کو دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں۔ یہ دونوں فرقے درحقیقت ایک ہی جماعت میں ہیں۔ صرف زمانہ کا فرق ہے وہ بعثت اولیٰ کے تربیت یافتہ ہیں یہ بعثت ثانی کے،،

(الفضل قادیان مجریہ ۲۸ مئی ۱۹۱۸ء جلد ۵ شمارہ ۹۲)

(۳) سب سے بڑا فضل اور انعام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی سے کلام کرے لیکن اس سے دوسرے درجہ پر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے سے کلام کرنے والے انسان کے ساتھ تعلق ہو۔ کیونکہ نبیوں کو خدا تعالیٰ سے بلاواسطہ تعلق ہوتا ہے۔ لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض آدمیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے بلاواسطہ کلام کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ مرزا محمود خلیفہ قادیان منقول از الفضل جلد ۲ شمارہ ۱۱ ۱۸ جولائی ۱۹۱۵ء)

ان اقتباسات پر اگر طائرانہ نگاہ ڈالئے تو مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں

(الف) مرزا قادیانی کی چاکری میں وہی فضائل و درجات حاصل ہوتے ہیں جو صحابہ کرام کو ہوئے۔

(ب) مرزا قادیانی کے چیلوں کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گھٹیا سمجھنا یہ مرزائی صحابہ کی توہین و تذلیل ہے۔

(ج) خاتم الانبیاء سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم۔ اور قادیانی گوپال مرزا غلام کے درمیان تفریق کرنا ممنوع ہے۔

(د) مرزا قادیانی کے حلقہ بگوشوں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان کوئی فرق کرنا اور صحابہ کرام کو افضل جاننا ٹھیک نہیں ہے۔

(ہ) خداوند کریم سے بلا واسطہ تعلق نبیوں کو ہوتا ہے اور انہی سے اللہ تعالیٰ کلام فرماتا ہے مگر قادیانی جماعت کے بعض افراد کو خدا سے وہ تعلق ہے کہ خدا پاک ان سے بلا واسطہ گفتگو فرماتا رہتا ہے (العیاذ باللہ رب العالمین)

یہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق مرزا قادیانی، اس کے خلفاء اور اسکی امت کا عقیدہ و نظریہ جس کے ہر ایک نوک و پلک سے صحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین و تضحیک اور تذلیل کے دھالے بہہ رہے ہیں۔

سوال:۔ کیا قادیانی دھرم والوں اور اس کے بانیوں نے عام مسلمانوں کو بھی گالی گلوچ دی ہے اور انکی توہین و تذلیل کی ہے؟

جواب:۔ کیا خوب سوال ہے، جب قادیانیوں نے اسلام کے اعاظم علماء کرام، صوفیاء عظام، اسلاف والا مقام اور صحابہ ذوالاحترام کی قرار واقعی عظمتوں سے کھلواڑ کیا انہیں بازاری گالیاں دی، اہانت و گستاخی کی انتہا کر دی۔ تو اب کون مسلمان بچتا ہے جو انکی دشنام طرازیوں، چیرہ دستیوں اور بے لگام زبان سے محفوظ رہ جاتا ہے۔ قادیانی دھرم کے نبی اور اس کے رہنماؤں نے صحابہ کرام رضی اللہ

تعالیٰ عنہم سے لیکر آجتک کے تمام مسلمانوں کو اب سے قیامت تک جسقدر اہل ایمان ہونگے سب کو منہ بھر بھر کر گالیاں دی ہیں اور ان پر سب وشتم کیا ہے۔ مرزا قادیانی اپنی مشہور کتاب میں لکھتا ہے۔

"اسلام میں اگرچہ ہزار ہا ولی اور اہل اللہ گزرے ہیں مگر ان میں کوئی موعود نہ تھا۔ لیکن وہ جو مسیح کے نام پر آنے والا تھا وہ موعود تھا"
(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۹ مصنفہ مرزا غلام قادیانی)

پھر لکھتا ہے۔ "یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ اور مخاطبہ کیا ہے۔ اور جسقدر علوم غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اور اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اسکی گردن پر ہے غرض اس حصہ کثیر وحی الہیٰ اور امور غیبیہ میں اس امت میں میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

اور یہ بھی مرزا قادیانی ہی کا دعویٰ ہے۔

"میں خاتم الانبیاء ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا" (خطبہ الہامیہ ص ۲۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا قادیانی کے اس نظریہ وعقیدہ کو سامنے رکھتے ہوئے قادیانی خلیفہ نے اپنے مذہب کا اظہار اسطرح کیا۔

بلکہ میرا یہاں تک مذہب ہے کہ تیرہ سو سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ سے آج تک امت محمدیہ میں کوئی ایسا انسان نہیں گزرا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا فدائی اور مطیع اور ایسا فرمانبردار ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود تھے ۔ "

(حقیقۃ النبوۃ ص ۵ مصنفہ میاں محمود احمد خلیفہ ثانی قادیانی

قادیانی نبی اور اسکی امت کے خلیفہ ثانی کی مذکورہ تحریروں کو سامنے رکھتے ہوئے آپ ہی فیصلہ کر لیجئے کہ زمانۂ خیر ون سے لیکر ابتک کون ایسا مسلمان، اور کون ایسا ولی و بزرگ ہے جس کے خون ناحق سے قادیانیوں کے آستین رنگین نہیں ہیں ۔ سرسری طور پر بھی اگر مذکورہ تحریروں کو پڑھے تو نتیجتاً یہ باتیں سامنے آجاتی ہیں ۔

(۱) کسی ولی یا اہل اللہ کی پیدائش سے پہلے ان کے آنے کی بشارت کسی نبی یا ولی نے نہیں دی مگر مرزا غلام جو مسیح کذاب کے نام سے آنجہانی تھا اسکی بشارت پہلے ہی سے نبیوں رسولوں اور ولیوں نے دیدی تھی ۔

(۲) مرزا قادیانی کو پروردگار عالم نے اپنے مکالمہ و مخاطبہ کیلئے چن لیا تھا اور بیشمار امور غیبیہ پر مطلع فرماتا رہتا تھا مگر صحابہ کے زمانہ سے لیکر آج تک امت محمدیہ میں کوئی ایسا نہیں ہوا ۔

(۳) مرزا قادیانی کی آل اولاد اور دوسرے پکے قادیانیوں کے سوا کوئی مسلمان قیامت تک ولی نہیں ہو سکتا ۔

(۴) تیرہ سو سال کے اندر امت مسلمہ میں کوئی ایسا فرد نہیں گزرا جو مرزا غلام آنجہانی کی طرح مطیع و فرمانبردار اور سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ کا فدائی ہو ۔ وغیرہ ۔۔۔

قادیانیوں کی طرف سے یہ ساری امت مسلمہ کیلئے سب و شتم ہے کہ نہیں اور ان سب کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کذاب و دجال کی برتری کا اعلان

امّتِ مصطفوی کی توہین وتذلیل ہے کہ نہیں ؟ ہاں اگر تمام مسلمانوں کے لئے بازاری اور پھوہر گالی مرزا قادیانی کی زبان کنجری ترجمان سے سننا چاہتے ہیں تو لیجیے سنیئے اور اسکی سرشت کی داد دیجیے۔

(الف) کنجریوں (رنڈیوں) کے بچوں کے بغیر جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے باقی سب میری نبوت پر ایمان لا چکے ہیں۔

(آئینۂ کمالات احمدیہ ص۵۴۷)

(ب) دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔ (نجم الہدیٰ ص۱۰)

(ج) ان لوگوں نے چوروں، قزاقوں، اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ شروع کر دیا۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۲۴ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے اپنی مذکورہ تحریر میں ان تمام مسلمانوں کو رنڈی کی اولاد کہا جنہوں نے اسکی دجالی نبوت کو قبول نہیں کیا۔ پھر انہیں مسلمانوں کو جنگلی بیابانی سوّر اور انکی بیویوں کو کتیوں سے زیادہ ذلیل و خوار کہا جو اس کذاب پر ایمان نہیں لائے۔۔۔

اور اپنی آخری مذکورہ تحریر میں ان مسلمانوں، مجاہدوں کو چور، ڈاکو اور حرامی کہا جس نے اسکی محسن گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت و فرمانبرداری کو قبول نہیں کیا اور اس کے خلاف جدوجہد شروع کی۔

آپ ہی اندازہ لگائیے کیا یہ کسی پڑھے لکھے انسان کی زبان ہے یا کسی جاہل و بیہودہ اور کنجری دلّال کی۔ یہ تو صرف اسکی گوہر فشانیوں کے چند نمونے تھے۔ ویسے اس نے اپنے جس مخالف کیلئے زبان کھولی رذالت و کمینگی کی حد کر دی ہے۔ مثلاً جب مولوی عبد الحق غزنوی، مولوی ثناء اللہ امرتسری وغیرہ کی تنقید و تردید کیلئے بیٹھا تو اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا اور دیوانہ

کتے کی طرح یوں بھونکنے لگا۔

رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی۔۔۔ اور اسکا تمام گروہ علیہم فعال

لعن اللہ الف الف مرۃ ان پر خدا کی لعنت کے دس لاکھ جوتے برسیں،

اے پلید دجال! تعصب نے تجھ کو اندھا کر دیا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۶ مرزا غلام قادیانی)

یہ ہے لعنت وملامت اور گالیوں کی بوچھاڑ جسکی کوئی مثال کسی اہل قلم کے یہاں نہیں مل سکتی ہے لیکن قادیانیوں کو فخر کرنا چاہیے کہ یہ اس کے نبی اور مامور من اللہ کی بولی ہے جس کی ہر بولی اس کے یہاں قانون کی حیثیت رکھتی ہے جس کے خلاف کسی قادیانی کو اختلاف کی جرأت نہیں۔

اگر بناسپتی نبی کی زبان پر ہذیان ایسی نہیں ہو تو شریفوں اور رذیلوں میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا۔ اسلئے مرزا قادیانی کی زبان سے جو کچھ نکلا وہ لائق تعجب نہیں اسکو اپنی خاندانی زبان استعمال کرنی ہی چاہیے۔ تعجب تو ان لوگوں پر ہے جنہوں نے اسکی بولی کو وحی الٰہی کا درجہ دیا اور اپنا دینی رہنما، مجدد وقت، محدث زمانہ اور نبی ورسول مان لیا۔

آٹھویں ملاقات

السلام علیکم ؛ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال:۔ اب تک قادیانیوں کے جس قدر عقائد ونظریات اور مرزا قادیانی کے دعوے سننے کو ملے سچ پوچھیے تو میرے قدموں تلے سے زمین نکل گئی اور میں حیرت و استعجاب میں پڑ گیا کہ کیا کوئی مسلمانی کا دعویٰ کرنے کے باوجود ایسی ایسی ناپاک اور شیطانی بکواس سے کتابوں کو سیاہ کر دے گا۔ اور اپنے کو جہنم کا ایندھن بنائے گا۔

حضرات! میرے خیال میں مرزا قادیانی کے ان گندے

عقیدوں سے خود تمام قادیانی بھی آگاہ نہیں ہونگے انہیں تو اسلام ہی کا سبز باغ دکھلا کر قادیانیت میں پھنسا لیا گیا ہوگا، ورنہ ان پڑھ سے ان پڑھ اور دین سے بیگانہ آدمی بھی ان خبیث عقیدوں کو برداشت نہیں کرسکتا چہ جائے کہ اس جماعت میں شامل ہو جائے (العیاذ باللہ) آج کی ملاقات میں میں یہ جاننا چاہونگا کہ کیا قادیانیوں کے نزدیک شعائر الٰہیہ مثلاً قرآن و حدیث، بیت اللہ و بیت المقدس، مکہ و مدینہ وغیرہا کی کوئی عزت و عظمت ہے یا نہیں؟ کیونکہ شعائر الٰہیہ کی عزت و عظمت کرنا اہل ایمان کی صداقت و سچائی کی نشانی ہے۔

جواب:۔ جی ہاں آپ کا خیال درست ہے کہ اکثر قادیانی عقائد قادیانیت سے بے خبر ہیں۔ صرف اسلئے قادیانی ہو گئے کہ انکے باپ دادا قادیانی تھے۔ یا اکثر رشتہ دار قادیانی تھے۔ یا پھر قادیانی مبلغوں نے اصل اسلام کا سبز باغ دکھلا کر انہیں قادیانیت میں پھانس لیا اور اب وہ اپنے نام نہاد "جماعت احمدیہ" سے الگ ہونا اپنے لئے شرم و عار محسوس کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اہلسنت و جماعت والے ہمارے باپ دادا کو گمراہ سمجھنے لگیں گے اور ہماری گذشتہ زندگی پر لعنت و ملامت کریں گے۔ لیکن میرے بھائی! یہ سمجھنا بالکل ہی غلط اور بے معنی ہے کہ جب حق و باطل ظاہر ہو جائے تو باطل پر تھوک دینا چاہیئے اور حق کے دامن سے وابستہ ہو جانا چاہیئے۔ کہ اسی میں دنیا و آخرت کی کامیابی اور اللہ جل جلالہ اور رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خوشنودی ہے۔ بالفرض اگر وہ شرم و عار کرتے رہیں گے تو ان کی آئندہ نسلیں بھی خراب ہو سکتی ہیں اور انکی جوابدہی کے لئے یہ بھی ذمہ دار ہوں گے۔ جیسے انکی گمراہی و ضلالت کیلئے ان کے ساتھ ساتھ ان کے باپ دادا بھی عنداللہ گرفتار ہوں گے۔

ہوں گے۔ شعائر الہیہ کی عزت و تکریم یقیناً واجب اور اخلاص و ایقان کی علامت ہے جس کلمہ گو کے اندر اس کی تکریم و تعظیم نہیں اسکی کلمہ گوئی صرف زبانی اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (جو شعائر الہیہ کی تعظیم کرتا ہے تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے)

قادیانیوں نے تمام شعائر الہیہ کی توہین و تذلیل کی ہے نہ قرآن و حدیث ان کی زبانِ طعن سے محفوظ ہے نہ مکہ مدینہ اور بیت المقدس یہاں تک کہ نماز روزے اور حج وغیرہ کی توہین کرنا بھی اسکے مذہب خبیث میں داخل ہے۔ قادیانیوں کے ذخیرۂ اہانت میں سے چند نمونے پیش کر رہا ہوں ملاحظہ کیجئے اسکی کلمہ گوئی زبانی ہے یا قلبی؟

(الف) **قرآن پاک کی توہین** مرزا غلام احمد قادیانی کا خلیفہ ضلالت مرزا محمود دنا مسعود اپنے خطبہ جمعہ میں اعلان کرتا ہے۔

"یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود نے پیش کیا۔ اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں نظر آئے اور کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دے اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اسی ذریعہ سے نظر آئے گا کہ حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دیکھا جائے۔ اگر کوئی چاہے کہ آپ سے علیحدہ ہو کر کچھ دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہ آئیگا ایسی صورت میں اگر کوئی قرآن کو بھی دیکھے گا تو وہ اسکے لئے يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ والا قرآن نہ ہوگا۔ بلکہ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاءُ والا قرآن ہوگا۔ الخ (منقول از الفضل مجریہ قادیان جلد ۱۲ شمارہ ۴)

یہ مرزا قادیانی کی خلافت کا اثر کہ اسکی روشنی میں سوائے "براہین احمدیہ" کے کوئی قرآن نہیں سوائے "ملفوظات احمدیہ" کے کوئی حدیث نہیں۔ اور سوائے رام وکرشن اور گوپال ونانک کے کوئی دوسرا نبی نہیں، یہاں تک کہ رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود سراپا مسعود بھی کوئی معنی نہیں رکھتا ہے اگر قادیانیت کی عینک لگا کر نہ دیکھا جائے۔

اپنی اس ناپاک تقریر میں خلیفہ قادیانی نے پوری دنیا کے قرآن پاک کو ضلالت وگمراہی کا پولندہ اور ہدایت ونور سے دور ومہجور بتایا۔ صرف مرزائی قرآن کو صحیح مانا اور یہ قرآن پاک کی بدترین اہانت وتذلیل ہے۔ شاید یہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ خلیفہ قادیانی کی تقریر ہے جس میں جوش وجذبہ کی کارفرمائی ہے لہذا اسکی شرعی گرفت نہیں ہونی چاہیے۔

لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ کلمہ کفر خواہ جوش وجذبہ میں زبان سے نکلے یا ہوش وحواس میں، ہر طرح کفر ہی ہے۔ پھر تقریر کو تقریر ہی رہنے دیا جاتا تو صرف مقرر وسامع ہی عند الشرع ماخوذ ہوتے مگر قادیانیوں نے اس تقریر کو ضابطہ تحریر میں لاکر اخبارات ورسائل کے ذریعہ اسکی اشاعت کرکے قادیانی دھرم والوں کو جہنم رسید کر دیا۔ کیونکہ کسی قادیانی نے اسکی تردید نہیں کی بلکہ اسی کے مطابق اپنا ایمان وعقیدہ گڑھ لیا۔

اب کوئی بھی قادیانی یہ کہکر اپنا دامن نہیں بچا سکتا ہے کہ "ہم بھی قرآن کو مانتے ہیں" ہاں اس کو یہ کہنا چاہیے "ہم قادیانی قرآن کو مانتے ہیں" اسلئے کہ قادیانی خلیفہ نے قرآن کو تقسیم کر دیا اور ببانگ دہل اعلان کیا۔ کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے پیش کیا۔

احادیث کریمہ کی توہین | قرآن کریم کی طرح سنت نبویہ علٰی صاحبہا الصلوۃ والسلام بھی دین اسلام کی اساس وبنیاد ہے، جس کے بارے میں ارشاد

ربانی ہے۔ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔
رسول جو کچھ تمہیں دیں انہیں لے لو اور جن سے منع کریں ان سے رک جاؤ،،
،،اور جس کے بارے میں ارشاد رسول علیہ السلام ہے،، عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ، تمہارے
اوپر میری سنت لازم ہے،، مگر قادیانیوں نے سنت نبویہ اور احادیث
مبارکہ کے متعلق بھی زبان درازیاں کی ہیں۔ ان کے یہاں احادیث
کریمہ کے پرکھنے کا معیار، رواۃ واسناد اور اصول حدیث نہیں بلکہ مرزا قادیانی
کی زبان بے لگام ہے۔ یعنی قادیانیوں کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ کس
متنِ حدیث کے راوی کون ہیں اور اصولی اعتبار سے ان کی کیا حیثیت ہے؟
بلکہ وہ صرف مرزا قادیانی کی زبان کو احادیث کی صحت وعدم صحت کا معیار
جانتے مانتے ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ ثانی کی جرأت و
بے باکی دیکھئے اور اس کی نظر میں احادیث مبارکہ کی اہمیت کا اندازہ لگایئے
،، اگر حدیثوں کو اپنے طور پر پڑھیں گے۔ تو وہ مداری کے پٹارے
سے زیادہ وقعت نہ رکھیں گی۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرمایا
کرتے تھے۔ حدیثوں کی کتابوں کی مثال تو مداری کے پٹارے کی
ہے۔ جس طرح مداری جو چاہتا ہے اس میں سے نکال لیتا ہے
اسی طرح ان سے جو چاہو نکال لو۔
(پھر کہتا ہے) چنانچہ حضرت مسیح موعود (مرزا آنجہانی) بڑی وضاحت
سے فرماتے ہیں۔ مولوی لوگ حدیث لئے پھرتے ہیں مگر حدیثوں
کا یہ کام نہیں کہ میرے متعلق فیصلہ کریں۔ بلکہ میرا کام ہے کہ میں
بتاؤں فلاں حدیث درست ہے اور فلاں غلط،،
(خطبہ جمعہ منقول از الفضل قادیان ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء)

مرزا غلام احمد قادیانی نے احادیث مبارکہ کے ذخیرے (بخاری، مسلم، ترمذی

ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، نسائی، موطا امام مالک، موطا امام محمد وغیرھم کو مداری کا پٹارہ قرار دیا۔ اور اس کے خلیفہ نے اسی کو اپنا ایمان قرار دیا۔
بنا بریں قادیانی نبی کے قول مذکور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ احادیث کریمہ کی روشنی میں قادیانی کذاب کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ احادیث کریمہ کی روشنی میں اسکی دجالی نبوت کا پول کھل جائے گا۔ لہٰذا اس نے احادیث مبارکہ کے تمام ذخائر کو مداری کا پٹارہ کہہ کر قابلِ اعتنا ہی نہیں سمجھا، صرف وہ حدیثیں جو اسکی نگاہ میں اسکی مؤید ہیں اس کے نزدیک قابل اعتبار ہیں۔ اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کی شدید ترین توہین ہے۔ جو دین حنفی کی توہین ہونے کی وجہ سے ضلالت و گمراہی اور بد دینی ہے۔

بیت اللہ شریف کی توہین پہلے یہ سن لیجیے کہ قادیانی دھرم دو مشہور فرقوں میں بٹا ہوا ہے ایک کو لاہوری گروپ اور دوسرے کو قادیانی گروپ کہتے ہیں۔ قادیانی گروپ لاہوری کو غیر مبایعین کہتے ہیں اور قادیانی گروپ کو مبایعین ۔۔۔ ان دونوں گروپ کے بنیادی عقائد تقریباً یکساں ہیں یعنی دونوں گروپ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا مقتدار رہنما مانتے ہیں۔ نبی و رسول اور تشریعی نبی ہونے میں ان کا آپسی اختلاف ہے اسی طرح بعض مسائل میں بھی اختلاف ہے جو اہلسنت و جماعت کے نزدیک قابل توجہ نہیں۔
قادیانیوں کے لاہوری گروپ کے امام و مقتدی مولوی محمد علی لاہوری نے خانہ کعبہ (بیت اللہ شریف) کی عظمت و شان کو بیان کرتے ہوئے اپنی مشہور کتاب ،، نکات القرآن حصہ سوم ص۲۶ ،، پر لکھا

،، یہ بھی خصوصیت ساری دنیا میں صرف خانہ کعبہ کو ہی حاصل ہے کہ وہ امن کا مقام ہے ،، مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا (القرآن) ،، (نکات القرآن)

لیکن مولوی محمد علی لاہوری کے پیر و مرشد اور نبی اعظم مرزا غلام احمد قادیانی آں جہانی نے یہ خصوصیت وصفت اپنی قادیانی مسجد کو قرار دیکر کعبہ مکرمہ (بیت اللہ شریف) کی شدید ترین توہین و تذلیل کی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے قرآن (براہین احمدیہ) حاشیہ در حاشیہ میں لکھتا ہے۔

"بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کیلئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے۔ اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور آخری فقرہ مذکورہ بالا (مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا) اسی مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے۔ (براہین احمدیہ ص۵۵۸)

قرآن پاک نے جس آیۂ کریمہ میں بیت اللہ شریف اور حرم محترم کے تقدس واحترام کو بیان فرمایا اسی آیۂ کریمہ کو مرزا قادیانی اپنی نام نہاد مسجد اور چوبارہ پر چسپاں کر رہا ہے اور ظاہر ہے کہ بیت اللہ شریف کی عظمت و بزرگی کسی ناپاک وجود کی بیٹھک کو دینا بیت اللہ شریف کی اہانت و تذلیل ہے۔

حرم پاک کی توہین کعبۃ اللہ شریف کے ارد گرد مسجد حرام شریف ہے اور اس کے گرداگرد میلوں میل میں پھیلا ہوا علاقہ ارضِ حرم ہے جو حرم الٰہی کہلاتا ہے جسکی عزت واحترام کا قانون۔ آفاقی قوانین سے جداگانہ ہے۔ اسی طرح آرام گاہ نبوی (روضۂ منورہ) کے گرداگرد مسجد نبوی شریف ہے اور مسجد نبوی کے ارد گرد میلوں میل میں پھیلا ہوا "حرم نبوی" ہے جسکا مقام و مرتبہ حرم الٰہی کے بعد ساری روئے زمین سے بلند و بالا ہے اور عاشقوں کی نگاہ میں تو حرم نبوی کا مقام ہی کچھ اور ہے۔ لیکن قادیانیوں نے حرم الٰہی اور حرم نبوی شریفین کے مقابلہ میں مرزا قادیانی آنجہانی کے مقام پیدائش قادیان کو مقام محترم اور ارضِ حرم قرار دیکر حرمین شریفین کی توہین و تذلیل کی اور

اپنی قلبی کدورتوں اور اسلام دشمنی کا اظہار کیا۔
مرزا غلام احمد قادیانی حرمین شریفین کی اہانت و تذلیل کی بنیاد اسطرح ڈالتا ہے۔

" زمینِ قادیان اب محترم ہے، ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے
(در ثمین صـ ۵۲ مصنفہ مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی نے تو قادیان کو ارضِ حرم قرار دیا اور اسکے خلفاء نیز امتیوں نے قادیان میں منعقدہ جلسوں میں شرکت کرنے کو حج قرار دیا اس طرح حرمین طیبین دونوں کی توہین کر کے اسلام سے بغاوت کا اعلان کیا۔ ایک جلسہ کی رپوٹ سنیئے۔

" جو احباب واقعی مجبوریوں کے سبب اس موقع (سالانہ جلسہ) پر قادیان نہیں آسکے۔ وہ تو خیر معذور ہیں۔ لیکن جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد واثق کا پاس کیا۔ اور ارضِ حرم (قادیان) کے انوار و برکات سے بہرہ اندوز ہوئے۔ ابا محترم (مرزا قادیانی) کی زیارت کرنے کے شوق میں دار الامانِ مہدی ٹھیک وقت پر آن پہنچے انکی للٰہیت انکا اخلاص فی الواقعہ لائق تحسین ہے۔
(پھر لکھتا ہے) اقامت نماز کے وقت جب ہجوم خلائق مسجد مبارک میں نہیں سما سکتا۔
تو گلیوں، دوکانوں، اور رستوں میں نمازی ہی نمازی نظر آتے ہیں، اور ارضِ حرم کے چار مصلوں کی حقیقت ظاہر کرنے والا یہ نظارہ بھی ہر سال دیکھنے میں آتا ہے۔
(الفضل قادیان ۲۶ دسمبر ۱۹۱۵ء جلد ۳ شمارہ ۲۴)

غور کیجیئے کہ مسلمانوں کے نزدیک تو حرمین شریفین دارالامان ہے مگر قادیانی

خلیفہ اور قادیانی امت کے نزدیک حرمین طیبین دارالامان نہیں بلکہ قادیانی دارالامان ہے جسکے انوار وبرکات سے قادیانی کے پجاری لوگ بہرہ اندوز ہو رہے ہیں۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کی توہین جب قادیانیوں نے بیت اللہ شریف اور حرم محترم کی توہین وتذلیل کو اپنا ایمان ودھرم بنالیا ہے تو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تعظیم وتکریم کا ان کے یہاں کوئی سوال ہی نہیں ہے اور جب گنبد خضراء، روضہ منورہ ان بدبختوں کے نزدیک کیڑے مکوڑے اور تعفن سے بھرپور ہے تو اس کی عزت کا کیا سوال ہے پھر بھی ان کے نفاق قلبی اور شوریدہ سری کو دیکھئے کہ ان کے جغرافیہ میں مکہ ومدینہ کہاں ہے

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کا یہ جو الہام ہے کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں اس کے متعلق ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام قادیان کے ہیں۔ مگر غیر مبایعین (لاہوری قادیانی گروپ) مدینہ لاہور کو اور مکہ قادیان کو قرار دیتے ہیں اور اسی بات پر وہ قائم ہیں“

(الفضل قادیان ۵ جنوری ۱۹۲۳ء)

یہ میاں محمود خلیفہ ثانی قادیانی کے سالانہ جلسہ میں تقریر کی رپورٹ ہے کہ اسکے نزدیک مکہ ومدینہ سے مراد قادیان ہے مگر یہ بھی اس کی پاگل پنی ہے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے وطن قادیان میں نہیں مرا بلکہ لاہور کے ایک سنڈاس میں جاکر مرا۔ پھر معلوم نہیں کیوں اس نے مکہ ومدینہ سے مراد قادیان ہی لیا ہے حالانکہ یہ مراد مرزا قادیانی کی نامراد پیشنگوئی سراسر خلاف ہے۔

جب مرزا محمود نامسعود کو اپنے باپ کی پیش گوئی یاد آئی تو فوراً اس نے پینترا بدلا اور لاہوری قادیانی گروپ کا عقیدہ پیش کیا کہ اس کے نزدیک مدینہ سے مراد لاہور اور مکہ سے مراد قادیان ہے۔ لہٰذا لاہور میں مرنا گویا مدینہ ہی میں مرنا ہے۔ (معاذاللہ تعالےٰ)

مسجد اقصیٰ کی توہین

مسجد اقصیٰ مسلمانوں کا قبلہ اولیٰ ہے اور اس سے پہلے بہت سارے انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتیوں کا قبلہ رہا ہے۔ قبلہ تبدیل ہو جانے کے بعد بھی اس کی تعظیم و تکریم اپنی جگہ مسلّم ہے کہ وہاں کی ایک نماز پچاس ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ مگر قادیانی دھرم والوں نے اس کی عزت و تکریم کو بھی مجروح کیا تاکہ مسلمانوں کا دل زخمی ہو۔ لیکن کیا کیجئے جو بیت اللہ شریف، ارض حرم اور مکہ و مدینہ کی اہانت و تذلیل بر سر عام کر سکتا ہے اسکی نگاہوں میں مسلمانوں کے قبلہ اولیٰ کی بھلا کیا عزت ہوگی۔ قادیانیوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے اپنی کتاب "تبلیغ رسالت جلد نہم" کے کئی صفحات سیاہ کر ڈالے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسجد اقصیٰ سے مراد یروشلم کی مسجد اقصیٰ نہیں بلکہ قادیان میں بجانب مشرق واقع یہ مسجد ہے اس سلسلہ میں ان کے اخبار "الفضل" کا ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے۔

"سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ۔ کی آیت کریمہ میں مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد ہے۔ اس معراج میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے۔ اور وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے۔ جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی برکات اور کمالات کی تصویر ہے"۔ (الفضل ۲۱ اگست ۱۹۳۳ء جلد ۲۰ شمارہ ۲۲)

یہ ہے قادیانی مفسرین قرآن کی قساوت قلبی اور شعائر الٰہیہ سے انحراف کی روشن دلیل کہ نزول قرآن کے وقت سے لیکر آج تک تمام مسلمانوں

کے نزدیک مسجد اقصیٰ سے مراد یروشلم کی مسجد اقصیٰ ہے جو حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں تعمیر ہوئی ہاں بعض بزرگوں نے مسجد اقصیٰ سے وہ دور والی مسجد (بیت المعمور) مراد لیا ہے جو آسمانوں کے بیچوں بیچ نورانی سجدہ گاہ ہے۔ لیکن ماتم کیجئے قادیانی مفسر قرآن کی تفسیر دانی پر کہ ان کے نزدیک قرآن پاک کی تمام تفسیریں نظر انداز کر دینے کے قابل ہیں اور صرف وہی تفسیر قابل اعتبار ہے جو قادیانی مفسرین نے کی اور ان کے نزدیک آیۂ مذکورہ میں مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد ہے

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے اتباع میں قادیانی مفسر قرآن کو بھی افیون بھنگ اور ہیروئن کی عادت رہی ہوگی جسکے نشہ میں بدمست ہو کر قرآنی آیۂ مقدسہ کی یہ تفسیر کر گیا کیونکہ تاریخی پس منظر میں اس وقت قادیان کے اندر کوئی مسجد ہی نہیں تھی جس وقت اسیر اقصیٰ کا واقعہ پیش آیا تھا اور نہ اس وقت مرزا قادیانی کا وجود نا مسعود تھا جس کے حکم سے قادیان میں نام نہاد مسجد بنی، پھر آپ ہی غور کیجیے کہ معراج نبوی کے وقت قادیان بیابان میں مسجد اقصیٰ کہاں سے آگئی؟

لیکن قادیانیوں کو ضد ہے کہ مسجد اقصیٰ سے مراد بیت المقدس کی مسجد اقصیٰ نہیں بلکہ مسجد اقصیٰ وہی ہے جو قادیان میں مرزا قادیانی کے حکم سے بنائی گئی

(تبلیغ رسالت جلد ۹ ص ۲۵)

جب قادیانی دھرم کے رہنماؤں اور قرآنی علوم کے جاننے والوں کا یہ حال ہے تو معلوم نہیں قادیانی عام امت کا کیا حال ہوگا ؎

گر ہمیں است مکتب و ملاء کار طفلاں تمام خواہد شد

حج کی توہین

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے قادیان میں ایک سالانہ جلسہ کی بنیاد ڈالی اور اس میں شرکت کی تاکید کرتے ہوئے

اپنی امتیوں کو بتایا کہ اس جلسہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے رکھی گئی ہے اور اس میں شرکت کے بڑے فضائل و برکات ہیں، چنانچہ وہ اپنی معروف کتاب "آئینہ کمالات اسلام" میں لکھتا ہے

"اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی اور حکم ربانی ہے۔ (آئینہ ص ۲۵۲)

یہ اسلامی حج کی عظمتوں اور برکتوں کو مجروح کرنے اور ایک نئے حج کی شروعات کی طرف پہلا قدم ہے جسکی بنیاد قادیانیوں کے نبی اعظم (معاذ اللہ تعالیٰ) نے اپنے وطن میں ڈال دی اب یہ دیکھئے کہ ایک نئے حج اور اس کے مقامات کی تعمیر قادیانی رہنماؤں نے کس طرح کی ـــــ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا محمود دنا مسعود خلیفہ ثانی قادیانی، قادیان کے جلسہ کی اہمیت و فضیلت اور اسلامی حج کے مقامات کی توہین و تذلیل کرتے ہوئے تقریر و تحریر بیان کرتا ہے

"آج کا جلسہ پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدائے تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کیلئے مقرر کیا تھا۔ آج احمدیوں، (قادیانیوں) کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے، مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کرنا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کیلئے مقرر کیا ہے (برکات خلافت ص ۵، ۷)

مرزا محمود کی یہ تقریر و تحریر ۱۹۳۲ء کی ہے جب حرمین شریفین کی خدمات شریف مکہ کے سپرد تھیں اور عرب شریف پر شریفوں کی حکومت تھی اس وقت سعودی نجدی کا غلبہ وہاں نہیں ہوا تھا اور شریف مکہ کی نظر میں قادیانی و نجدی دونوں برابر تھے، اسی وقت قادیانیوں نے یہ طے کر لیا تھا کہ ہمارے

حج کا مقام اب مکہ نہیں بلکہ قادیان ہے۔ جو بحکم الٰہی حج کے لئے مقرر کیا گیا ہے جہاں حج کے اغراض و مقاصد اور برکات و منافع حاصل ہوتے ہیں اور مکہ کا حج تو اب خشک اور بے فیض ہوگیا (معاذاللہ) چنانچہ "پیغام صلح" (جو قادیانیوں کا مشہور اخبار تھا) میں ایک قادیانی بزرگ کا شائع شدہ انوکھا فیصلہ سنئے

"حضرت مرزا کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے۔ اسی طرح اس ظلی حج کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے کیونکہ وہاں پر آج کل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے"

یوں تو قانونی طور پر رائے عامہ سے مجبور ہو کر سعودی گورنمنٹ نے بھی حرمین شریفین میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع قرار دیدیا ہے۔ مگر مختلف ملکوں میں مقیم سعودی سفراء کو دھوکہ دیکر قادیانی دھرم والے بھی نام نہاد حج و عمرہ کا ویزا حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن جب مکہ کے حج و عمرہ سے ان کے لئے کوئی فائدہ اور قومی ترقی وابستہ نہیں بلکہ الٹا جان و مال کا خطرہ ہے تو انکو وہیں حج کرنا چاہیے جہاں ان کیلئے حج کے مقامات مقرر کئے گئے ہیں۔ اور پھر جب مکہ والا اسلامی حج ان کیلئے خشک حج کا درجہ رکھتا ہے تو انہیں تر حج کیطرف ہی رجوع کرنا چاہیے، کیونکہ حج سے زیادہ ثواب تو انکو جلسہ و جلوس کی چلت پھرت میں مل جاتا ہے تو تضیع مال، دھوکہ دہی اور اپنے آپ کو سنی مسلمان ظاہر کرنے سے کیا فائدہ؟

ان باتوں کے پیش نظر یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھ لینے اور اپنے آپکو قادیانی یا احمدی شمار کر لینے کے بعد بھی اکثر قادیانیوں کا دل اپنے دھرم پر مطمئن نہیں ہے ورنہ وہ مکی حج کیلئے جھوٹی قسمیں نہ کھاتے اپنی قادیانیت نہ چھپاتے اور اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت ظاہر نہ کرتے۔ لیکن حق وہی ہے جو سر چڑھ کر بولتا ہے۔ ہزار جتن کے باوجود بھی قادیانی کے

حلق سے بات نیچے اترتی نہیں کہ حج کیلئے قادیان کو مقام مقرر کیا گیا ہے۔"

جہاد اسلامی کا انکار اور اسکی توہین

جہاد۔ اسلامی فرائض میں سے ایک اہم فرض ہے کہ جب ضرورت داعی ہو اور اسباب مہیا ہوں تو مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے، تاکہ مسلمان باغیان اسلام سے بحکم خداوندی "وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ" نبرد آزما ہو سکے اور اسلامی تقاضوں کو پورا کرے مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے برٹش کی غلامی اور کافرانہ مزاج رکھنے کی وجہ سے جہاد اسلامی کی فرضیت کا انکار کرتے ہوئے اسکی کھلی توہین کی ہے جو کسی کلمہ گو سے متصور نہیں ہو سکتا۔ مرزا قادیانی نے جہاد کرنے والے مسلمانوں کو دشمن خدا اور منکر نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی مشہور کتاب "اربعین" میں لکھتا ہے۔

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اسکے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا۔ (اربعین ع۲ ص۴۷)

مرزا قادیانی نے اپنی امت کو ترکِ جہاد کا جو حکم دیا ہے در اصل اپنی محسنہ برطانیہ گورنمنٹ کا حق نمک ادا کیا ہے، کیونکہ اسی اہم تحریر کیلئے اس پر لاکھوں پونڈ خرچ کئے گئے تھے اور مسلمانوں کے خلاف اسے برٹش شیشہ میں ڈھالا گیا تھا۔ جہاد اسلامی سے متعلق اس کا ایک اور فتویٰ ملاحظہ

کیجیے اور دیکھیے کہ اس کور باطن نے اسلامی فرائض کا جنازہ کس قدر بے دردی کے ساتھ نکالا ہے۔ اور جہاد اسلامی کو حرام قرار دیا ہے۔ لکھتا ہے۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(اعلان مرزا قادیانی۔ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم ص۴۹)

عیاں را چہ بیاں، آپ خود ہی فیصلہ کیجیے کہ کیسی کلمہ گو کی بولی ہے یا کسی دشمن اسلام کی۔

سوال:۔ العیاذ باللہ۔ قادیانی دھرم کے بانی اور اسکے اماموں کی کافرانہ گفتگو سنتے سنتے میں پریشان ہو گیا ہوں میرے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ کلمہ گوئی کے باوجود کوئی مدعیٔ اسلام، شعائر الہیہ مقامات مقدسہ یہاں تک کہ فرائض اسلام حج و جہاد کی ایسی توہین و تذلیل کرے گا۔ جس سے ہر کلمہ گو کا سر شرم و ندامت سے جھک جائے گا۔

اللہ پاک اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہر مسلمان کو قادیانی عقائد و نظریات سے اور ناپاک خیالات و تحریرات سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

جواب:۔ خدا کرے کہ آپ کی طرح ہر مسلمان، قادیانی دھرم کے گندے عقائد و خیالات

اور اسلام کش نظریات سے باخبر ہو جائے اور اسکی اصلیت کو جان جائے تاکہ اس کے مکروفریب کے جال میں پھنسنے سے بچے اور اپنے ایمان و اسلام کی حفاظت کر سکے ___ قادیانی دھرم چودھویں صدی ہجری کے ربع اوّل کی وہ ہولناک تحریک اور ناپاک سازش ہے جس کے کئی پڑھے لکھے لوگ بھی شکار ہو گئے اور ایمان و اسلام سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اے کاش انہیں قادیانیت کی اصلیت معلوم ہوتی اور قادیانیوں کا صحیح روپ ان کے سامنے ہوتا تو وہ ہرگز قادیانی دام تزویر میں نہیں پھنستے۔

خدا کرے اب بھی ان کی آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں اور حقیقت میں نگاہیں انہیں مل جائیں تاکہ وہ سچ اور جھوٹ، حق و باطل اور نور و نار میں فرق و امتیاز پیدا کر سکیں۔ وھو الموفق الی الھدیٰ والصواب۔

نویں ملاقات

السلام علیکم ؛ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال :- الحمد للہ قادیانی دھرم کے منافقانہ چہرہ سے آپ نے نقاب اٹھا دیا اور اس کا اصل چہرہ میرے سامنے آگیا۔ لیکن کیا ان حقائق کو جان لینے کے بعد کوئی عقل و شعور والا آدمی مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانی دھرم سے وابستہ لوگوں کے ساتھ کسی طرح کا دینی یا دنیوی تعلق کو بحال رکھ سکے گا؟ میرے خیال میں اگر کسی کے اندر اسلامی غیرت و حمیت ہو اور اسلام سے ذرا بھی محبت ہو تو ایسے اسلامی غداروں اور دین کے بیوپاریوں سے نہ تو کوئی دینی رشتہ باقی رکھے گا اور نہ ہی دنیاوی تعلقات استوار کرے گا۔ کیونکہ ان لوگوں نے خود ہی اپنے آپ کو دین اسلام سے الگ تھلگ کر رکھا ہے اور ضروریات دینی و ایمانی کی بیخ کنی پر کمربستہ و آمادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک

صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہر مسلمان کو قادیانی جراثیم سے محفوظ رکھے۔ آمین
آج کی ملاقات میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ قادیانی دھرم کے بانی اور اماموں نے تو مسلمانوں کو فحش گالیوں سے نوازا ہے جسکو میں نے ساتویں ملاقات میں سن لیا تھا۔ لیکن کیا ان کے دھرم کے مطابق مسلمان ان کی نظر میں مسلمان جنت میں جانے کے لائق ہے؟ یا نہیں؟ یعنی قادیانی دھرم میں مسلمانوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:۔ خدا کا شکر ہے کہ تھوڑی سی توجہ کے بعد آپ نے قادیانی کی اصلیت وحقیقت کو جان لیا اور اس کے تئیں آپ نے اپنے قلبی تنفر کا اظہار کیا، مولی کریم صراط مستقیم پر استقامت عطا فرمائے اور ہر طالب حق کو حق پہچاننے اور باطل سے ناتا توڑ لینے کی توفیق ارزانی عطا فرمائے۔

جی ہاں مسلمانوں کو گوٹھے دار گالیوں سے نوازنا اور ہرا کہنا قادیانیوں کا آبائی پیشہ ہے جس سے مسلمانوں کو تنگ دل نہیں ہونا چاہیے۔ کہ گالی دینا انکی عادت ہے اور برداشت کرنا مسلمانوں کا طریقہ۔

مسلمانوں کی شرعی حیثیت قادیانیوں کے نزدیک یہ ہے کہ وہ ایمان واعمال صالحہ سے آراستہ وپیراستہ ہونے کے باوجود کافر وجہنمی ہے کیونکہ وہ مرزا غلام قادیانی کا غلام نہیں۔ اور جو مرزا غلام قادیانی کا غلام نہیں وہ ہزار مسلمان ہوتے کے بعد بھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ مرزا غلام قادیانی نے اس بات کا اعلان بذریعہ اشتہار کیا اور اسکی امت کے دیگر رہنماؤں نے اس بات کا پروپگنڈہ اپنی کتابوں میں اسی اشتہار کے حوالہ سے کیا۔
غلام قادیانی نے اس اشتہار کے مضمون کو الہامی قرار دیتے ہوئے اشتہار کی سرخی "معیار الاخیار" قائم کی اور اس میں جگہ بہ جگہ لکھا۔
"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا۔ اور تیری بیعت میں داخل

نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے"۔ الخ

قیامت تو یہ ہے کہ قادیانی بے رحموں نے صرف مسلمانوں ہی کو کافر وگمراہ اور جہنمی نہیں ٹھہرایا بلکہ ان لوگوں کو بھی کافر وجہنمی گردانا ہے جو لوگ مرزا قادیانی کو سچا ماننے اس کی نبوت ورسالت کا اقرار ویقین کرنے کے باوجود اسکے حلقہ بیعت میں داخل نہیں ہوئے ہیں۔

گویا اس کے یہاں مسلمان ہونے کیلئے مرزا غلام کا مرید ہونا اور اسکے حلقہ بیعت میں داخل ہونا ضروریات دین میں سب سے اہم واکد اور ضروری ہے چنانچہ قادیانیوں نے نہایت جرأت وبیباکی کے ساتھ اس کی تشریح وتوضیح کرتے ہوئے اپنے "عقائد احمدیہ" میں لکھا۔

"آپ (مرزا غلام) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کیلئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو آپکو دل سے سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے۔ کافر ٹھہرایا ہے۔

(عقائد احمدیہ صفحہ ۱۰۶ مؤلفہ میر مدثر قادیانی)

مذکورہ بالا عقیدہ قادیانیہ کے پیش نظر تمام قادیانی اپنی خیر منائے کہ مرزا غلام قادیانی کو سچا جاننے اور اسکی نبوت کا انکار نہ کرنے کے باوجود وہ قادیانی دھرم میں کافر وجہنمی ہیں۔ کیونکہ اسوقت کے موجودہ قادیانیوں نے نہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھا ہے۔ اور نہ ہی اسکی بیعت کی ہے۔ اور قادیانی دھرم کے مطابق جو مرزا قادیانی کی بیعت میں توقف بھی کرے وہ کافر ہے لہٰذا موجودہ دور کے تمام قادیانی خود اپنے عقیدے میں کافر ہوئے۔

اب یہ دیکھئے کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کو کس کس طرح کافر بنانے اور جہنمی قرار

دینے کی مجرمانہ کوشش کی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔

"کفر دو طرح پر ہے۔ ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اسلئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص۱۷۹ مرزا غلام قادیانی)

جی قادیانی بناسپتی نبی کے نزدیک کفر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ نبی آخر الزمان سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ تعالٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کا انکار کرنا۔ مثلاً یہودی، نصرانی، مجوسی، آتش پرست، بت پرست، نیچر پرست گوتم پرست اور ملحد وغیرہ ہونا۔ اور دوسرا کفر یہ کہ قادیانی مسیح کذاب کو نہیں ماننا۔ مثلاً عامۃ مسلمین اور ہر وہ کلمہ گو جو مسیح قادیانی کی نبوت کا انکار کرتا ہے۔ پھر مرزا قادیانی نے ان دونوں قسموں کو ایک ہی قسم میں شمار کیا۔ یعنی جو مسلمان مرزا کو نبی و رسول نہ مانے وہ اور یہودی و مجوسی، نصرانی و آتش پرست وغیرہ سب برابر ہیں۔ ایک ہی جنبش قلم میں مرزا قادیانی آنجہانی نے تمام امتِ مسلمہ کو جہنم رسید کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ خدائے قدوس اور تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر الزام واتہام بھی رکھدیا۔

سوال: گویا قادیانی اپنے تمام مخالفین کو ایک ہی ڈنڈے سے ہانکتے ہیں خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم؟ کیا قادیانیوں نے کہیں واضح طور پر یہودی و نصرانی کے تعلق سے کوئی فتویٰ صادر کیا ہے؟

جواب:۔ قادیانی تو خود ہی یہود و نصرانی کا خود کاشتہ پودا ہے لیکن براہِ عیاری یہودی و نصرانی پر بھی وار کیا ہے تاکہ اسکا اصل چہرہ مسلمانوں کے سامنے نہ آسکے۔ اور اس بات کا اظہار خود مرزا قادیانی نے اپنی متعدد کتابوں میں کیا ہے، قادیانی کفری مشین گن کا اصل نشانہ مسلمان ہے پھر وہ لوگ بھی خواہی نخواہی اس زد میں آگئے جو اہل کتاب (یہودی و نصرانی) ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیجئے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی کا ایک فتویٰ سنئے۔

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، یا محمد کو تو مانتا ہے مگر مسیح کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور یہ فتویٰ ہماری طرف سے نہیں بلکہ اسکی طرف سے ہے جس نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کیلئے (اُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ حَقًّا) فرمایا ہے۔ (کلمۃ الفصل مؤلفہ مرزا بشیر قادیانی)

اس فتوے میں مرزا بشیر قادیانی نے امتِ موسوی (یہودی) امتِ عیسوی (نصرانی) اور امتِ مسلمہ تینوں کو پکا کافر اسلام سے خارج اور جہنمی قرار دیا ہے۔ اور پھر اسکا الزام خداوند قدوس پر لگا دیا۔ حالانکہ آئینہ مذکورہ حقیقتاً قادیانیوں ہی پر چسپاں ہوتی ہے جو عظمتِ الوہیت و رسالت اور تقاضائے ختم نبوت کے خلاف اقدام کر رہے ہیں اور یہ اختلاف کوئی جزدی و فرعی اختلاف نہیں ہے۔ جسے مسلمان نظر انداز کر دے، چنانچہ اس کا اقرار خود قادیانیوں کو بھی ہے کہ مسلمانوں سے انکا اختلاف کوئی نظری و فکری اختلاف نہیں بلکہ اصولی بنیادی اختلاف ہے اور بنیادی اختلاف ہی کی وجہ سے کفر یا اسلام کا حکم نافذ ہوتا ہے اور آدمی جہنمی یا جنتی ہوتا۔ قادیانی مفتی

اپنے مجموعہ فتاویٰ احمدیہ میں لکھتا ہے۔

"یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔۔۔۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے، ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیوں کر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے "لا نفرق بین احد من رسلہ" لیکن حضرت مسیح موعود کے انکار میں تو تفرقہ ہو جاتا ہے۔" (نہج المصلیٰ، مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۲۷۴)

مذکورہ فتوے کی تائید میں ایک مضمون قادیانی اخبار الفضل مجریہ ۲۱ جون ۱۹۲۲ء کے اندر بھی شائع ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ ثانی مرزا محمود سے جامعہ ملیہ دہلی کے طالب علم عبد القادر نے سوال کیا کہ کیا صحیح ہے کہ آپ غیر احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں؟ تو خلیفہ آنجہانی نے جواب دیا کہ ہاں یہ درست ہے۔ پھر عبد القادر نے اس کی وضاحت اسطرح چاہی کہ تکفیر کی وجہ کیا ہے؟ کیا کلمہ گو نہیں ہیں؟ تو مرزا محمود نے اس طرح وضاحت کی۔

"بیشک وہ کلمہ گو ہیں لیکن ہمارا اور ان کا اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے۔ مسلم کے لئے توحید پر، تمام انبیاء پر، ملائکہ پر، کتب آسمانی پر ایمان لانا ضروری ہے اور جو ان میں سے ایک بھی نبی اللہ کا منکر ہو جائے وہ کافر ہو جاتا ہے، جیسا کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء کو مانتے ہیں۔ لیکن صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر ہیں اسی طرح قرآن کریم کے مطابق غیر احمدی مرزا صاحب کی نبوت سے منکر ہو کر کفار میں شامل ہیں۔ اللہ کی طرف سے ایک مامور آیا جس کو ہم نے مان لیا اور انہوں نے نہ مانا۔" (الفضل قادیان جلد ۱۰ شمارہ ۹۹)

آج کے وہ روشن خیال اور جدت پسند حضرات بھی ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں جو کہتے ہیں کہ شیعہ سنی اختلاف، قادیانی و سنی اختلاف اور وہابی وسنی اختلاف مولویوں کا گورکھ دھندہ ہے جسکو چند مولویوں کی ضد اور ہٹ دھرمی نے سنگین بنا دیا ہے۔ قادیانی امام کے مذکورہ بالا بیان کو بار بار پڑھئے اور دیکھئے کہ اس نے تمام غیر احمدیوں کو کتنی بے رحمی اور سفاکی کے ساتھ کفر کی تلوار سے قتل کر دیا۔ غیر احمدیوں کا جرم صرف یہ ہے کہ ایک مکار، دغاباز، کذاب دجال، بناسپتی نبی کو نبی نہیں مانا، اور اسکی بیعت میں داخل نہیں ہوا۔ اور اس کے نزدیک اصولی بنیادی اختلاف ہے جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو کافر ہی نہیں بلکہ پکا کافر، یہود و نصاریٰ اور بیابانی سور سمجھتا ہے۔ لیکن نام نہاد روشن خیالوں کے نزدیک اسکی کوئی اہمیت ہی نہیں ــــــ میں یہ تو نہیں کہتا کہ اسلام و ایمان کی ان کے یہاں کوئی اہمیت ہی نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ قادیانی عقائد و نظریات اور افکار و تحریرات سے بے خبر ہوں اور اس بے خبری کی وجہ سے ان کے دلوں میں قادیانیوں کیلئے نرم گوشہ پیدا ہوگیا ہو۔ لیکن قادیانیوں کے غلیظ عقائد و تحریرات کے سامنے آجانے کے بعد ان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے اور ان علمائے کرام کا شکر گزار ہونا چاہئے جنہوں نے بد مذہبوں کے چہروں سے نقاب اٹھایا اور انکی اصلیت کو بر سرِ عام ظاہر کر دیا۔ تاکہ مسلمان ان بد مذہبوں سے اسلامی شرعی قطع تعلق کرے اور دولت لازوال ایمان کی حفاظت کرے۔

اور اگر اس بات کو تسلیم کرنے سے انکی روشن خیالی مانع ہو تو انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت میں شامل ہو جانا چاہیے تاکہ وہ اپنے آپ کو پکا کافر اور جہنمی ہونے سے بچا سکیں۔ کیونکہ جس شخص نے بھی مرزا غلام کو نہیں دیکھا نہیں سُنا، اسکے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اسکی بیعت

میں شامل ہو۔ جیسا کہ قادیانی امام میاں محمود نے لکھا کہ

"جو مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں"۔ (آئینہ صداقت مصنفہ مرزا محمود خلیفہ قادیانی)

دیکھا آپ نے سب کو بیک سانس مسلمان کہتا ہے اسی کو کافر اور خارج از اسلام گردانتا ہے صرف اس وجہ سے کہ وہ مرزا قادیانی جہنم مکانی کی بیعت میں شامل نہیں ہوا۔ اور یہ فتویٰ فقط قادیانی خلیفہ ہی کا نہیں بلکہ قادیانی دھرم کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کا بھی ہے۔ وہ اپنی متعدد تصانیف میں لکھتا ہے

"کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا اور میری دعوت کی تصدیق کر لی۔ مگر کنجریوں (رنڈیوں) اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا"۔ (آئینہ کمالات صـ۵۴۷) جو شخص ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام (حرامی) بننے کا شوق ہے"۔ (انوار الاسلام صـ۳۰)

"جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی یہودی، مشرک اور جہنمی ہے (نزول المسیح صـ۴)

بس جن روشن خیالوں کے نزدیک قادیانیت بد مذہبیت کا رد کرنا اور انکی اصلیت سے عامۃ المسلمین کو آگاہ کرنا مولویوں کا گو کھ دھندہ اور بکواس ہے انہیں مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریریں غور سے پڑھنی چاہئے اور خود اپنے ضمیر سے فیصلہ طلب کرنا چاہئے کہ قادیانیت قابل رحم ہے یا قابل نفرت ہے؟

قادیانی تحریروں کے جراثیم کا رخ صرف علماء اہلسنت ہی کے گھروں کیطرف نہیں ہے بلکہ ہر خاص و عام مسلمان کی طرف ہے خواہ وہ عالم دین، صوفیا

کاملین ہوں یا ان پڑھ، دیندار ہو یا دنیا دار، مزدور پیشہ ہو یا تجار، کوئی بھی فرد و بشر ہو اگر وہ مرزا قادیانی کو نہیں مانتا اور اسکی بیعت میں شامل نہیں ہوتا تو وہ قادیانیوں کے نزدیک کنجریوں، بدکاروں کی اولاد، ولد الحرام، عیسائی و یہودی اور مشرک و جہنمی ہے۔

سوال:۔ کیا قادیانی لوگ مسلمانوں کی اقتدا میں نماز پڑھتے ہیں؟

جواب:۔ اول تو قادیانی دھرم والے مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے تو ان کی اقتدا میں نماز پڑھنے کا کیا سوال ہے؟ اور اگر کوئی قادیانی، مسلمان امام کی اقتدا میں اٹھک بیٹھک کرے تو یہ اسکی چالبازی اور دھوکہ دہی ہے کیونکہ قادیانی، مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں جانتے بلکہ کافر و مشرک سے بدتر گردانتے ہیں تو اسکی امامت کیسے قبول کر سکتے ہیں؟ پھر یہ کہ قادیانی اماموں اور قادیانی دھرم کے بانی کی اپنی امت کو سخت تاکید ہے کہ ہرگز ہرگز کسی مسلمان امام کی اقتدا نہ کرے خواہ وہ امام بزرگ اور عارف باللہ کیوں نہ ہو۔ چنانچہ مرزا غلام قادیانی نے اپنی کئی کتابوں میں اپنے اس جابرانہ حکم کو ادل بدل کے لکھا ہے مثلاً "اربعین" میں لکھا ہے۔۔۔۔

"پس یاد رکھو۔ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے اوپر حرام اور قطعی حرام کہ کسی منکر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو"

(اربعین سر۳ ص۳۴ حاشیہ مرزا قادیانی)

"صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو، بہتری اور نیکی اسی میں ہے، اور اسی میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے"

(ارشاد مرزا قادیانی منقول از اخبار الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

مرزا قادیانی دوزخ مکانی نے صاف صاف لکھ مارا کہ جو میری نبوت کا منکر یا مجھے جھٹلانے والا یا میری صداقت و نبوت میں شک و شبہ کرنے والا ہے

اس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام قطعی ہے۔ اور پھر اس شیطانی حکم کو وحی الٰہی کا درجہ دیدیا، تاکہ کسی میں تنقید کی جرأت نہ ہو۔ اب آپ غور کیجئے کون مسلمان ایسا ہے جو مرزا قادیانی کو کذاب و دجال اور اسکی نام نہاد وحی کو الہامی شیطانی نہیں یقین کرتا۔ یقیناً جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے اور اسلام سے کسی نہ کسی طرح واسطہ ہے وہ مرزا قادیانی اور اس کے تمام متبعین کو کافر و مرتد، دجال و کذاب اور لعنتی و جہنمی سمجھتا اور اسی کو اپنا ایمان جانتا ہے۔ کیونکہ فقہائے اسلام کا اسکے بارے میں یہی فیصلہ ہو چکا ہے۔ مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ (جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے) تو کون مسلمان ہے جو اس کے بارے میں متردد رہے گا؟

مرزا قادیانی نے تو فتویٰ صادر کر دیا کہ مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام قطعی ہے اب اسکے چیلوں کو دیکھئے کہ اس فتوے پر کیسی کیسی حاشیہ آرائیاں کی ہیں۔ مرزا محمود احمد ولد مرزا غلام احمد قادیانی اپنی خلافت کی ترنگ میں یوں بانسری بجاتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے اتنی دفعہ ہی میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں، جائز نہیں"۔ (انوار خلافت ص ۸۹)

"ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالےٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اور اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ

کر سکے ،،
(انوار خلافت صفحہ ۹۰ مصنفہ مرزا محمود)

یہ ہے قادیانی دھرم جس پر نماز روزہ تو فرض نہیں مگر غیر احمدیوں کو غیر مسلم سمجھنا فرض ہے۔ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی حرام قطعی ہے۔ پھر بھی عام مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھل رہی ہیں اور قادیانیوں سے چوری چھپے تال میل کی راہیں نکال رہے ہیں کبھی کہتے ہیں وہ بھی کلمہ گو ہیں نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ شاید انہیں خبر نہیں کہ اسلام کے نام پر اب تک جتنے فرقوں نے جنم لیا ان میں اسلام کیلئے سب سے زیادہ مہلک اور فتنہ پرور یہی قادیانی فرقہ ہے جن کے یہاں ہزاروں خانہ ساز نبی ہیں۔ لعنۃ اللہ علیہم اجمعین۔

ان قادیانیوں کو اپنے ایمان و عمل کا احتساب کرنا چاہیے جنہوں نے کسی مسلمان کو مسلمان سمجھا ہو یا کبھی کسی مسلمان امام کی اقتداء میں اٹھک بیٹھک کر لیا ہو، کیونکہ ان کا یہ عمل قادیانی فرائض کے خلاف ہوا، اور ان کے تمام اعمال اکارت ہو گئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ،، اربعین نمبر ۳ ،، ص ۳۲ میں لکھا۔

،، چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے۔ ،، امامکم منکم ،، یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوئے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل ضبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو ،، (اربعین ص ۳۲ حاشیہ)

سوال :۔ کیا کسی مسلمان کے نماز جنازہ میں بھی کوئی قادیانی شریک نہیں ہو سکتا؟

جواب :۔ نہیں، قادیانی دھرم کے بانی اور اس کے اماموں کے نزدیک کسی مسلمان

کی نماز جنازہ میں کسی قادیانی کا شریک ہونا گناہ اور ناجائز ہے۔ بلکہ جو شریک ہو گیا اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا بھی قادیانیوں کے نزدیک گناہ ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کے خلیفہ ثانی مرزا محمود احمد آنجہانی کا ایک فتویٰ سنئے جس کو ان کے اخبار الفضل قادیان ۱۳ اپریل ۱۹۲۶ء نے شائع کیا۔

"میرا یہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اسکا جنازہ جائز نہیں کیونکہ میرے نزدیک وہ احمدی نہیں ہیں۔ اسی طرح جو غیر احمدیوں کو لڑکی دیدیں وہ اپنے اس فعل سے توبہ کئے بغیر فوت ہو جائیں ان کا جنازہ بھی جائز نہیں، غیر مبائعین (لاہوری قادیانی گروپ) کے گروہ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی قسم کی بھی نبوت حاصل نہیں تھی، اور وہ نبوت کے معاملہ میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ کو غلطی پر محمول کرتے ہیں، ایسے لوگ بھی احمدی نہیں ہیں۔ ایسے لوگوں کا بھی جنازہ جائز نہیں۔" (مکتوب میاں محمود خلیفہ ثانی قادیانی)

مسلمانوں کے جنازہ کی نماز تو الگ رہی خود ان قادیانیوں کی نماز جنازہ بھی قادیانیوں کے نزدیک جائز و درست نہیں جس قادیانی نے کبھی ایک بار کسی مسلمان کی اقتدار میں اٹھک بیٹھک کر لیا ہو یا جس قادیانی نے مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت کو تسلیم نہیں کیا ہو اور اس قادیانی کی بھی نماز جنازہ پڑھنا گناہ عظیم ہے جس نے اپنی لڑکی کسی غیر قادیانی کو دیدیا ہو۔

خاص کر یورپ و افریقہ میں بسنے والے قادیانی غور کریں جو مسلم کو دھوکہ دینے کے لئے مسلمانوں کی مسجدوں میں آدھمکتے ہیں اور اٹھک بیٹھک شروع کر دیتے ہیں۔ یا مسلمانوں کے جنازہ میں بے بلائے حاضر ہو جاتے ہیں اور وارثین جنازہ کی ہدایتوں کے باوجود وہ جنازہ کی صفوں سے نہیں

نکلتے ہیں۔ یا اپنی بیٹیوں کو گاجے باجے کے ساتھ مسلمانوں کے گلے میں باندھ دیتے ہیں۔ انکی حیثیت قادیانی دھرم میں کیا باقی رہ جاتی ہے، اگر انہیں اپنے قادیانی دھرم کا ذرا بھی پاس ہے تو انہیں مسلمانوں کی مسجدوں اور جنازوں سے کلیتہً الگ رہنا چاہیے۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں اپنی لڑکیوں کو ڈھکیل دینے سے بھی گریز کرنا چاہیے....

کسی شخص نے مرزا محمود خلیفہ قادیانی سے سوال کیا کہ غیر احمدیوں کی نماز جنازہ پڑھنا تو جائز نہیں لیکن اگر غیر احمدیوں کے بچوں کا انتقال ہو جائے تو اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی یا نہیں؟ اس کا جواب میاں محمود احمد قادیانی نے یہ دیا۔

"جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا" (الفضل ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

"خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنے بیٹے فضل احمد کے جنازہ میں محض اسلئے شریک نہیں ہوا کہ وہ غیر احمدی تھا،، (الفضل قادیان ۱۵ دسمبر ۱۹۳۱ء)

نماز پنجگانہ ہو یا نماز جنازہ یا نماز عیدین، کسی نماز میں بھی مسلمانوں کے ساتھ قادیانیوں کو شریک ہونے کی اجازت نہیں بالفرض اگر کوئی قادیانی شریک ہو جائے تو قادیانی دھرم کے مطابق اس قادیانی کی بھی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاسکتی۔ اسی طرح جس قادیانی نے کسی اہلسنت کو اپنا داماد بنالیا ہو اسکے جنازہ کی نماز بھی قادیانی دھرم میں جائز نہیں، نکاح کے معاملہ میں قادیانی اور زیادہ سخت ہیں مگر مسلمانوں کی غیرت بیدار نہیں ہوتی ہے جبکہ شریعت اسلامیہ میں بھی قادیانیوں کا نکاح کسی مسلم و غیر مسلم، انسان و حیوان سے جائز و درست نہیں، لیکن یورپ میں انجانے مسلمانوں اور قادیانیوں کے

درمیان سلسلہ مناکحت جاری ہے جو شرعی طور پر دونوں کے نزدیک حرام وبد انجام ہے۔ مسلمانوں کو اپنی آنکھیں کھولنی چاہیے اور زندگی بھر کی بدکاری وزناکاری سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔

خلیفہ قادیانی مرزا محمود احمد آنجہانی اپنی تصانیف میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے....

"حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے، اسکی تعمیل کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے" (برکاتِ خلافت ص۷۵)

"حضرت مسیح موعود نے احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے، آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریاں پیش کیں۔ لیکن آپ نے اسکو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپکی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی، تو حضرت خلیفہ اوّل (حکیم نورالدین) نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹادیا۔ اور جماعت سے خارج کر دیا۔ اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجود کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔

(انوار خلافت ص۹۳ مصنفہ میاں محمود خلیفہ قادیانی)

یورپین قادیانیوں کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنی چاہیے کہ مسلمان تو انہیں اپنی لڑکیاں نہیں دیتے لیکن وہ نوجوان مسلمانوں کو لڑکیوں کے ذریعہ پھانسنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، یاد رہے کہ قادیانی دھرم میں ایسے قادیانیوں کی توبہ بھی قابل قبول نہیں اور نہ ان کی نماز جنازہ جائز ہے، لہٰذا انہیں مسلمانوں کو داماد بنانے سے باز آنا چاہیے۔

دسویں ملاقات

السلام علیکم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال :۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ، ثُمَّ اَلحَمدُ لِلّٰہِ، کہ قادیانی دھرم کی خانہ تلاشی کے بعد اسکی اصلیت وحقیقت آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہوکر سامنے آگئی، اور یہ معلوم ہوگیا کہ کلمہ گوئی کی آڑ میں وہ مسلمانوں کا ایمانی وجانی دشمن ہے مسلمانوں پر لازم وضروری ہے کہ ایسے اسلامی غداروں اور ایمان کے ڈاکوؤں سے ہر طرح کا رشتہ وناطہ توڑکر اپنے دین اور ایمان کی حفاظت کریں، اب سوال یہ ہوتا ہے کہ کیا قادیانی دھرم کے بانی نے اپنی امت کو مسلمانوں کے ساتھ تال میل کا حکم دیا ہے یا مسلمانوں سے قطع تعلقات کا حکم صادر کیا ہے؟ اگر تال میل کا حکم دیا ہے تو یہ قادیانی دھرم کے اصولی نظریات اور بنیادی عقائد کے خلاف ایک منافقانہ چال ہے۔ اور اگر ترک تعلقات کا حکم صادر کیا ہے تو پھر اسکی امت اس حکم پر عمل پیرا کیوں نہیں ہے؟

جواب :۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالمِنَّۃُ لِلّٰہِ، کہ قادیانی دھرم کی خباثتوں سے آپ کو کچھ نہ کچھ آگاہی ہوگئی اور اس کے تئیں آپ نے مسلمانوں کو صحیح مشورہ دیا جزاک اللہ۔ قادیانی دھرم کے لیڈروں نے اپنے پیروکاروں کو مسلمانوں سے تال میل کا حکم تو کہیں نہیں دیا ہاں ازراہِ منافقت تال میل کے تعلق سے تقریریں کرتے اور اپنے متبعین کے ساتھ مسلمانوں کو بھی دھوکہ دیتے ہیں۔ البتہ ترک معاملات اور ترک تعلقات کا تحریری حکم قادیانی دھرم کے بانی نے اپنی تمام امت کو دیا ہے اور اسکی تائید قادیانی اماموں نے کی ہے۔ سنئے

،، حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے صاف صاف حکم دیا ہے کہ غیر احمدیوں کے ساتھ ہمارے کوئی تعلقات انکی غمی اور

شادی کے معاملات میں نہ ہوں" (الفضل قادیان ۸ ؍جون ۱۹۱۴ء)

"یہ جو ہم نے دوسرے مدعیانِ اسلام سے قطع تعلق کیا ہے۔ اول تو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا نہ کہ اپنی طرف سے۔ اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں بھی حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اور ان لوگوں کو انکی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں۔ جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اس وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے۔

(تشحیذ الاذہان ص۲۱۳ ارشاد مرزا قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی نے نہایت واضح انداز میں اپنے اس اقدام کا اعلان کیا، اور مسلمانوں سے ملنے جلنے پر پابندی عائد کی، ..... لکھتا ہے

"غیر احمدی سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ انکو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی دوسرے دنیاوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے۔ اور دنیاوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو انکی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے۔ تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اور اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے۔ تو اسکا جواب یہ ہے

کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی کریمؐ نے یہود وغیرہ کو سلام کا جواب دیا ہے۔ ہاں اشد مخالفین کو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کبھی سلام نہیں کہا۔ نہ انکو سلام کہنا جائز ہے غرض ہر ایک طریقہ سے ہم کو مسیح موعود نے غیروں سے الگ کیا ہے۔ اور ایسا کوئی تعلق نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو اور پھر ہم کو اس سے نہ روکا گیا ہو۔ (کلمۃ الفصل)

ان عبارتوں کو بار بار غور سے پڑھئے اور دیکھئے کہ قادیانی بناسپتی نبی اور قادیانی لیڈروں نے اپنی امت اور پجاریوں کو کس کس طرح مسلمانوں سے نفرت دلانے کی کوشش کی ہے کہیں مسلمانوں کو سڑا ہوا اور کیڑا پڑا ہوا دودھ کہا تو کہیں نصاریٰ و یہود کہا۔ کہیں عورت میں شریک ہونا حرام کہا تو کہیں رشتہ و ناطہ قائم کرنے کو بدانجام کہا۔ کہیں مسلمان کی لڑکیوں کا مذاق بنایا تو کہیں مسلمانوں کو سلام کہنا ناجائز ٹھہرایا۔

لیکن مسلمان ایسا خواب خرگوش ہے کہ اس کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگتی اور وہ ان معاندانہ، منافقانہ تحریروں کی نوٹس تک نہیں لیتا۔ بلکہ در پردہ قادیانیوں کے ساتھ رشتہ داریوں کیلئے آمادہ و تیار ہے، ایسے نام نہاد مسلمانوں کو شرم و ندامت سے ڈوب مرنا چاہئے کہ جس بات کو اس کی شریعت اسلامی حرام و بدانجام قرار دیتی ہے اسی بات کو سرانجام دینے کیلئے خفیہ تدبیریں کرتے اور اسلام کو دھوکہ دیتے ہیں اسی طرح ان قادیانیوں کو بھی چلو بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہیئے جو نوجوان مسلمانوں کو دام تزویر میں پھانس کر اپنی بیٹیاں حوالہ کر دیتے اور اپنے قادیانی دھرم کا مذاق اڑاتے ہیں۔

جب اسلامی شریعت اور قادیانی دھرم دونوں نے اپنے اپنے ماننے

والوں کو عبادت و معاملات میں، دینی و دنیاوی تعلقات میں ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہنے کی شدید تاکیدیں کی ہیں تو پھر ان دونوں پیرو کاروں کا اپنے اپنے مذہب کے بنیادی اصولوں کو نظر انداز بلکہ پامال کرنا ہرگز زیب نہیں دیتا، مسلمانوں اور قادیانیوں دونوں پر لازم ہے کہ اپنے اپنے اصولوں اور اماموں کے حکموں کی پابندیاں کریں اور ایک دوسرے سے الگ تھلگ رہیں یہی ان کے بنیادی اصولوں کا تقاضہ اور مرکزی مطالبہ ہے۔

اگر قادیانی اپنے نبی علیہ اللعنۃ اور خلفاء کے حکموں کو روند کر مسلمانوں کی طرف رشتہ و ناطہ کا ہاتھ بڑھاتے اور مسلمانوں کی مجالس میں شریک ہوتے رہیں تو یہ اس کی چالبازی اور منافقت ہے اگر واقعی انہیں مسلمانوں میں رشتہ داریاں کرنی ہوں تو پہلے انہیں قادیانیت سے توبۂ نصوح کرنی ہوگی اور اہلسنت وجماعت کا صراطِ مستقیم اختیار کرنا ہوگا، اور جب مسلمانوں کا اس پر اعتماد بحال ہو جائے تو رشتہ و ناطہ کی بات ہوسکتی ہے اور مسلمان اپنے بھولے بچھڑے بھائی کو گلے لگا سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔

سوال:۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت، دعویٰ مہدیت اور دعویٰ نبوت و رسالت میں دلائل و حقائق کی روشنی میں کہاں تک سچا یا جھوٹا ہے؟

جواب:۔ ہر دعویٰ اپنے دلائل کی روشنی میں پرکھا جاتا ہے، اگر دلیل قوی ہو تو دعویٰ سچا سمجھا جاتا ہے اور اگر دلیل کمزور ہو تو دعویٰ جھوٹا مانا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے جس قدر دعوے کئے ان سب کے پیچھے جھوٹے اور بے بنیاد دلائل ہیں جسکی وجہ سے اس کے دعوے تارِ عنکبوت سے زیادہ اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔

پھر بھی یہ بات بالکل ظاہر اور مسلّم ہے کہ جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا رہنما یا مجدد وقت، یا محدث زمانہ، یا ظلی نبی یا بروزی رسول، یا ظل الانبیاء یا سید عالم سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اوتار، یا نبی حقیقی ملتے ہیں ان کے نزدیک مرزا قادیانی تمام سچوں سے بڑا سچا ہے۔ اس کے جھوٹا ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔

باقی رہے وہ لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نہایت شاطر، مکار، فریبی مسلمانوں میں افتراق وانتشار پیدا کرنے والا، شیطانی وحی کا دعویٰ کرنے والا، اپنی دجالی نبوت کا اعلان کرنے والا، اپنی مجددیت ومہدیت کا جھوٹا پرچار کرنیوالا، دین اسلام اور اسکے بنیادی عقائد کا مذاق اڑانے والا، اور اسلام دشمن طاقتوں کا خود کاشتہ پودا قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک مرزا مذکور کے سچا ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ انکے نزدیک سچا ہو تو اس سے الٹی بغض رکھنے اور اسے جھوٹوں کے روپ میں دیکھنے کا کوئی مطلب ہی نہیں ہوگا۔

اب مرزا قادیانی کی سچائی وجھوٹائی کا سب سے عمدہ فیصلہ میرے نزدیک بھی وہی ہے۔ جو خود مرزا قادیانی نے اپنے سچے جھوٹے ہونے کا معیار قائم کیا ہے اسی معیار کو پوری دیانت داری کے ساتھ دیکھا جائے اگر وہ اپنے معیار پر سچا اترتا ہے تو ویسا ہی ہے اور اگر جھوٹا اترتا ہے تو مسلّم ہے کہ وہ جھوٹا ہے،

مرزا قادیانی نے اپنے سچا یا جھوٹا ہونے کیلئے یہ معیار قائم کیا ہے کہ جن کاموں کیلئے میں بھیجا گیا ہوں اگر وہ سب کام میرے ہاتھوں سے انجام پا گئے تو میں سچا ہوں اور اگر وہ سب کام ادھورے رہ گئے تو میں جھوٹا ہوں۔ بس اسی معیار صدق وکذب کو سامنے رکھتے ہوئے ہم لوگوں کو جائزہ لینا چاہیے کہ جن کاموں کیلئے مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو پیش

کیا تھا کیا وہ سب کام سرانجام پا گئے؟ اگر ہاں تو وہ سچا ہے اور اگر نہیں تو وہ جھوٹا ہے۔

اس سلسلہ میں اس نے باضابطہ ایک اشتہاری مضمون لکھا اور ۱۹۰۸ء میں ہزاروں ہزار کی تعداد میں چھپوا کر شائع کیا پھر اسی مضمون کو اس کے کثیر الاشاعت اخبارات مثلاً البدر وغیرہ نے شہ سرخیوں کے ساتھ چھاپا پھر بطور حوالہ حکیم محمد حسین لاہوری قادیانی نے اس مضمون کو اپنی مشہور کتاب "المہدی" میں نقل کیا ــــ امتداد زمانہ کی وجہ سے ان اشتہار و اخبارات کا دستیاب ہونا تو قدرے مشکل ہے لیکن "المہدی" آج بھی دستیاب ہے جو چاہے اس مضمون کو پڑھ لے، پورے مضمون کا لب لباب اور ماحصل یہ ہے۔

میرا کام جس کیلئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستونوں کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں ــــ پس مجھ سے دشمنی کیوں ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتے۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا ہے جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تھا تو پھر سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام

بقلم خود مرزا غلام احمد

(منقول از المہدی ص ۴۳ مصنفہ حکیم محمد حسین لاہوری قادیانی)

مرزا قادیانی کے مضمون بالا کی روشنی میں انصاف کے ساتھ دیکھنا یہ ہے کہ کیا واقعی عیسیٰ پرستی کا خاتمہ ہو گیا اور کیا تثلیثی قائلین میں توحیدی اجالا پھیل

گیا؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ آج بھی دنیا میں لاکھوں کڑوڑوں چرچ کے اندر حضرت سیدنا عیسیٰ مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پرستش ہو رہی ہے۔ اور خدائے پاک کے ساتھ ان دونوں مقدس ذات کو سارے عالم کا نجات دہندہ مانا جا رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ۱۸۸۲ء میں مرزا قادیانی نے اپنی مہدیت و مسیحیت کا دعویٰ شروع کیا اور ۱۹۰۲ء تک مسلسل اپنے مشن کو آگے بڑھاتا رہا تا اینکہ اس نے اپنے سچے، جھوٹے ہونے کا معیار بشکل اشتہار شائع کیا۔ اور ۱۹۰۸ء میں لاہوری ہیضہ کا شکار ہو گیا، اب دیکھنا یہ ہے کہ ۱۹۰۸ء سے پہلے عیسائیت کی وہ کون سی تعلیم و ترقی تھی جو ختم ہو گئی اور اسکی جگہ اسلام و توحید نے لے لی۔ بلکہ انصاف کی بات تو یہ ہے کہ دنیا کے مختلف گوشوں خاص کر قادیانی دھرم کے مرکزوں کے ارد گرد عیسائیت و یہودیت بڑھتی جا رہی ہے (اور اس وقت تک بڑھتی رہے گی جب تک حقیقی مہدی موعود اور مسیح موعود کی تشریف آوری نہیں ہو جاتی ہے) اور قادیانی توحید کے متوالے اس میں گم ہوتے جا رہے ہیں، آج قادیانیوں کی سب سے بڑی مشنری عیسائیت و یہودیت کے مراکز لندن اور حیفہ میں کام کر رہے ہیں (حیفہ یروشلم سے تیس کیلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے) مگر ان مراکز میں بھی بجائے عیسیٰ پرستی کے ستونوں کو توڑنے کے اسلامی ستونوں کو توڑ رہے ہیں یہاں تک کہ قادیانی مشنری کے کل پرزے خود عیسائی و یہودی کارخانوں میں ڈھل رہے ہیں۔

ساتھ ہی ساتھ یہ دیکھا جائے کہ مرزا قادیانی نے اپنے دور میں اور اسکے مرنے کے بعد خلفاء اور قادیانی مشنری حضور سید عالم خاتم الانبیاء محمد

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کی جلالت وعظمت اور شان کو دنیا پر کہاں تک ظاہر کیا؟ جب کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ کے مطابق کی تمام تر کوششیں اسی جہت میں لگی ہوئی تھیں۔ اگر قادیانیوں کی تمام تصانیف کو یکجا کر کے دیکھا جائے تو سوائے مرزا قادیانی کے کارناموں الٹی پلٹی پیشن گوئیوں اور دشنام طرازیوں کے اور کچھ بھی سامنے نہیں آتا ہے۔ اسی سے ظاہر ہے کہ حضور پرنور رسالت مآب سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی جلالت وعظمت اور ارفع واعلیٰ شان سے مرزا قادیانی اور اسکی امت کو کتنا لگاؤ ہے۔ مرزا قادیانی کی سوانح وسیرت اور اسکے پیغام پر سیکڑوں کتابیں چھپکر مارکیٹ میں گئیں۔ مگر سید عالم فخر موجودات صلی اللہ تعالےٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ یا احادیث کریمہ کے تعلق سے قادیانیوں کی کتنی کتابیں منظر عام پر آئیں؟

مرزا قادیانی آنجہانی کی سچائی کی علامت غائی یہ تھی کہ عیسیٰ پرستی اور تثلیثی عقیدہ ۱۹۰۸ء تک نیست ونابود ہو جائے گا اور توحید کا پرچم عالم عیسائیت ویہودیت پر لہرانے لگے گا لیکن ۱۹۹۷ء تک ہنوز روز اول ہے یعنی نہ تو عیسیٰ ومریم پرستی کا خاتمہ ہوا اور نہ عقیدۂ تثلیث نیست ونابود ہوا اور نہ ہی توحید ورسالت کی جلالت وعظمت، شان وشوکت عیسائی ماحول پر غالب ہوئی تو یقیناً مرزا قادیانی اپنے دعوے میں جس کام کیلئے اس میدان میں کھڑا ہوا تھا وہ تمام دعوے وہیں کے وہیں دھرے رہ گئے۔ بلکہ مرزا قادیانی کے زمانہ سے لیکر ابتک مجموعی طور پر عیسائیت کو بڑھاوا ملا ہے اور عقیدۂ تثلیث کے پیروکار زیادہ ہوئے ہیں۔ حالانکہ مرزا کے اس میدان میں کھڑے ہونے کا اصل مقصد اپنے قادیانی دھرم کو پھیلانا یا اپنے نشانات کو ظاہر کرنا نہ تھا بلکہ اصل مقصد عیسیٰ پرستی کے ستونوں کو توڑنا تھا اور

تثلیث کی جگہ توحید کو پھیلانا تھا، لہٰذا نتائج کے اعتبار سے وہ اپنے دونوں
بلکہ تینوں کاموں میں ناکام و نامراد رہا پس یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ اپنے تحریری
و تقریری بیان کے مطابق وہ کذاب و دجال تھا اور اسکے جسقدر دعوے
تھے وہ سب کے سب جھوٹے اور باطل تھے۔ قادیانی تحریر کے
مطابق اب تمام قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ اس بات پر گواہ ہو جائیں کہ مرزا غلام
احمد قادیانی اپنے دعووں میں جھوٹا اور کذاب و دجال تھا اور اگر خداوند قدوس
قادیانیوں کو توفیق بخشے تو اس کذاب و دجال کے دجالی دھرم سے
سچی توبہ کر کے دین اسلام میں آجائیں اور مذہب مہذب اہلسنت میں
داخل ہو جائیں کہ یہی ایک نجات کا ذریعہ اور دین و دنیا میں سرخروئی و
کامیابی کی ضمانت ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی. وَصَلَّی اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ وَزِیْنَةِ فَرْشِهٖ وَمَظْهَرِ لُطْفِهٖ
وَخَاتَمِ اَنْبِیَائِهٖ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ
حِزْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ ۝

